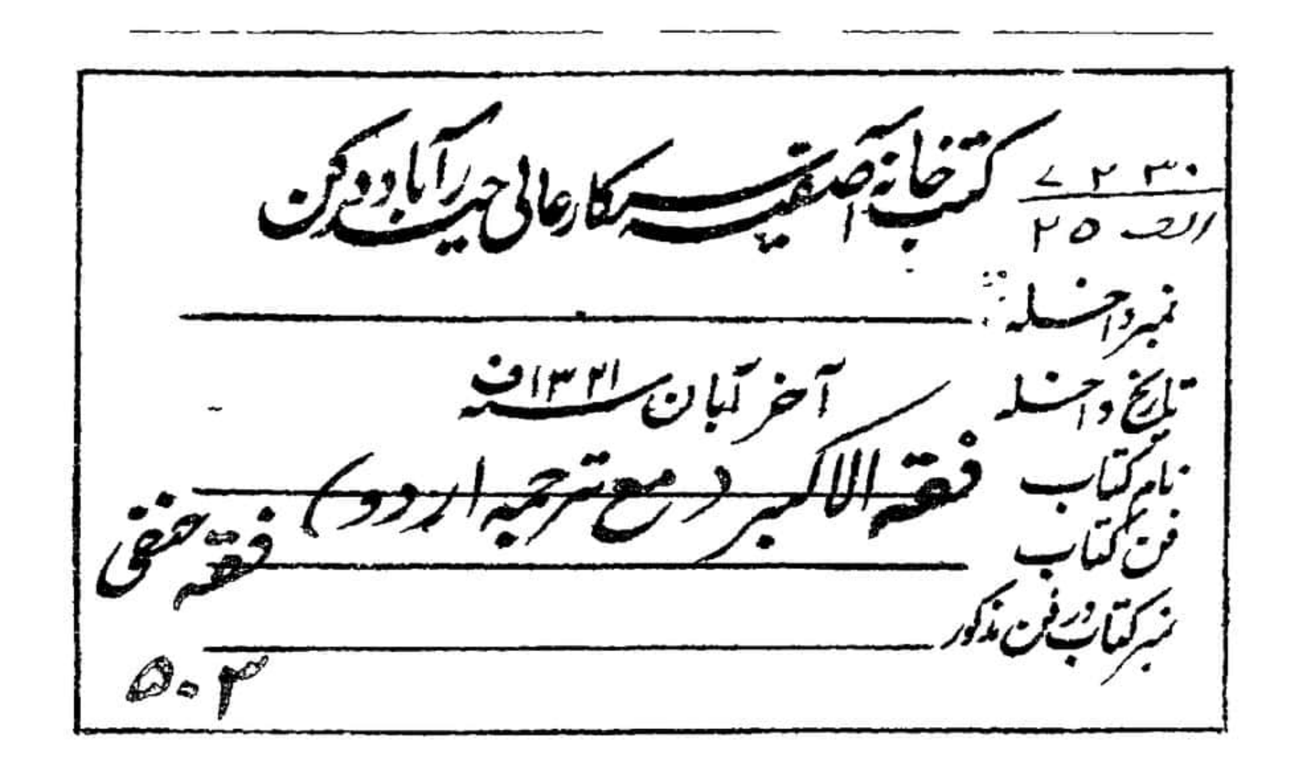
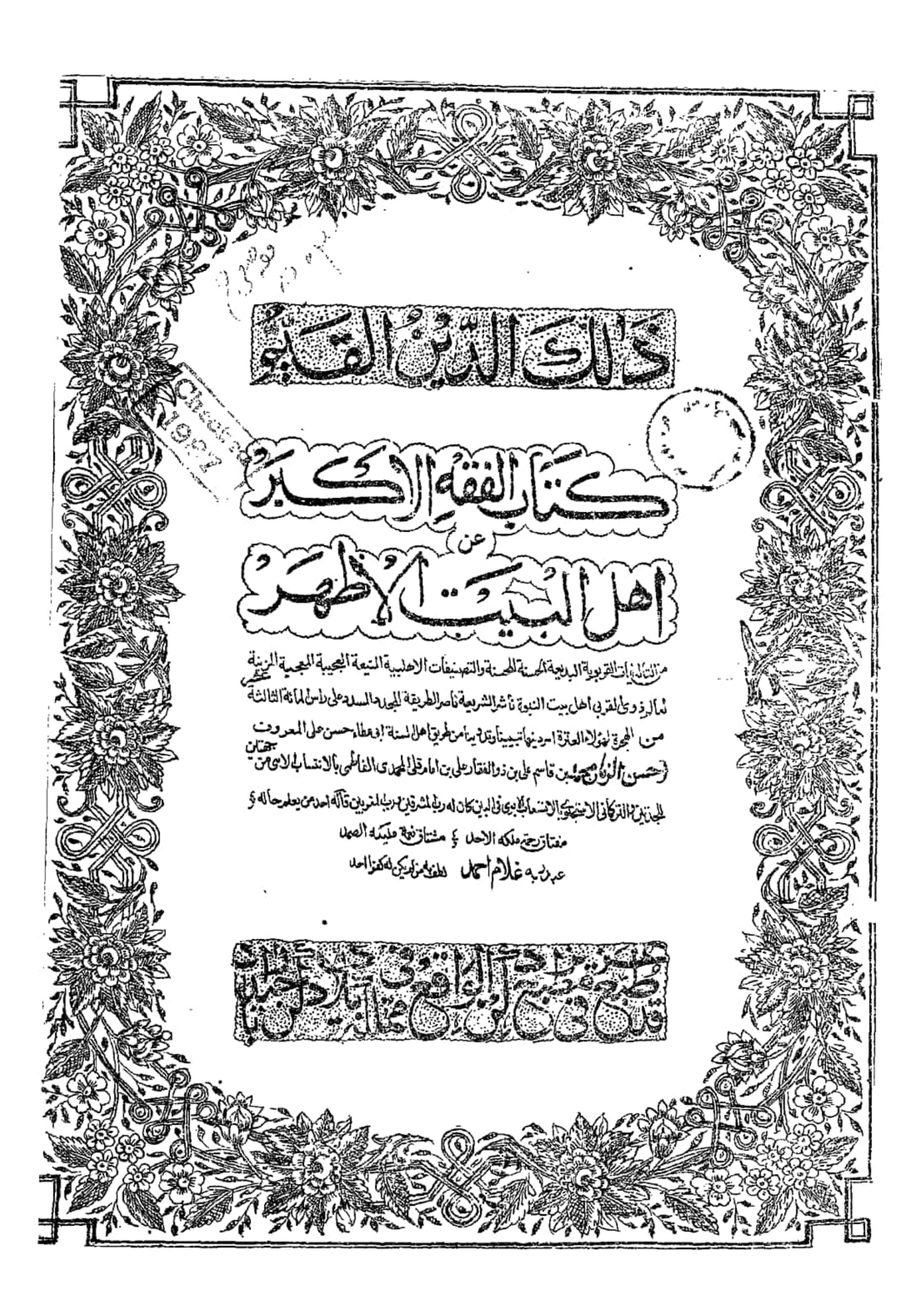




ذلك الدين القيم

كتاب الفقه الاكبر

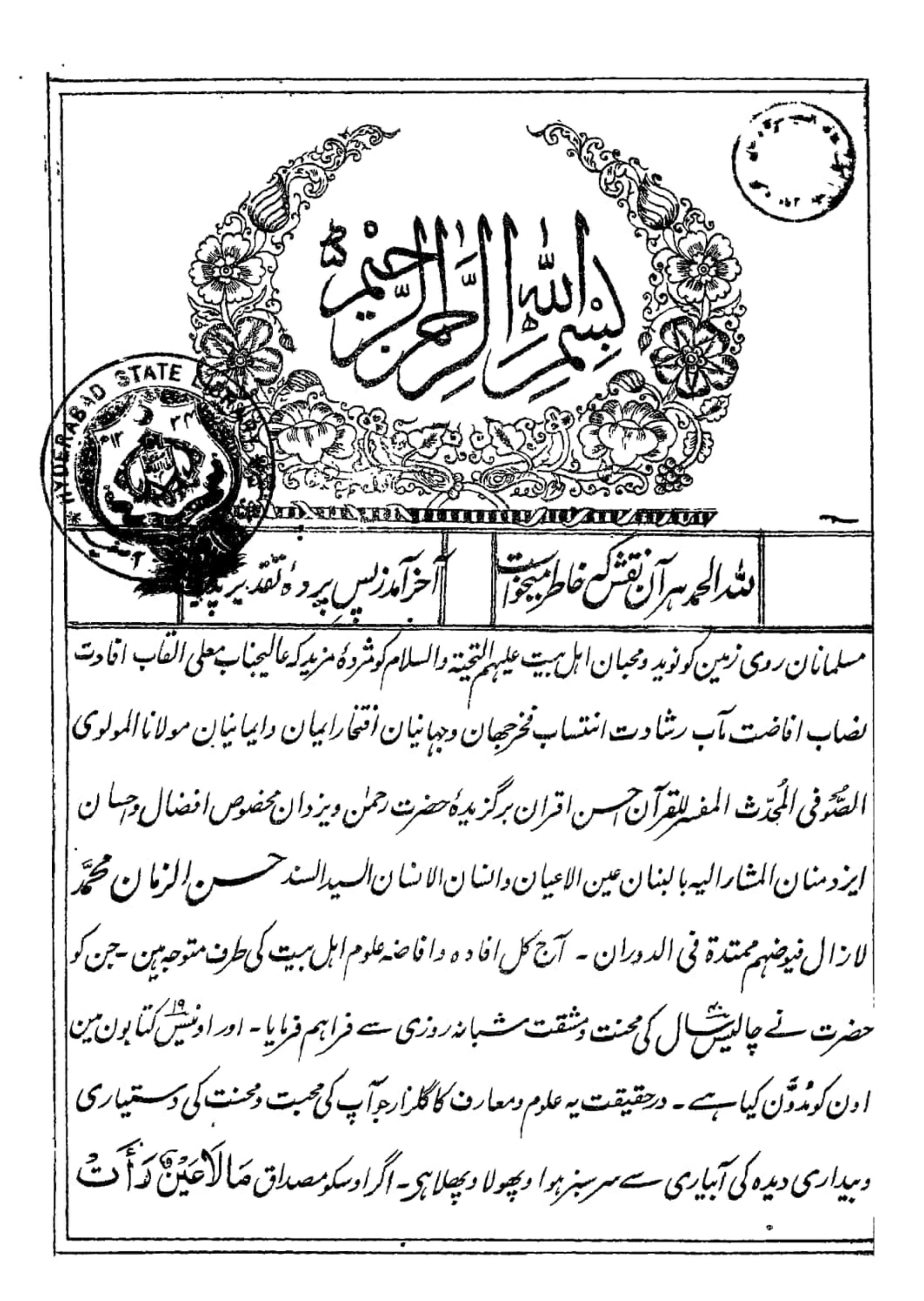
عن

اهل البيت الاطهر

من التاليفات القربوية البديعة الحسنة المحسنة والتصنيفات الاهلبية المتبعة العجيبة المعجبة المزينة مختصر
لذوي القربى اهل بيت النبوة ناشر الشريعة ناصر الطريقة المجدد المسدد على راس المائة الثالثة
من الهجرة لهؤلاء العترة اسردينها تبيينا وتاييدا من طريق اهل السنة ابي عطاء حسن على المعروف
بحسن الزمان محمد بن قاسم علي بن ذو الفقار علي بن امام قلي المهدي الفاطمي بالانتساب الامي من
الجدين التركاني الاصطخري بالانتساب الابوي في البدين كان له رب المشرقين ورب المغربين فأنه احد من يعلم حاله في

مفتاق رحمة مليكه الاحد في مشتاق نعمة مليكه الصمد

عبد ربه غلام احمد لطف به من لم يكن له كفوا احد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ الحمد ہر آن نقش کہ خاطر میخواست	آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

مسلمانان روی زمین کو نوید ومحبان اہل بیت علیہم التحیۃ والسلام کو مژدہ مزید کہ عالیجناب معلی القاب افادت
نصاب افاضت مآب رشادت انتساب فخرجہان وجہانیان افتخار ایمان وایمانیان مولانا المولوی
الصوفی المحدث المفسر للقرآن احسن اقران برگزیدۂ حضرت رحمٰن ویزدان مخصوص افضال واحسان
ایزدمنان المشار الیہ بالبنان عین الاعیان وانسان الانسان السید السند حسن الزمان محمد
لازال فیوضہم ممتدۃ فی الدوران ۔ آج کل افادہ وافاضۂ علوم اہل بیت کی طرف متوجہ ہین ۔ جن کو
حضرت نے چالیس ۴۰ سال کی محنت ومشقت شبانہ روزی سے فراہم فرمایا ۔ اور اونیس ۱۹ کتابون مین
اون کو مدون کیا ہے ۔ درحقیقت یہ علوم ومعارف کا گلزار جو آپ کی محبت ومحنت کی دستیاری
وبیداری دیدہ کی آبیاری سے سرسبز ہوا وپھولا وپھلا ہی ۔ اگر اوسکو مصداق مالاعین رأت

وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ کہین تو بجا ہی۔ اور الحق قابل گلشت دید ولایق نظارہ و شنید ہی۔ مولانا نے امت مرحومہ مین یہ وہ کام کیا ہی کہ اس تیرہ سو برس مین کسی کا طائر خیال اس کے کنگرہ و بام عال تک نہین پہونچا تھا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
چنانچہ اون کتابون کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) الکتاب الاول کتاب فقہ الایمان المسمی بکتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔

(۲) الکتاب الثانی کتاب العلم المترجم بکتاب اصول روایۃ العلم عن اہل بیت مدینۃ العلم۔

(۳) الکتاب الثالث کتاب اصول الدرایۃ عن اہل بیت الہدایۃ۔

(۴) الکتاب الرابع کتاب اصول المسائل عن اہل بیت الفضائل۔

(۵) الکتاب الخامس کتاب فقہ الاسلام عن اہل بیت النبوۃ الاعلام۔

(۶) الکتاب السادس کتاب قراءات القرآن عن اہل بیت الذکر والاتقان۔

(۷) الکتاب السابع کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان۔

(۸) الکتاب الثامن کتاب انباء العالم عن آل النبی المکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم۔

(۹) الکتاب التاسع کتاب الحکمۃ والموعظۃ عن اہل بیت الفطنۃ والمعرفۃ۔

(۱۰) الکتاب العاشر کتاب الادب عن اہل بیت النبی المؤدب علیہ وعلیہم صلوات الرب۔

(۱۱) الکتاب الحادی العشر کتاب الطب عن اہل بیت الحِبّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما یرضی ویحب

(۱۲) الكتاب الثاني عشر كتاب الادعية والاذكار عن اهل البيت الاطهار الملقب بالصحيفة الفاضلة

(۱۳) الكتاب الثالث عشر كتاب فقه الاحسان عن اهل بيت الحكمة والعرفان -

(۱۴) الكتاب الرابع عشر كتاب آيات النبوة عن رايات الفتوة -

(۱۵) الكتاب الخامس عشر كتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البيت الاخيار -

(۱۶) الكتاب السادس عشر كتاب الصحف المطهرة العلوية للحضرة الموقرة العلويه -

(۱۷) الكتاب السابع عشر كتاب اصول العربية المحصول من الحضرة العلوية وفيه الاصول النحوية والقواعد الصرفيه والمآخذ الاشتقاقيه ونوادر اللغات العربية والعجمية المروية عن اهل بيت النبوة واللطائف البديعيه والبيانية والظرائف المعنوية والاشعار الآلهيه المأثورة عن اهل بيت النبوة -

(۱۸) الكتاب الثامن عشر كتاب الكتب والخطب عن اهل بيت علوالرتب الملقب بمنهاج البلاغة

(۱۹) الكتاب التاسع عشر كتاب معرفة الرجال الرواة عن اهل بيت الكمال -

یہان تک جو کتابون کے نام مندرج ہوے ہین اون سے معلوم ہوسکتا ہی کہ ہر ایک کتاب جس علم سے متعلق ہی اوس علم کی اضافت اہل بیت اطہار علیہم السلام سے کی گئی ہی جس سے یہہ مراد ہی کہ ہر ایک علم کی بابت جتنے احادیث یا آثار ہر ایک کتاب مین درج ہوے ہین اون کی روایت کا سلسلہ ائمہ اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین تک پہونچتا ہی - اور اون پر ختم ہوتا ہی - گویا یہہ بتلایا گیا ہی

کہ حدیث انی قد ترکت فیکم ما ان اخذ تو بہ لن تضلوا کتاب اللہ سبب بید اللہ و
سبب باید یکم و اھل بیتی پر کس حد تک اور کس اہتمام کے ساتھہ عمل ہوا ہی - منجملہ اون کتب کے
بعض تو ایک ایک جلد مین ہین - اور بعضے دو دو اور بعض چار چار اور پانچ پانچ جلدون مین - اور بعض
اوس سے بھی زیادہ اور وہ بھی ضخیم وجسیم - ان کتابون کی غرابت وندرت کا ادنے پیمانہ یہ ہی کہ جیسا
اوپر ذکر ہو چکا - اس تیرہ سو برس کی وسیع مدت مین کسی ایک فن مین بھی کوئی کتاب اِس التزام کے
ساتھہ مُدوّن نہین ہوی - اور ۱۵ بیس کتاب تو در کنار - یہہ محض بیان ہی بیان نہین ہی - بلکہ کشف الظنون
و مدینۃ العلوم و الفنون و کتب اسانید الکتب وغیرہ جو کتب اسلامیہ کی فہرست سمجھی جاتی ہین - و نیز دفاتر
فہرستہای کتب خانہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً و قسطنطنیہ و مصر و لندن و فرانس
و جرمن ملاحظہ ہون - جس سے اسبات کی پوری پوری تصدیق ہو سکتی ہی - پس جب اس متبرک تصنیف کا
یہہ حال ہی تو کیا حیدر آباد فخر البلاد نہ کہلائے گا - جہان سے ایسے علمی کارنامہ کا ظہور اور اشاعت
ہو رہی ہے - کیونکہ درصل یہ کام تو بڑے بڑے نامی اسلامی بلادین جیسے مکہ مبارکہ مدینہ طیبہ
نجف اشرف کربلای معلی کاظمین مکرمین بغداد شریف قسطنطنیہ مصر وغیرہ مین ہونے کا تھا
الحمد للہ کہ یہ فضل وخصوصیت اس ہمارے شہر کو اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کریم علیہ فضل التحیۃ
والتسلیم کے طفیل سے عنایت فرمایا ہے - اور کیا ہمارے اعلیحضرت بندگان عالی حضور پرنور
رستم دوران افلاطون زمان سپہ سالار مظفر الممالک فتح جنگ السلطان

ابن السلطان میر محبوب علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ تعالی ملکہ و دولتہ
کا عہد میمنت مہد فخر و مباہات کا ذریعہ نہ ہوگا جن کی یادگار ایسی جلیل القدر و بے نظیر تصنیف ہوگی -
یہہ بات مسلم ہے کہ کسی والی عہد کے لئے نہایت سچا اور قابل قدر وہی علمی کارنامہ ہے
جو اوس کے مبارک زمانہ مین بروے کار آیا ہو جس سے لوگ بلا قید زمان و مکان مستفید ہوسکتے ہون
نہ ایسا یادگار جس سے مستفید ہونا کسی زمانہ سے مخصوص اور کسی مقام سے مقید و وابستہ ہو - ایسا
یادگار نہ بڑی بڑی عمارتین ہوسکتی ہین نہ پل نہ سرائین وغیرہ وغیرہ بلکہ اسکا اطلاق صرف ایسے نادر الوجود تصانیف
ہی پر ہوسکتا ہے ~ بسا کاخا کہ محمود پیش بنا کرد ؛ کہ از رفعت سرش را تا سما کرد ؛ نہ بینی زان ہمہ یک
خشت برجاے ؛ بناء عنصری ماندست برپاے - پادشاہ عالمگیر کے لئے نہایت سچا اور قابل قدر
یادگار فتاواے عالمگیری ہے - جس کی تصنیف کے لئے اٹھارہ علماے اہل ولایت مامور تھے - اور
دو لاکھہ روپیہ کے صرفہ مین وہ کتاب مدون ہوی تھی - اس کتاب کی شہرت اور اس سے جسقدر لوگون کو
فیض پہنچا اور پہنچتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے - حالانکہ منجملہ ان اونیس کتب کے جنکا ذکر اوپر ہوا
باعتبار جدت و ندرت کے ہر ایک کتاب کے ساتھہ فتاوی عالمگیری کو وہ نسبت ہے جو ذرہ کو آفتاب سے اور اوج
یا حضیض کو اوج سے - ایسے کتب کی تدوین کے لئے فراہمی کتب اور نقل مضامین وغیرہ مین جو کچھہ دقتین
عائد حال ہوتی ہین اوسکا اندازہ وہی لوگ بخوبی کرسکتے ہین - جنہون نے تصنیف و تالیف کی مشقت کو
اپنی دوش ہمت پر لیا ہو - بہرحال مولانای ممدوح کو ہر وقت اسکا خیال تھا کہ جس گرانمایہ کام کی بنیاد

انہون نے ڈالی ہی اسکو جسقدر جلد ہو سکے اختتام کو پہونچا دین - مگر بسبب ضعف کے جو مقتضا ے تجاوز سن ہی کما ینبغی اہتمام کا نہ ہونا موجب کمال ملال تھا - یہی نہین بلکہ اس سے زیادہ دل خراش ایک اور بات تھی وہ یہہ ہی کہ جناب مولانا ے ممدوح مسودہ بھی اپنے ہاتھہ سے تحریر فرماتے تھے - اُم مبیضہ بھی - اور بار این زبان مبارک سے اکثر بھی ارشاد ہوتا تھا کہ " اگرچہ ہمیشہ دل یہی چاہتا رہا کہ اس سعادت خاص مین کسی کی شرکت نہ ہو - مگر اب خصوصیت کا زمانہ نرہا جو چاہی شرکت حاصل کرے " - اور یہہ مقولہ سُننے والون کے دلون کو بےچین کر دیتا تھا - گرشدہ شدہ یہہ صدا ہمارے ہر دل عزیز عالیجناب فلک رکاب نواب سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہم کے گوش حق نیوش تک پہونچی - چنانچہ جناب ممدوح نے بنظر احیا ے علوم دین نبوی علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام دولت ابد مدت حیدر آباد دکن بندگا نعالی متعالی مدظلہم العالی صانہا اللہ عن الشرور والفتن کی جانب سے بطریق یادگار حضرت اسکی تکمیل و اشاعت کے لحاظ سے مصارف عملہ و طبع سے استمداد فرمایا - جزاہ اللہ خیر الجزا عنا وعن جمیع المسلمین - اور ساتھہ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہرگاہ یہ کتب عربی - مین تصنیف ہوی ہین تو بنظر سہولت فہم مضامین معہ ترجمۂ اردو طبع کئے جائین - چنانچہ اسی نیت خیر کا یہ اثر ہی کہ پہلی کتاب یعنے کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر مع ترجمہ طبع ہو رہی ہے - اور امید ہے کہ بہت جلد مشتاقین و منتظرین اوسکے مطالعہ سے فوائد کثیرہ وحظ وافر حاصل فرمائین گے -

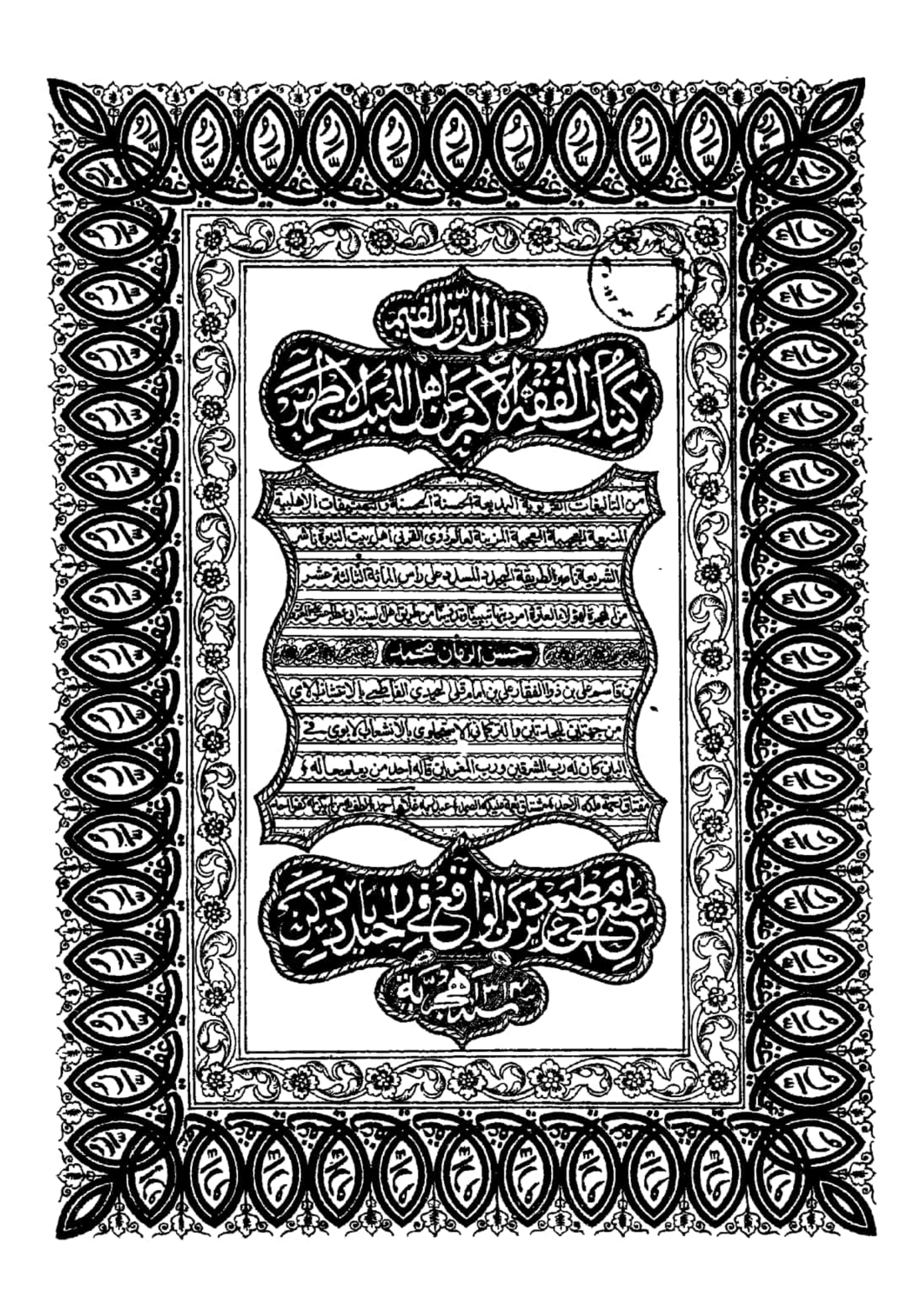
المختصر الدّال علیٰ الخیر کفاعلہٖ ۔

ہم نواب مقتدر جنگ بہادر کے نام نامی کو بھی یہان فراموش نہین کر سکتے کہ جنہون سے نے خالصًا لوجہ اللہ ایسے سترگ کام کے سرانجام کے لحاظ سے ان تمام واقعات کو عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی کے سمع مبارک تک پہنچا کر ان کتب کی تکمیل واشاعت کی بنیاد قائم کردی ۔ بارک اللہ فی سعیہٖ و جمیع مقاصدہٖ

اضعف عباداللہ الصمد

غلام احمد





ذلك الذكر الفقيه
كتاب الفقه الأكبر عن أهل البيت الأطهر
من التأليفات العربية البديعة الحسنة من تصنيفات الأهلية
الشريعة الجعفرية المزينة لما روى القربى أهل بيت النبوة
من الهجرة
حسن الزمان محمد
بن قاسم علي بن ذو الفقار علي بن امام قلي المهدي الفاطمي
من جهتين الحاجتين والتركماني الاسبهاوي بالانتساب
البان كان له رب المشرقين ورب المغربين
[illegible]
طبع في مطبع عزيز دكن الواقع في حيدر آباد دكن
سنة ١٣٣[illegible] هجرية



بسم الله الرحمن الرحيم

مفتاح كل كتاب كريم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اللهم لك الحمد واليك المشتكى وانت المستعان ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم ونستعينك على فسادفينا ونسألك صلاح امرنا كله الحمد لله الذي احيا
بمن شاء من عباده علوم اهل البيت لسيد عبّاده عليه وآله صلوات وداده وجمع على يده ما تفرق منها
وانتشر في الزبر لاهل السنة بعد ما شذ وندر وكاد ان يكون مما قد فقد واندثر مما تفضل عليه به
والقى في قلبه من تحقيقات وتدقيقات واجتهادات واستنباطات واستدلالات ونشر بين الجن والبشر تشويقا الى
اى فى الفقهيات الفرعيات ۱۲ اى فى غير الفقهيات ۱۲ اى فى المذكورات وغير المذكورات ۱۲
ذلك وتوفيقا له من فضله لما قضى له به وقدر وتحقيقا له هنالك مصداق حديث ان الله يبعث لهذه
اى فى مقام احياء علوم اهل البيت الكرام ۱۲
الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها وحديث وان علم عالم من قريش يسع طباق الارض



اعوذ بالله السميع العليم من شنان الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمٰن الرحيم

مفتاح كل كتاب كريم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اللهم لك الحمد واليك المشتكى وانت المستعان ولا حول
ولا قوة الا بالله العلى العظيم ونستعينك على فساد فينا ونسألك صلاح امرنا كله الحمد لله الذى احيا
بمن شاء من عباده علوم اهل البيت لسيد عباده عليه واٰله صلوات وداده وجمع على يده ما تفرق منها
وانتشر فى الزبر لاهل السنة بعد ما شذ وندر وكاد ان يكون مما قد فقد واندثر مما تفضل عليه به
والقى فى قلبه من تحقيقات وتدقيقات واجتهادات واستنباطات واستدلالات ونشر بين الجن والبشر تشويقا الى
اى فى الفقهيات الفرعيات ۱۲ — اى فى غير الفقهيات ۱۲ — اى فى المذكورات وغير المذكورات ۱۲
ذلك وتوفيقا له من فضله لما قضى له به وقدر وتحقيقا له هنالك مصداق حديث ان الله يبعث لهذه
اى فى مقام احياء علوم اهل البيت الكرام ۱۲
الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها وحديث وان علم عالم من قريش يسع طباق الارض

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتاح کل کتاب کریم

سب تعریف خدا کیلئے ہی۔ اور سلام اوس کے اون بندونپر جن کو اوس نے اپنے لئے انتخاب کرلیا ہے خداوندا تعریف تیرے ہی لئے ہی۔ اور ہر بلا و مصیبت مین ہمارا گلہ تجہی سے ہی۔ اور مدد بھی تجہی سے مانگی جاتی ہے۔ بدی سے بچاؤ اور نیکی پر قابو اللہ ہی کی مدد سے ہی۔ اے اللہ جو خرابیان کہ بُعد زمانہ کی وجہ سے ہماری طبیعتون مین آگئی ہین اون سے بچے رہنے کیلئے ہم تجہی سے مدد چاہتے ہین اور تمام کامون کی اصلاح اور حالات کی درستی کے خواہان تجہی سے ہین۔

شکر ہے اوس خداوند کریم کا کہ جسنے اپنے بندون مین سے جس سے چاہا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے علوم کو پھر زندہ کرایا جو کہ اہل سنت کے کتابون مین منتشر ہونیکی وجہ سے ایسی حالت پر پہونچ گئے تھے کہ اور چندے ایسی غفلت رہتی تو پھر اونکا پتا لگنا دشوار تہا اس احسان کے ماسوا اپنے فضل سے نئی نئی تحقیقات علمی اوس کے دل پر القا کین اور نئی باتون کے نکالنے اور دریافت کرنے کی قوت اور ہمت عنایت فرمائی اور تمام سامان کو آسانی سے مہیا کردیا۔ اور جس کے لئے یہہ خدمت جلیلہ مقدر تھی اوسکے دل مین یکجوش و ولولہ پیدا کردیا اور محض اپنے فضل و کرم سے اوسکو اس خدمت کے بدولت اس حدیث شریف کا مصداق بنا دیا کہ (خدا ہر صدی کی انتہا مین امت محمدیہ کیلئے ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو احکام دین کو پھر از سر نو زندہ کرتا ہے اور مرور زمانہ کے وجہ سے دین مین جو برائیان پیدا ہوجاتی ہین اونکا قلع و قمع کرتا ہے) و نیز اس حدیث شریف کا مصداق بنا دیا کہ (ایک قریشی عالم کا علم اسقدر فراخ ہی کہ روے زمین کے تمام حصون پر چھاجاتا ہے

اشهد ان لا اله الا الله ربّا رؤفا ملكا كبيرا صمدا سبوحا قدوسا رحمن الدنيا والآخرة و
رحيمهما واحدا لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله وودّه ومقبوله ورضيه و
خليله وحبيبه فاردا لا شبيه له آمنا بالله كما هو في ذاته الاحدية وصفاته الواحدية
وملائكته وكتبه ورسله وانبيائه وما ورد من الامر في اليوم الآخر والقدر من الله
القدير القادر اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك
حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد
اللهم اجعل صلواتك وبركاتك على محمد النبي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته
كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم وعلى حملة عرشك الذين لا يفترون من تسبيحك
ولا يسأمون من تقديسك والملائكة الذين اختصصتهم[1] لنفسك اللهم وصل على رسلك و
انبيائك من آدم الى الخاتم اللهم واتباع الرسل عامة اللهم واصحاب حبيبك مولانا محمد
خاصة الذين احسنوا الصحابة وابلوا[2] البلاء الحسن في نصره وكانفوه واسرعوا الى وفادته وسابقوا
الى دعوته اللهم والتابعين لهم باحسان الذين يقولون رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ **اما بعد** فلقد امتد
كما انتهى الي من اقوال الفرق المتشيعة ان اهل السنة وهم جماعة المولى على المرتضى وشيعته
خاصة على الحقيقة وان لم يتسموا بذلك اتقاء موضع التهمة خلافا للمتشيعة حيث تسموا

[1] في القاموس في الخصوص واختصه بالشيء خصه به فاختص

[2] في كتاب النهاية في غريب الحديث والاثر لابن الاثير في حديث كتاب هرقل فمشى قيصر الى ايلياء لما ابلاه الله قال القتيبي يقال من الخير ابليته ابليه ابلاء ومن الشر بلوته ابلوه بلاء ١٢

مین دل سے اقرار کرتا ہون کہ کوئی معبود نہین ہی خدا کے سوا جو پروردگار ہے بے نیاز و پاک و مقدس ور دو جہان پر مہربان
اور یکتا و بیمثل ہے۔ اور اقرار کرتا ہون کہ بیشک حضرت محمد اللہ کے بندے اور رسول یعنے پیغام پہونچانیوالے اور اوس کے
دوست و مقبول و برگزیدہ و خلیل و حبیب ہین جنکا کوی نظیر نہین ہے۔ ہم اللہ کے ذات وصفات پر اور فرشتون
اور کتابون اور رسولون اور نبیون پر۔ اور آخرت کے احوال پر۔ اور تقدیر الٰہی پر سب پر ایمان لاتے ہین۔
الٰہی جناب محمد رسول اللہ اور اونکی آل پر مثل حضرت ابراہیم اور اونکی آل پر رحمت نازل فرما اور اون مین برکت دے
تو بیشک ستودہ و بزرگ ہے۔ الٰہی جناب رسول اللہ اور اونکی ازواج اُمہات المومنین اور ذریات واہل بیت کو مثل
آل حضرت ابراہیم کے رحمت و برکت عطا فرما۔ الٰہی اور اپنے فرشتون پر جو عرش اوٹہائے ہوے ہین جو تیری
تسبیح و تقدیس سے نہ سستی کرتے ہین اور نہ کبہی اوکتاتے ہین اور اون فرشتون پر جو مخصوص تیری عبادت کے
لئے ہین۔ الٰہی اور اپنے کُل نبیون پر حضرت آدم سے لیکر جناب خاتم المرسلین تک۔ اے بار خدایا اور کل پیروان انبیاء
پر عموماً اور اصحاب کرام پر خصوصاً جنہون نے حضرت کا اچھا ساتھ دیا آپ کے مددمین سب مصیبتون کو جہیلا بہگتا
اور ہر امتحان مین پورے اُترے حمایت پر کہڑے ہوے سب سے اوّل اسلام قبول کیا۔ اور نیز اون لوگون
پر جو اخلاص مین صحابہ کے لگ بہگ تھے جو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ (اے رب ہمارے بخش
ہم کو اور بہائیون ہمارے کو جو آگے لاے ہم سے ایمان اور مت ڈال ہمارے دلون مین
کینہ اون لوگون کے طرف سے جو ایمان لائے۔ تحقیق تو شفقت کرنے والا مہربان
ہے) **اما بعد**۔

بالشيعة والخاصة وسموا اهل السنة بالعامة انهم سلفاً وخلفاً قد تركوا مذهب الائمة
من اهل بيت النبوة بما سلكوا من مذاهب الصحابة فسموا التبعة في اصول الديانة واصول الرواية
واصول الدراية وجل الفروع الفقهية على غاية الكثرة وتركوا سائر ما عندهم من انواع
العلوم وكما قالوا مع ان جل علوم اجل القوم امام الائمة علي المرتضى انما هو عند اهل السنة
فمما علمت من علومه عندهم مسند له ويسمى سيرة علي خرجه حافظ اليمن من همدان الجوال
الرحال ابو اسحق ابراهيم بن الحسين بن ديزيل الكسائي المتوفى في آخر شعبان سنة احدى و
ثمانين ومائتين وكان صنفه بعد مائة وخمسين سنة ومسند له خرجه حافظ بغداد احمد بن
ابراهيم الدورقي صاحب التصانيف المتوفى في سنة مائتين وست واربعين عن ثمان وسبعين
ومسند له خرجه حافظ جرجان ثم الحافظ الكبير ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن سنجر صاحب
المسند المتوفى في ربيع الاول سنة مائتين وثمان وخمسين قال الحافظ قطب الدين
عبد الكريم الحلبي ثم المصري الحنفي في تاريخ مصر وعندي له مسند علي روى فيه عن يعلى
ابن عبيد ويزيد بن هارون وابن نمير وخلائق كذا في تذكرة الحفاظ للحافظ الذهبي الشافعي
ومسند له وقد يسمى اخبار علي وسير علي ايضاً لتضمنه لها خرجه حافظ البصرة نزيل بغداد
الحافظ الشهير يعقوب بن شيبة السدوسي صاحب المسند الكبير الذي ما صنف مسند
احسن منه ولكنه ما اتمه قال الذهبي بلغني ان مسند علي له خمس مجلدات ومات في ربيع الاول

[margin:] ... في القاموس خصه ... خصوصاً واختصه ... فاختص ... بالشيء ...
[margin:] ... في كتاب النهاية في غريب الحديث والاثر ... لابن الاثير في حديث ... ... فتشبه قيصر ... اي ... من الخبر ...

اہل تشیع جو اعتراضات اہل تسنن پر کیا کرتے ہین بہت شد و مد سے میرے کان تک پہونچے۔ وے اپنے زعم مین یہہ سمجھتے ہین کہ تمام اہل سنت سلف سے لیکر خلف تک جس قدر ہین (اس وجہ سے کہ وے اپنے تمام دینی اصول اور فقہی احکام مین صحابہ و تابعین کے پیرو ہین) ائمہ اہل بیت کے طریقہ و مذہب کو چھوڑ بیٹھے ہین اور اون کے علوم سے غافل ہوگئے ہین۔ مگر غور سے دیکھو تو حضرت مولی علیؑ کے اصل پیرو اہل تسنن ہی معلوم ہوتے ہین اور خاص گروہ مین داخل ہونیکا استحقاق اگر کسیکو حاصل ہوسکتا ہے تو اہل تسنن ہی کو ہوسکتا ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم کا ذخیرہ جسقدر اہل تسنن کے پاس موجود ہی اوس کا عشر عشیر بھی اہل تشیع کو میسر نہین۔ گو عرف کی بدنامی سے بہ لقب شیعیت اپنے آپ کو مشہور کرنا نہین چاہتے اور اہل تشیع اپنے من مانے ہوے خیالات کی بناپر اپنے آپ کو شیعیان علیؑ سے جانتے ہین اور سنّیون کو عامیون مین سمجھتے ہین۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اور کیون نہ ہو یہہ تو بدیہی امر ہے کہ جب تمام اہل بیت نبوی یا صحابی تھے یا تابعی تو کون کہہ سکتا ہے کہ صحابی یا تابعی کا پیروی کرنیوالا شخص ائمہ کا پیروی کرنے والا نہ ہو۔

اس لئے تفصیلی فہرست حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم کے کتابون کی جو اہل تسنن نے تالیف کین ہین جس قدر مجھکو معلوم ہے نام بنام بیان کرتا ہون۔ تا اہل تشیع کو اپنی غلطی پر جو اہل تسنن کے بہ نسبت ہی تنبیہ ہو اور اہل تسنن کا ائمہ اہل بیت کا پیرو ہونا اچھی طور سے دلنشین و خاطر نشان ہوجاوے از انجملہ ایک تو وہ مسند ہی جسکو سیرت علیؑ بھی کہتے ہین جسکی تخریج حافظ ہمدان رحّال ابو اسحق ابراہیم بن حسن بن دیزیل کسائی نے کی اور آخر شعبان سنہ ۱۸۱ھ ایک سو اکاسی مین فوت ہوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ڈیڑہ سو برس ہجری کے بعد یہہ کتاب تصنیف ہوی۔ اور از انجملہ مسند علیؑ ہی جسکی تخریج حافظ بغداد احمد بن ابراہیم دورقی صاحب التصانیف نے کی ہی جو سنہ ۲۴۶ھ دو سو چھیالیس مین اٹہتر برس کی عمر مین فوت ہوے اور از انجملہ مسند علی ہی جسکی تخریج حافظ جرجان حافظ کبیر ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن سنجر صاحب المسند نے کی ہی جو ربیع الاول سنہ ۲۵۸ھ دو سو اٹہاون مین فوت ہوے حافظ قطب الدین عبدالکریم حلبی مصری حنفی نے تاریخ مصر مین لکھا ہی کہ میرے پاس اونکی جمع کی ہوی ایک مسند علی ہے جس مین اوہنون نے یعلی بن عبید و یزید بن ہارون و ابن نمیر وغیرہم سے روایتین لین ہین۔ اسکا ذکر حافظ ذہبی شافعی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مین کیا ہے۔ اور از انجملہ مسند علی ہی جسکا نام اخبار علی و سیر علی بھی ہے جسکی تخریج حافظ بصرہ وار د بغداد حافظ مشہور یعقوب بن شیبہ سدوسی صاحب مسند کبیر نے کی ہی۔

ذہبی کا قول ہے کہ مین نے سُنا ہی کہ یہہ مسند علی ہے پانچ جلدون مین اس کے مصنف ربیع الاول سنہ ۲۶۲ھ

سنة مائتين واثنتين وستين ومسند خرجه حافظ العراق قاضی المالکیة اسمٰعیل بن اسحٰق المتوفی سنة مائتین واثنتین وثمانین ومسند خرجه حافظ مرو القاضی ابو بکر احمد بن علی صاحب کتاب العلو وکتب جمة المتوفی سنة مائتین وتسعین واثنتین ومسند خرجه حافظ حضرموت ابو جعفر محمد بن عبد الله عرف مُطیّن المتوفی سنة مائتین وسبع وتسعین وهو فی اثنی عشر جزءً ومسند خرجه حافظ نسا احمد بن شعیب ثالث ائمة الحدیث الستة المتوفی سنة ثلاث وثلثمائة ومسند خرجه الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر المتوفی سنة — وجملة صالحة من اخباره واٰثاره فی کتاب خلاف اهل العراق علیا وعبد الله لثالث ائمة المذاهب الاربعة الشافعی وفی کتاب الام له وفی کتب اخری سوٰیهما له ایضا وفی کتاب خلاف اهل العراق علیا وعبد الله لمحمد بن نصر المروزی وکذا اخبار واٰثار جمة عن المولی المرتضی علی والذریة العلیة فی کتب الحفاظ الایقاظ المتقدمة الائمة من اهل السنة ککتاب السنن والاٰثار لابن شهاب الزهری المدنی

ای من حیث مجموعهما من مجموع الکتب ۱۲

التابعی من خاصة الامام زین العابدین وهو اول کتاب فی الباب والسیرة له والسنن لصالح بن کیسان المدنی ومصنف هشام بن حسان البصری والسنن لابن جُرَیج المکی والجامع لمعمر بن راشد البصری نزیل الیمن والسنن لسعید بن ابی عروبة البصری ومصنف الربیع بن صبیح البصری اول من صنف الکتب بالبصرة والجامع والفرائض لسفیان الثوری الکوفی والخراج لابی یوسف الکوفی ومسنده بتخریج ابی عوانة الحرانی له وتصانیف النعمان بن عبد السلام الاصبهانی

ای باب السنن والاٰثار ۱۲

دو سو باسٹھ مین فوت ہوے اور از انجملہ[۵] مسند ہی جسکی تخریج حافظ عراق قاضی مالکیہ اسمعیل بن اسحق نے کی ہے جو ۲۸۲ھ دو سو بیاسی مین فوت ہوے ۔ اور از انجملہ[۶] مسند ہی جسکی تخریج حافظ مرو قاضی ابوبکر احمد بن علی نے کی ہے جنکی تصنیف کتاب العلم ہے اور سواے اسکے بہت سی کتابین انکی تصنیف سے ہین جو ۲۹۲ھ دو سو بیانوے مین فوت ہوے ۔ اور از انجملہ[۷] مسند ہے جسکی تخریج حافظ حضرموت ابو جعفر محمد بن عبد اللہ عرف مطین نے کی ہی جو ۲۹۷ھ دو سو ستانوے مین فوت ہو اسکے بارہ جزہین ۔ اور از انجملہ[۸] مسند ہی جس کو حافظ نسا احمد بن شعیب ثالث ائمہ ستہ نے جمع کیا ہے یعنے جنکی کتاب سنن نسائی مشہور ہے جو ۳۰۳ھ تین سو تین مین فوت ہوے ۔ اور از انجملہ[۹] مسند ہی جسکو حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے تخریج کیا ہے اور ســہ مین فوت ہوے اور ثالث ائمہ اربعہ امام شافعی کی کتاب (خلاف اہل العراق علیا وعبد اللہ)[۵] مین حضرت علی کے اخبار و آثار کی مقدار معتدبہ موجود ہے اور انکی کتاب الام مین اور سواے اسکے انکی دوسری کتابون مین و نیز اور دوسری ایک کتاب خلاف اہل العراق علیا وعبد اللہ مین جو محمد بن نصر مروزی کی تصنیف ہے حضرت علی کے بہت سے اخبار و آثار درج ہین اور اسیطرح موفی مرتضی علی و آل پاک عالی کے اخبار و آثار حفاظ متقدمین کے کتب مین بہت کثرت سے ہین جیسے ابن شہاب زہری مدنی تابعی مصاحب خاص امام زین العابدین کی کتاب السنن والآثار اس باب مین پہلی کتاب ہے اور اونکی کتاب السیرۃ اور صالح بن کیسان مدنی کی سنن ۔ اور ہشام بن حسان بصری کی مصنف اور ابن جریج مکی کی سنن ۔ اور معمر بن راشد بصری نزیل یمن کی مصنف اور سعید بن ابی عروبہ بصری کی سنن اور ربیع بن صبیح بصری کے مصنف (جنہون نے بصرہ مین اول کتابین تصنیف کی ہین) اور سفیان ثوری کوفی کی جامع اور فرایض ۔ اور ابو یوسف کوفی کی کتاب الخراج ہاد نعمان بن عبد السلام اصفہانی کے تصانیف

---

[۵] اہل عراق (جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ) صحابہ کے اختلافی مسئلہ مین اکثر حضرت علی وعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول لیتے ہین ۔ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب مین اون سے یہہ بحث کی ہے کہ تم نے بہت جاے مین اون کے راے کے برخلاف دوسرے صحابہ کا قول لیا ہے ۔

واضح رہے کہ یہہ علمی بحث ہے یہہ اختلاف وہ نہین جس مین کچھ گناہ ہو ۱۲

وتصانيف عبد الرحيم بن سليمان الاشل المروزي نزيل الكوفة ومحمد بن الحسن الشيباني الكوفي و
الوليد بن مسلم الدمشقي ووكيع بن الجراح الكوفي وجامع عبد الله بن وهب المصري وموطاه و
جامع سفيان بن عيينة الكوفي ثم المكي وسننه وتفسيره وكتب يحيى بن آدم الكوفي ومسند
ابي داؤد وسليمان بن داؤد الطيالسي البصري والتفسير والعلم لآدم بن ابي اياس العسقلاني
وكتب ابي عبيد القاسم بن سلام البغدادي واصبغ بن الفرج المصري والسنن سعيد بن منصور
الخراساني نزيل مكة وكتب نعيم بن حماد المروزي نزيل مصر ومسدد بن مسرهد البصري واسحق
ابن راهويه المروزي ورابع الائمة المذاهب الاربعة احمد بن محمد بن حنبل المروزي نزيل بغداد
ومحمد بن يحيى بن ابي عمر العدني نزيل مكة واحمد بن منيع البغوي نزيل بغداد وعبد بن حميد الكشي
ويعقوب بن ابراهيم الدورقي واخيه احمد وائمة الحديث الستة وائمة جمة لا يحصون كثرة
ومسند علي من الافعال فضلا عن الاقوال من جمع الجوامع لخاتمة الحفاظ جلال الدين السيوطي
مع حذف السند مجلد وسوى ذلك عنه في زبره سيما تفسيره الدر المنثور جملة جالة وليس من
جميع ذلك المذكور عند المتشيعة نبذة ولا يوجد لهم عنه مسند صغير فضلا عن كبير
ولسيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء مسند خرجه حافظ العراق ابو حفص عمر ابن
شاهين البغدادي وفي مسانيد الحفاظ الايقاظ عنها جملة يعتد بها وكذا في سائر صنوف الكتب
الحديثية وللحافظ الحنفية ابي بشر محمد بن احمد الدولابي من المتقدمين كتاب الذرية الطاهرة

اور عبدالرحیم بن سلیمان الاشل مروزی نزیل الکوفہ اور محمد بن حسن شیبانی کوفی اور ولید بن مسلم دمشقی اور وکیع بن جراح کوفی کے تصانیف
اور عبداللہ بن وہب مصری کے جامع اور موطا - اور سفیان بن عیینہ کوفی مکی کے جامع و سنن و تفسیر - اور یحییٰ بن آدم کوفی کے کتب
اور ابی داؤد سلیمان بن داؤد طیالسی بصری کی مسند - اور آدم بن ابی ایاس عسقلانی کی تفسیر و کتاب العلم - اور ابو عبید قاسم بن سلام بغدادی
اور اصبغ بن فرج مصری کے کتب - اور سعید بن منصور خراسانی نزیل مکہ کے سنن - اور نعیم بن حماد مروزی نزیل مصر اور مسدد بن مسرہد
بصری اور اسحق بن راہویہ مروزی اور رابع ائمہ مذاہب اربعہ احمد بن محمد بن حنبل مروزی نزیل بغداد اور محمد بن یحییٰ بن
ابی عمر عدنی مقیم مکہ اور احمد بن منیع بغوی نزیل بغداد اور عبد بن حمید کشی اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور احمد براد و یعقوب
اور ائمہ صحاح ستہ کے کتب - ماسوا اس کے تصنیفات اور بہت سے ائمہ اہل سنت کے جنکا شمار دشوار ہے - اور امام
سیوطی کے جمع الجوامع مین علاوہ اقوال کے مسند علی خاص افعال مین باوجود حذف کرنے اسناد کے ایک مجلد ہے
اسکے سوا اور کئے اور تصانیف مین خصوصاً تفسیر درمنثور مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مسندات سے مقدار معتد بہ موجود ہے
شیعہ کے پاس ان کتابون کے علوم مین سے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کوئی حصہ بھی نہین ہے - آپ کے مرویات کی چھوٹی
سی مسند کا پتا بھی اونکے یہان نہین ملتا - بڑی مسند کا تو کیا ذکر -

اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کے روایات کی ایک مسند ہے جسکی تخریج حافظ ابو حفص عمر بن شاہین
نے کی ہے! ور اون حفاظ کی مسندون مین جو اپنے فن مین بڑے بیدار مغز اور کامل مانے گئے ہین حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخبار کا بڑا حصہ موجود ہے - اور ایسا ہی فن حدیث مین جتنی قسم کی کتابین تالیف ہوئین
ان کے اخبارات سے خالی نہین - اور حافظ الحنفیہ ابی بشر محمد بن احمد دولابی کی کتاب الذریۃ الطاہرہ ہے

وبحافظ الحنابلة عبد العزيز بن الاخضر الحنابذي البغدادي من المتاخرين معالم العترة النبوية

ومعارف اهل البيت الفاطمية وفيهما من مسانيدهم ما فيهما وقد صنف مفيد بغداد في وقته المحدث المكثر

مؤلف مسند ابي حنيفة ابو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي الحنفي مناقب اهل البيت وكلام الائمة وكذا اعتنى

حفاظ اهل السنة سواهم كحافظ صنعاء اليمن عبد الرزاق وحافظ الكوفة والعراق ابن ابي شيبة وحافظ

الاندلس والمغرب بقي بن مخلد في تفاسيرهم ومصنفاتهم وكذا اعتنى جم سواهم عن المولى علي والذرية العلية

المكرمة الى الامام جعفر الصادق رضي الله عنهم علوم جمة وجلها مستدل اليها ومعتمد عليها علما وعملا عند جلهم

اي من حيث افرادها من افراد الكتب ۱۲

فحثني الغيرة بحق الحق على ان عمدت وعلى فضل الله اعتمدت الى ان ادون علوم المولى المرتضى علي والذرية العلية

رضي الله عنهم في تسعة عشر كتابا تكون لما بلغني من علومهم نصابا الكتاب الاول كتاب فقه الايمان المسمى كتاب

الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر الكتاب الثاني كتاب العلم المترجم بكتاب اصول رواية العلم عن اهل بيت

مدينة العلم الكتاب الثالث كتاب اصول الدراية عن اهل بيت الهداية الكتاب الرابع كتاب اصول المسائل

عن اهل بيت الفضائل الكتاب الخامس كتاب فقه الاسلام عن اهل بيت النبوة الاعلام الكتاب السادس كتاب

قراءات القران عن اهل بيت الذكر والاتقان الكتاب السابع كتاب علوم القران عن اهل بيت النبوة والعرفان ❖

الكتاب الثامن كتاب انباء العالم عن آل النبي المكرم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الكتاب التاسع كتاب

الحكمة والموعظة عن اهل بيت الفطنة والمعرفة الكتاب العاشر كتاب الادب عن اهل بيت النبي المؤدب عليهم

وعليهم صلوات الرب الكتاب الحادي عشر كتاب الطب عن اهل بيت الحب صلى الله عليه وسلم كما يرضى ويحب

أي فرق الشيعة الثلاثة ... وليس منها عند ... وقد اعترف ابو علي الطبرسي من الامامية في اول تفسيره مجمع البيان بان اصحابه لم يدونوا في ذلك غير مختصر نقلوا فيها ما وصل اليهم في ذلك من الاخبار ولم يعتنوا ببسط المعاني وكشف الاسرار ثم اثنى على ما جمعه الطوسي من كتاب التبيان فاحسن الثناء عليه ... قال ... من القلوب السليمة ... المرتضى انتهى ... ۱۲ منه عفي عنه

اور حافظ حنابلہ عبدالعزیز بن الاخضر حنابذی بغدادی کی معالم العترۃ النبویہ اور معارف اہل البیت الفاطمیہ ہے
ان دونون کتابون مین اہل بیت کے سندات کثرت سے ہین۔ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو
بلخی حنفی جنہون نے اپنے وقت مین اہل بغداد کو اپنے علم سے بہت نفع پہونچایا ہے اور بہت کثرت
سے حدیث روایت کرتے ہین اور مسند ابی حنیفہ کے مؤلف بھی ہین انہون نے مناقب اہل بیت
و کلام ائمہ مین ایک کتاب لکھی ہے۔

اسیطرح اہل سنت کے حفاظ کے پاس مثل حافظ صنعا روین عبدالرزاق اور حافظ کوفہ و عراق ابن
ابی شیبہ اور حافظ اندلس و مغرب بقی بن مخلد کے انکی تفسیرون اور مصنفات مین۔ اور سوا انکے
اور ایک جماعت کے پاس بہت سے علوم حضرت مولیٰ علی سے۔ اور اہل بیت سے تا امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہم مروی و منقول ہین جنکا بڑا حصہ اکثر علما کے نزدیک علماً و عملاً مستند و معتبر ہے۔ پس
غیرت حقیت حق نے بے ساختہ اس بات پر مجھکو آمادہ کیا کہ اللہ کے فضل پر بھروسہ کرکے مولیٰ علی و ذریہ علیہ
کے علوم اونیس کتابون مین جمع کرون جو میرے مبلغ علم و معلومات کا جو ان سے مجھے پہونچا ہے
نصاب ہو سکے۔

کتاب اول کتاب الایمان ہے مسمی بہ الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔ جس مین عقاید اہل سنت کا
مفصل بیان ہے۔ کتاب دوم۔ کتاب العلم ہے دربیان اصول حدیث۔ کتاب سوم کتاب اصول الدرایہ ہے
اس مین اصول فقہ کا ذکر ہے۔ کتاب چہارم۔ کتاب اصول المسائل۔ یعنے مسایل کلیہ۔ کتاب پنجم
کتاب فقہ الاسلام عن اہل بیت النبوۃ الاعلام جسمین مسائل فقہیہ بیان کئے گئے ہین۔ کتاب ششم
کتاب قراءت القرآن من اہل بیت الذکر والاتقان۔ کتاب ہفتم۔ کتاب علوم القرآن عن اہل بیت
النبوۃ والعرفان۔ کتاب ہشتم کتاب انبا العالم۔ جس مین بطور سیر تمام عالم کے اخبار مذکور ہین۔ کتاب نہم
کتاب الحکمۃ والموعظہ۔ اس مین نصائح مذکور ہین۔ کتاب دہم کتاب الادب۔ جس مین ہر قسم کے آداب کا
بیان ہے۔ کتاب یازدہم کتاب الطب عن اہل بیت الحبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کما یرضی و یحب

الکتاب الثانی عشر کتاب الادعیة والاذکار عن اهل البیت الاطهار الملقب بالصحیفة الفاضلة الکتاب الثالث عشر کتاب فقه الاحسان عن اهل بیت الحکمة والعرفان الکتاب الرابع عشر کتاب آیات النبوة عن رایات الفتوة الکتاب الخامس عشر کتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البیت الاخیار الکتاب السادس عشر کتاب الصحف المطهرة العلویة للحضرة الموقرة العلویة الکتاب السابع عشر کتاب اصول العربیة المحصول من الحضرة العلویة اذکر فیه الاصول النحویة والقواعد الصرفیة والمآخذ الاشتقاقیة و اتخلص الی نوادر اللغات العربیة والعجمیة المرویة عن اهل بیت النبوة واللطائف البدیعیة والبیانیة والظرائف المعنویة والاشعار الاهلبیتیة المأثورة عن اهل بیت النبوة الکتاب الثامن عشر کتاب الکتب والخطب عن اهل بیت علو الرتب الملقب بمنهاج البلاغة الکتاب التاسع عشر کتاب معرفة الرجال الرواة عن اهل بیت الکمال هذا مع ان قلة بضاعتی ربما کانت توهمنی ان ذلک لوقتی من اضاعتی حتی سنح لی بعد استخارة

ای العمل الی تدوین علوم اهل بیت المجد فانه من الامر العظیم القدر ۱۲

الله واستشارة اهل الله ما صممت به فی الامر تصمیما مستعینا بالله ولی الهدایة والفضل حیثما لم اجد الروایة

وصمم فی الامر والسیر تصمیما مضی ۱۲ قاموس

عن هؤلاء ائمة الولایة من انفسهم او ان اورد من روایتهم عن غیرهم من فضلاء الصحابة والتبعة وقلیلا ما هو وما اقله وفی کل مسئلة معضلة او قرأة او شیٔ من علوم القرآن او غیر ذلک من العلوم ان اشعر قدر ما تیسر بما فی ذلک عن الصحابة والتبعة واهل المذاهب المتبعة وغیرهم من الاجلة تقویة بالشهادة لسند الروایة وتوطئة للموافقة والمتابعة فی الدرایة وکل ذلک مع الاهتمام بالالتزام للتصحیح والتعلیل والتجریح والتعدیل بشروطنا اهل السنة الحسنی باثنا عما یحکی فی بعض کتبنا مما لا زمام له ولا خطام هنا الا تعلیقات اهل الروایة الثقات

کتاب[12] دوازدہم۔ کتاب الادعیہ والاذکار عن اہل البیت الاطہار۔ جسکا لقب صحیفہ فاضلیہ ہے۔ کتاب[13] سیزدہم۔
کتاب فقہ الاحسان عن اہل بیت الفطنۃ والعرفان۔ جس مین معارف بیان کئے گئے ہین۔ کتاب[14] چہاردہم
کتاب آیات النبوۃ۔ یعنے بیان معجزات۔ کتاب[15] پانزدہم کتاب جوامع الاخبار والآثار۔ اس مین وہ حدیثین کامل کامل
ذکر کی گئی ہین جو اور اور مقام پر حسب ضرورت ناقص بہ حذف بعض کم کم لائی گئی تہین۔ کتاب[16] شانزدہم۔ کتاب
الصحف المطہرۃ العُلویۃ للحضرۃ الموقرۃ العلویۃ۔ جو خاص سیدنا علیؓ کے مکتوبات شریف ہین۔ کتاب[17] ہفدہم
کتاب اصول العربیہ المحصول من الحضرۃ العلویہ۔ اس کتاب مین نحو اور صرف کے اصول اور مآخذ
اشتقاق کا بیان ہے۔ اور عرب اور عجم کے نادر لغات ہین جو اہل بیت سے نقل کئے گئے ہین۔ اور فن بدیع و
بیان و معانی کے متعلق بعض بعض لطائف اور ظرائف مذکور ہین اور اون اشعار کا ذکر ہے جو اہل بیت کے طرف
منسوب ہین۔ کتاب[18] ہیزدہم کتاب الکتب والخطب عن اہل بیت علو الرتب۔ اس مین وہ مکتوبات اور خطبے مرقوم ہین
جو اہل بیت سے صادر ہوے ہین۔ اس کتاب کا لقب منہاج البلاغۃ ہے۔ کتاب[19] نوزدہم۔ کتاب معرفۃ الرجال
الرواۃ عن اہل بیت الکمال۔ اس مین خاص اون رجال حدیث کے احوال بیان کئے گئے ہین جو اہل بیت سے
حدیثین روایت کرتے ہین۔

مجھکو اپنی کم مایگی اس وہم مین ڈالتی تھی کہ یہہ تضییع اوقات ہے۔ آخر کار استخارہ اور بزرگون کے
مشورہ کی بدولت ایسی بات معلوم ہوی جس سے مین نے اپنے ارادہ کو خدا کی عنایت پر بھروسہ کرکے
(جس کے ہاتھہ مین ہدایت ہے) مصمم کر دیا۔ مین نے قصد کر لیا ہے کہ جہان خاص ائمہ اہل بیت سے روایت
نہ پاؤن تو اونکے وہ مرویات لکھون جو اونہون نے اور صحابہ کبار و تابعین سے روایت کین ہین۔ اگرچہ یہہ
بہت قلیل ہین۔ اور یہہ بھی ارادہ کیا ہے کہ ہر مشکل مسئلہ اور قراءت اور علمی مطلب کے تحت مین۔ بغرض تقویت
اسناد اور اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت سے کہ نفس درایت مین باہم صحابہ و تابعین وغیرہم اور ائمہ اہل بیت کے
موافقت اور مطابقت ہے۔ حتی المقدور اون روایات کو بھی ذکر کرونگا۔ جو اوس باب مین صحابہ اور تابعین سے یا ارباب مذاہب
مشہورہ سے اور فضلاء سلف سے مروی ہین۔ اور ان سب مین تصحیح و تعلیل و جرح و تعدیل کا التزام اہل سنت کے شرائط کے موافق کیا گیا ہی۔ جو روایات
کہ بے سروپا اور بے ہنگام نے ہمارے بعض کتابون مین منقول ہین اونکو قاطبۃ چھوڑ دیا ہے۔ ہان البتہ ثقات کے تعلیقات کو بیان کیا ہے

كالفقهاء الاربعة واصحابهم فالبخاري والترمذي فابن المنذر فابي عمر ابن عبد البر وجماعات اخر فانها
ماخوذ بها اواقدم بفضل الله ملهم الصواب في كل باب من كل كتاب منا ناسب ذلك من ايات اعظم الثقلين
كتاب الله الحكيم العليم الوهاب ثم نورد المرفوع والموقوف والمقطوع عن ثاني الثقلين الا قارب
ولا نعتمد الا ما قد ورد بسند جيد معتمد صحيح او حسن او مقارب بما له من عاضد او عواضد من المتابعات
او الشواهد وارجو من فضل ربي ذي المنن ان يمن على احوج خليقته الى رحمته واقته بحسن اتمامها وزين
قبولها وبان لا يجعلها عملا ينقطع عقب وفاة كاسبه بل يجعلها علما ينتفع به بعد ممات صاحبه
اللهم امين بجاه حبيبك الامين **تنبيه** قال خاتم الحفاظ جلال الدين السيوطي في اول
كتابه جمع الجوامع بعد ما ذكر ما رمز للبخاري ومسلم وابن حبان والحاكم في المستدرك والضياء المقدسي
في المختارة وجميع ما في هذه الكتب الخمسة صحيح فالعزو اليها معلم بالصحة سوى ما في المستدرك
من المتعقب فانبه عليه **قلت** ما تعقب الذهبي في تلخيص المستدرك فبعضه عندي متعقب مستدرك
ولم يتنبه عليه من بعده في علمي فانا انبه عليه في هذه الكتب حيث اقف ان شاء الله تعالى قال وكذا
ما في موطا مالك وصحيح ابن خزيمة وابي عوانة وابن السكن والمنتقى لابن الجارود والمستخرجات
فالعزو اليها معلم بالصحة ايضا وقال بعد ذكر رمز ابي داود وما سكت عليه فهو صالح وما بين ضعفه
نقلته عنه وذكر رمز الترمذي قال وانقل كلامه على الحديث **قلت** وما ينبغي من الكلام على روايتهما
انبه عليه ان شاء الله تعالى ثم ذكر رموز ابن ماجة والنسائي وابي داود والطيالسي وعبد الرزاق

سب جیسے فقہاء اربعہ اور اون کے اصحاب اور امام بخاری اور ترمذی اور ابن المنذر اور ابو عمر ابن عبد البر وغیرہ۔ کیونکہ یے معتبر اور مسلم ہین۔ اور یہہ بھی التزام کیا ہے کہ کتاب کے ہر باب کی ابتداء مین پہلے قرآن شریف کے آیات مناسب باب ذکر کئے جائین۔ پھر ویسی ہی حدیثین۔ مرفوع و موقوف و مقطوع جو اہل بیت سے مروی ہون اور اوسی روایت کو ہم ذکر کرینگے جسکی سند عمدہ اور قابل اعتبار ہو۔ صحیح یا حسن و یا مقارب جو متابعات و شواہد کی وجہ سے بمنزلہ حسن اور صحیح کے ہو۔ مین اپنے پروردگار بڑے احسان کرنے والے کے فضل سے امید رکہتا ہون کہ مجہ عاجز پر (جو سب سے زیادہ اوسکی شفقت و کرم کا محتاج ہون) ان کتب کے حسن اختتام اور مقبولیت عام ہونے مین اپنا احسان کرے۔ اور اسکو بے بنیاد کام نہ کرے جو کام والے کی موت کے ساتھ ہی منقطع ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس امر کو مفید نافع بنا دے۔ جو میرے بعد بھی کار آمد رہے اے بار خدایا۔ میری اس التجا کو اپنے حبیب کے صدقہ سے قبول فرما۔ **تنبیہ** خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے کتاب جمع الجوامع کے شروع مین یہہ بیان کرنے رموز بخاری اور مسلم اور ابن حبان کے اور مستدرک کے جو حاکم سے ہے اور مختارہ کے جو ضیاء مقدسی سے ہے لکہا ہے (اور جو کچہہ ان پانچون کتابون مین ہے وہ صحیح ہے۔ پس انکی طرف نسبت کرنا صحت کی علامت ہے۔ اون احادیث کے سوا جو مستدرک مین از قبیل متعقبات ہین۔ سو اونکو ہم خود بتلا دینگے۔)

مین کہتا ہون کہ ذہبی نے تلخیص مستدرک مین حاکم کی بعض تصحیح پر جو اعتراض کئے ہین اون مین سے بعض اعتراض پر مجہکو اعتراض ہے میری دانست مین کوئی اوسپر آگاہ نہین ہوا ہے۔ سو مین انشاء اللہ تعالیٰ جہان واقف ہونگا ان کتب مین اوسپر آگاہ کر دونگا۔ پہر **سیوطی** نے لکہا ہے۔ اور ایسے ہی جو کچہہ موطائے امام مالک۔ اور صحیح ابن خزیمہ وابی عوانہ وابن السکن اور منتقائے ابن جارود و مستخرجات مین ہین۔ وہ بھی صحیح ہین۔ پس اونکی طرف بھی نسبت کرنا صحت کی علامت ہے اور **ابوداود** کی رمز لکہنے کے بعد لکہا ہے کہ ابوداود نے جس حدیث پر سکوت کیا ہے وہ قابل حجت ہی اور جسکی تضعیف کی ہے اوسکو مین نے نقل کر دیا ہے اور **ترمذی** کی رمز بیان کرکے کہا ہے کہ مین اوس بحث کو جو ترمذی نے حدیث کے متعلق کی ہے نقل کر دونگا۔

مین کہتا ہون۔ ابوداود و ترمذی کے روایات کے متعلق جو بحث اور گفتگو ضروری ہے۔ اوس بحث پر انشاء اللہ تعالیٰ مین متنبہ کر دونگا۔ پہر سیوطی نے ابن ماجہ و نسائی وابوداود طیالسی۔ و عبد الرزاق

وسعید بن منصور وابن ابی شیبة واحمد وابنه عبد الله وابی یعلی والطبرانی والدارقطنی وابو نعیم والبیہقی قال وهذه فیها الصحیح والحسن والضعیف فابینه غالبا (قلت) وحیث لم یبینه فانا ابینه حیث اقف علیه ان شاء الله تعالی قال وکل ما کان فی مسند احمد فهو مقبول فان الضعیف الذی فیه یقرب من الحسن (قلت) وانا انبه علیه ان شاء الله تعالی والبحث فیه مستوفی فی المقول المستحسن فی فخر الحسن وذکر رموز العقیلی فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والخطیب وابن عساکر فی تاریخه قال وکل ما عزی لهؤلاء الاربعة او للحکیم الترمذی فی نوادر الاصول و الحاکم فی تاریخه او الدیلمی فی مسند الفردوس فهو ضعیف فیستغنی بالعزو الیها او الی بعضها عن بیان ضعفه قلت وجملة صالحة للاعتداد منها صالحة للاحتجاج بها فانبه علیه حیث اقف ان شاء الله تعالی وقد جری السیوطی علی هذا الاصطلاح فی کتابه الدر المنثور فی التفسیر المأثور وسائر کتبه والناس عنه غافلون فلیکن منک علی ذکری ولم یذکر السیوطی تهذیب الآثار لابن جریر فی کتب الصحیح والظاهر من تسمیته ایاه به انه عنده مهذب صحیح خلاف ما صرح انه غیر صحیح قال تلمیذ لابی محمد الفرغانی وابن جریر ابتدأ بتصنیف کتاب تهذیب الآثار وهو من عجائب کتبه ابتداء بما رواه ابو بکر الصدیق رض مما صح وتکلم علی کل حدیث وعلله وطرقه وما فیه من الفقه واختلاف العلماء وحججهم واللغة فتم مسند العشرة واهل البیت والموالی ومن مسند ابن عباس قطعة ومات وقال الخطیب وله کتاب تهذیب الآثار لم ار مثله فی معناه

هذا ولنشرع الآن فى مقاصد الكتاب الاول بعون الله الكريم الوهاب الآخر الاول **كتاب**

الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر وقد يقال ذلك الدين القيم للمرء المسلم

وهو فقه العلم وايمان العامة يستوى فيه الخاصة والعامة فى الابانة عن اصول الديانة من عدة عقيدة لابد

من اعتقادها لكل داخل فى الملة واليه الاشارة فى حديث جبرئيل عليه السلام بالايمان قال الله المتعال

فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فى الدين **فرض الايمان الاكمل** قال الله تعالى قل امنا

بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط وما اوتى موسى وعيسى

والنبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون وقال تعالى يا ايها الذين امنوا امنوا بالله

ورسوله والكتاب الذى نزل على رسوله والكتاب الذى انزل من قبل ومن يكفر بالله وملائكته وكتبه

ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا وقال انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا

تليت عليهم اياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون الذين يقيمون الصلوة ومما رزقنهم ينفقون

اولئك هم المؤمنون حقا الآية قال حافظ الاولياء اصحاب الكرامات العلى محمد بن اسلم الطوسى

صاحب المسند المجود حدثنا على بن موسى الرضى عن ابيه ثنا ابى جعفر عن ابيه محمد بن على عن ابيه على بن الحسين عن

ابيه الحسين عن ابيه على رضى الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الايمان اقرار باللسان

ومعرفة بالقلب وعمل بالجوارح ورواه البيهقى فى شعب الايمان ثنا ابو محمد عبيد بن محمد بن محمد

ابن مهدى القشيرى انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن موسى بن كعب ثنا ابو محمد الفضل بن محمد بن المسيب

وسعید بن منصور و ابن ابی شیبہ و احمد و عبد اللہ بن احمد و ابو یعلی و طبرانی و دارقطنی و ابو نعیم و بیہقی کے رموز
بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کتابون مین صحیح و حسن و ضعیف سب قسم کی روایتین ہین۔ اکثر مقامات
پر مین اون احادیث کے سندون کی حالت ظاہر کرونگا مین کہتا ہون کہ جو امور کہ سیوطی سے رہ گئے ہین شرط
واقفیت اونکی اطلاع مین کرونگا سیوطی نے کہا کہ جو کچھ مسند احمد مین ہے وہ مقبول ہے کیونکہ اونکی ضعیف روایت بھی
حسن کے قریب ہے مین کہتا ہون کہ اون اسنادات کے حالات مین اپنی کتب مین ظاہر کرونگا اور اسکی
پوری بحث میری کتاب القول المستحسن فی فخر الحسن مین مذکور ہے۔ اور سیوطی نے بعد بیان کرنے رمز کتاب الضعفاء
عقیلی و کتاب کامل ابن عدی و تاریخ خطیب و تاریخ ابن عساکر کے کہا ہے کہ جو روایتین منسوب ہون ان چارونکی
طرف۔ یا حکیم ترمذی کی نوادر الاصول کی طرف۔ اور تاریخ حاکم کی طرف۔ اور دیلمی کی مسند الفردوس کی
طرف وہ ضعیف ہین۔ صرف حوالہ دینا ہی ضعف کی دلیل ہے ضعف کی تصریح کی حاجت نہین مین کہتا ہون
کہ ایک معتد بہ حصہ ان روایتون کا استدلال کے قابل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہان مین واقف
ہونگا اوسپر آگاہ کرونگا سیوطی اپنی تفسیر در منثور مین اور دوسری کتابون مین اسی اصطلاح پر چلے ہین لیکن
لوگ اوس سے غافل ہین پس یہ قاعدہ یاد رہنا چاہئے۔ اور سیوطی نے ابن جریر کی کتاب تہذیب الآثار کو
صحاح کے ذیل مین ذکر نہین کیا۔ مگر بظاہر تہذیب الآثار نام رکھنے سے تو یہی مفہوم ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک
وہ مہذب و صحیح ہے بجز اوس حصہ کے جسکے صحیح ہونے پر اونہون نے تصریح کی ہے۔ ابن جریر کے شاگرد ابو محمد فرغانی
نے کہا ہے کہ ابن جریر نے اپنی کتاب تہذیب الآثار کی تصنیف شروع کی۔ (جو اونکے تصنیفات
مین سے نہایت ہی عجیب کتاب ہے) اوسکا آغاز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اون روایتون سے
کیا ہے جنکی صحت ثابت ہے۔ اور ہر حدیث پر بحث کی ہے۔ اور ہر حدیث کے ذیل مین اوس کی علت
کو اور طرق روایت کو اور اون مسائل کو جو اوس حدیث سے ماخوذ ہین۔ اور علماء کے اختلاف کو اور
اونکی دلیلون کو۔ اور لغات کے معانی کو تصحیح سے بیان کیا ہے سو عشرہ مبشرہ و اہل بیت نبوی اور اونکی موالی
کی مسند تو تمام ہو چکی ہے۔ اور ابن عباس کی مسند کو کسیقدر لکھنے پائے تھے کہ انتقال کر گئے۔
خطیب نے کہا ہے کہ ابن جریر کی تہذیب الآثار کی سی کتاب میری نظر سے نہین گذری۔

اب ہم خداوند کریم کے فضل کے بہروسہ پر پہلی کتاب کے مقاصد شروع کرتے ہین ۔

کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر

اور اسکا نام الدین القیم للمرء المسلم بہی ہے اور وہ فقہ علما اور ایمان عام کا ہے ۔ جس مین خاص و عام یکسان ہین ۔ اس مین اصول عقائد مین سے چند ایسے عقائد کا بیان ہے جنپر اعتقاد رکہنا ہر مسلمان کو ضرور ہے ۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حدیث مین لفظ ایمان سے اسی کی طرف اشارہ ہے ۔ فرمایا اللہ تعالی نے پس کیون نہ نکلی اونمین سے ہر فرقہ سے ایک جماعت تاکہ سمجھ پیدا کرے دین مین ۔

فرض الایمان الاکمل

فرمایا خدا تعالی نے ۔ کہہ[1] (اے پیغمبر) ایمان لائے ہم ساتہہ اللہ کے اور اوس چیز کے کہ اوتاری گئی اوپر ہمارے ۔ اور وہ چیز کہ اوتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحق اور یعقوب کے اور اولاد اوسکی کے اور جو دی گئی موسی اور عیسی اور سب نبیون کو پروردگار اون کے سے ۔ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسیکے اونمین سے ۔ اور ہم واسطے اوس کے فرمانبردار ہین ۔ اور فرمایا ۔ اے[2] لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے کے ۔ اور ساتہہ کتاب کے جو اوتاری ہے اوسنے اوپر رسول اپنے کے ۔ اور کتاب کے جو اوتاری گئی ہے پہلے اس سے ۔ اور جو کوئی کفر کرے ساتہ اللہ کے ۔ اور اوسکے فرشتون اور اوسکی کتابون اور اوسکے رسولون اور دن پچہلے کے ۔ پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور ۔ اور فرمایا ۔ سوائے اسکے نہین کہ ایمان والے وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ۔ ڈر جاتے ہین دل اونکے ۔ اور جب پڑہی جاتی ہین اونپر اونکے نشانیان اوسکی زیادہ کردیتی ہین اونکا ایمان ۔ اور اوپر پروردگار اپنے کے بہروسہ کرتے ہین وہ[3] لوگ کہ قایم رکہتے ہین نماز ۔ اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے اونکو ۔ خرچ کرتے ہین ۔ یہی لوگ ہین ایمان والے سچے ۔ حافظ الاولیاء صاحب کرامات عالیہ محمد بن اسلم طوسی صاحب مسند مجوّد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ۔ علی بن موسی رضا نے ۔ اونہون نے اپنے باپ سے کہا اونہون نے کہ حدیث بیان کی ہمسے میرے باپ جعفر صادق نے اونہون نے اپنے باپ محمد بن علی سے وہ اپنے باپ علی بن حسین سے وہ اپنے باپ امام حسین سے ۔ وہ اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ ورضی عنہم سے ۔ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ (ایمان زبان سے اقرار کرنا اور دل سے پہچاننا اور ہاتہہ پاؤن سے عمل کرنا ہے) اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو محمد عبید ابن محمد بن محمد بن مہدی قشیری نے ۔ کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن موسی بن کعب نے ۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو محمد فضل بن محمد بن مسیب نے

---

[1] اس آیت شریفہ سے اقرار باللسان کی طرف اشارہ ہے ۱۲ [2] اس آیت شریفہ سے استنباط ہے جملہ معرفۃ بالقلب کا ۱۲ [3] اس سے عمل بالجوارح مفہوم ہوتا ہے ۱۲

ثنا ابوالصلت الهروی عبد السلام و محمد بن اسلم قالا ثنا علی بن موسی الرضی عن ابیه فذکره به و
سنده مسلسل بالائمة السبعة اولی الرفعة الکمل وقوله علیه الصلاة والسلام اقرار باللسان ای بتوحید
الله وتصدیق رسوله وما جاء به وقال الحافظ البلاذری ابو محمد احمد بن محمد بن ابراهیم بن هاشم صاحب
الصحیح علی وضع صحیح مسلم ثنا الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی ابو السید المحجوب ثنی ابی علی بن محمد
ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن موسی الرضی قال ثنی ابی موسی بن جعفر قال ثنی ابی جعفر عن ابیه محمد بن
علی عن ابیه علی بن الحسین عن ابیه الحسین عن ابیه علی رضی الله عنهم قال قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم الایمان معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل بالارکان وقال الحافظ ابو بکر احمد بن
عبد الرحمن الفارسی الشیرازی فی الالقاب ابنا ابو بکر محمد بن احمد بن عقیل الوراق ثنا ابو محمد
احمد بن محمد بن ابراهیم بن هاشم البلاذری الحافظ فذکره عنه به وسنده مسلسل بالائمة
العشرة الکمل فذلک السند العالی هو السلسلة الذهبیة او عقد اللآلی بل سبحة الجواهر المهذبة
لا بل هذا تقصیر لفضله الکبیر وسیدی نبذة من فضیلة کل من هؤلاء الائمة ان شاء الله تعالی
ولم یتشرف احد ممن صنف واشتهر ما صنف من ذوی الروایة بالاجتماع بالامام علی الرضی
وحفید ابنه الامام الحسن العسکری والاستماع منهما الا اهل السنة ولله المنة وقال الحافظ
الناقد ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی ثنا محمد بن زیاد السهمی ثنا علی بن موسی الرضی فذکره به و
قال الحافظ ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن الصابونی النیسابوری فی المائتین ابنا ابو بکر ابن

کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو الصلت ہروی عبد السلام و محمد بن اسلم نے۔ کہا دونون نے کہ بیان کیا ہم سے علی بن موسی الرضا نے۔ اونہون نے اپنے باپ سے پہر اس حدیث کو اوسی سند سے بیان کیا۔ اور اسکی سند بڑے درجے کے ستارون سے مسلسل ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ اقرار کرنا زبان سے اسکی یہہ معنی کہ اقرار کرنا اللہ کے اکیلے ہونیکا اور سچا کہنا اوسکے پیغامبر کا اور جو کچہہ وہ اللہ کے پاس سے پیغام لائے۔ اور کہا حافظ بلاذری ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم نے۔ جنہون نے صحیح مسلم کی روش پر ایک صحیح لکہی ہے۔ کہا بیان کیا ہم سے امام حسن ابن علی بن محمد بن علی بن موسے نے جو باپ ہین اون سید کے کہ پوشیدہ ہوگئے۔ کہا انہون نے کہ مجہہ سے کہا میرے باپ علی بن محمد نے کہا اونہون نے کہ مجہہ سے کہا میرے باپ محمد بن علی نے۔ کہا اونہون نے مجہسے بیان کیا میرے باپ علی بن موسی رضا نے۔ کہا اونہون نے کہ مجہہ سے بیان کیا میرے باپ موسیٰ بن جعفر نے۔ اونہون نے کہا مجہہ سے بیان کیا میرے باپ جعفر نے اونہون نے روایت کی اپنے باپ محمد بن علی سے۔ اونہون نے اپنے باپ علی بن حسین سے۔ اونہون نے اپنے باپ حسین سے۔ انہون نے اپنے باپ علی سے رضی اللہ عنہم۔ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان دل سے پہچاننا۔ اور زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے۔

اور حافظ ابو بکر احمد بن عبد الرحمن فارسی شیرازی نے القاب مین لکہا ہے کہ خبر دی ہمکو ابو بکر محمد بن احمد بن عقیل وراق نے۔ کہا کہ بیان کیا ہم سے ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم بلاذری حافظ مذکور نے۔ پہر اوسی سند سے وہ حدیث بیان کی۔ اور اسکی سند ائمہ عشرہ سے مسلسل ہے۔ پس یہہ سند عالی طلائی زنجیر ہے یا موتیون کا ہار۔ یا مالاسے مروارید۔ نہین بلکہ یہہ سب اوسکی کسر شان ہے۔

اور عنقریب کچہہ فضائل ان ائمہ کے بیان کئے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور بجز اہل سنت کے اہل روایت مین سے کسی مصنف مشہور التصنیف کو امام علی رضا۔ اور اون کے پروتے امام حسن عسکری کے ساتہہ اجتماع واستماع کا شرف نصیب نہین ہوا والمنۃ للہ۔

اور حافظ نقاد ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے کہا ہے کہ بیان کیا ہم سے محمد بن زیاد سہمی نے اونہون نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن موسی رضا نے پہر وہ حدیث اوسی سند سے بیان کی۔

اور حافظ خراسان ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی نیشاپوری نے مائتین مین لکہا ہے کہ خبر دی ہمکو ابو بکر ابن

مهران ثنا ابو محمد زنجویه بن محمد بن الحسن اللباد ثنا ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی فذکره
به قال الصابونی هذا حدیث غریب لم اکتبه الا من حدیث اهل البیت وقال الحافظ ابو بکر احمد
ابن محمد بن محمد بن اسحاق المعروف بابن السنی الدینوری فی کتاب الاخوة والاخوات اخبرنی ابو یحیی
الساجی ای الحافظ زکریا صاحب الجرح والتعدیل ثنا عبد العزیز بن محمد بن الحسن بن زبالة
ثنا عبد الله بن موسی بن جعفر ثنی علی بن موسی به وعبد العزیز قال ابن حبان یاتی عن المدنیین
بالاشیاء المعضلات فبطل الاحتجاج به **قلت** قد برأ من عهدته بما هنا وثبت حدیثه هذا وعزی
لابی سعید ابن الاعرابی الحافظ فی معجمه بسنده عن عبد الله بن موسی به فلیراجع وقال ابن ماجة حافظ
قزوین وسادس ائمة الحدیث الستة فی سننه ثنا سهل بن ابی سهل الرازی ومحمد بن اسمعیل قالا ثنا عبد السلام
ابن صالح ابو الصلت الهروی ثنا علی بن موسی الرضی به قال ابو الصلت لو قرئ هذا الاسناد علی مجنون لبرأ
واخرجه من جهة الهروی الحفاظ ابو بکر ابن ابی داود وابو بشر الدولابی فی الکنی والطبرانی فی الکبیر
ابو بکر الآجری فی الشریعة وابو نعیم الاصبهانی والحاکم خارج المستدرک فی تاریخ نیسابور وغیرها فالبیهقی
فی شعب الایمان وابن مردویه فی التفسیر وابو نصر ابن ابی القاسم القشیری وابن الجوزی والتاج ابن السبکی
فی طبقات الشافعیة وابن الجزری فی اسنی المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب بطرق ومما ینبغی
ان یستدرک علی الحاکم کونه لم یخرجه فی صحیحه المستدرک مع کونه صحیحا علی رأیه فی الهروی حیث انه
صحح له حدیث انا مدینة العلم وانما فوقه ائمة اهل بیت النبوة الذین هو یعظمهم فلتنبه والحاکم

مہران سنے۔ کہا اونہون سنے بیان کیا ہم سے ابو محمد زنجویہ بن محمد بن اللبّاد سنے۔ کہا اونہون سنے کہ بیان کیا ہمسے
ابو حاتم محمد بن ادریس رازی سنے۔ پھر وہ حدیث بیان کی صابونی سنے کہا کہ یہہ حدیث نادر ہے مین سنے صرف عدّث
اہل بیت سے اسکو لکھا ہے۔ حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق جو ابن سنی دینوری کے نام سے مشہور ہین اونہون
سنے اپنی کتاب الاخوة والاخوات مین لکھا ہے کہ خبر دی مجھکو ابو یحییٰ ساجی سنے یعنی حافظ زکریا۔ صاحب الجرح
والتعدیل سنے۔ کہا اونہون سنے بیان کیا ہم سے عبد العزیز بن محمد بن حسن بن زبالہ سنے۔ کہا اونہون سنے بیان کیا
ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر سنے۔ کہا اونہون نے بیان کیا مجھہ سے علی بن موسیٰ سنے۔ اوسی حدیث کو اوسی سند سے
اور عبد العزیز کی نسبت ابن حبان سنے کہا کہ وہ مدنیین سے ایسے اچنبے کی باتین روایت کرتا ہے جنکے وجود کو عقل
دشوار سمجھتی ہے۔ پس اوسکی روایت سند کے قابل نہین ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس بیان سے اونکی برارت
ہوگئی۔ اور یہہ حدیث اونکی ثابت ہوگئی۔ اور حافظ ابو سعید ابن الاعرابی کے معجم کی طرف بھی یہہ حدیث منسوب کی گئی ہے
کہ اونہون سنے اسکو روایت کیا ہے۔ عبد اللہ بن موسیٰ سے اوسی سند و متن کے ساتھ۔ پس اوسکی طرف رجوع کرنا چاہئے
اور ابن ماجہ حافظ قزوینی سادس ائمہ حدیث ستہ سنے اپنی سنن مین لکھا ہے۔ کہ بیان کیا مجھہ سے سہل بن
ابی سہل رازی سنے۔ اور محمد بن اسمعیل سنے۔ کہا دونون سنے بیان کیا ہم سے علی بن موسیٰ رضا سنے اوسی سند
و متن کے ساتھ۔ ابو الصلت سنے کہا کہ یہہ سند ایسی ہے کہ اگر مجنون پر پڑھ دی جاوے تو البتہ
اچھا ہو جاوے۔ اور ہروی کے واسطہ سے اسکی روایت کی ہے حفاظ حدیث ابو بکر ابن ابی داؤد سنے
اور ابو بشر دولابی سنے کنیٰ مین۔ اور طبرانی سنے کبیر مین اور ابو بکر آجری سنے کتاب الشریعہ مین۔ پھر ابو نعیم اصفہانی
سنے اور حاکم سنے تاریخ نیشاپور مین پھر بیہقی سنے شعب الایمان مین اور ابن مردویہ سنے
تفسیر مین۔ اور ابو نصر ابن ابی القاسم قشیری سنے۔ اور ابن جوزی سنے اور تاج ابن السبکی سنے طبقات شافعیہ مین اور
ابن جزری سنے اسنی المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب مین کئی طرق سے اور باوجودیکہ ہروی حاکم کی راے
کے موافق مقبول الروایہ ہے۔ چنانچہ انا مدینة العلم کی روایت کو جو ہروی سے ہے صحیح قرار دیا ہے تسپر بھی
ہروی کی اس روایت کو اپنی صحیح مستدرک مین ذکر نہ کرنا قابل اعتراض اور گرفت کے ہے۔ اور اوس کے اوپر
کے سلسلہ مین تو ائمہ اہل بیت ہین جنہین وہ معظم جانتے ہین = پس آگاہ رہو ٭

فی تاریخ نیسابور بسند لیس فیه من ذکر بجرح عن محمد بن عبد اللہ بن طاهر نائب العراق وابن نائبها قال کنت واقفا علی رأس ابی وعنده احمد بن محمد بن حنبل واسحاق بن راهویه وابو الصلت الهروی فقال ابی لیحدث کل رجل منکم بحدیث فقال ابو الصلت ثنی علی بن موسی الرضی وکان واللہ رضی اللہ کما سمی عن ابیه موسی بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین عن ابیه الحسین ابن علی عن ابیه علی رضی اللہ تعالی عنهم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واٰله وسلم الایمان قول وعمل فقال بعضهم ما هذا الاسناد فقال له ابی هذا اسعوط المجانین اذا اسعط به المجنون برأ ورواه علی بن غراب حدثنا علی بن موسی الرضی به باللفظ الاول اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد وابن غراب وثقه ابن معین والدارقطنی وقال احمد کان یدلس وما اراه الا کان صدوقا وروی له ابن ماجة والنسأی وقال الخطیب تکلم فیه لاجل مذهبه کان غالیا فی التشیع واما روایاته فوصفوه فیها بالصدق وقال ابن حجر افرط ابن حبان فی تضعیفه قال السیوطی ومثل هذا یصلح فی المتابعة ومحمد بن سهل بن عامر البجلی ثنا علی بن موسی الرضی به اخرجه الخطیب والبجلی قال ابن الجوزی مجهول وقال السیوطی ما رأیت له ترجمة ولا فی المیزان وعبد اللہ بن احمد الطائی ثنی ابی ثنی علی به اخرجه الخطیب والطائی متکلم فیه وابو احمد داؤد بن سلیمان بن وهب الغازی ثنا علی بن موسی الرضی به اخرجه ابو زکریا البخاری فی فوائده والغازی مجهول وبالجملة فقد استسعد بروایة هذا الحدیث المجود عن الامام الهمام ابی الحسن علی الرضی مسلسلا عن اٰبائه من جهة اهل بیته وتبعته جلة جماعة

اور حاکم کی تاریخ نیشاپور مین ایسی سند سے کہ جسپر کوئی جرح نہین کی گئی روایت ہے محمد بن عبداللہ بن طاہر (نائب الواثق
وابن نائب سے) کہا اوس نے کہ مین اپنے باپ کے سر کے پاس کہڑا تھا۔ جسوقت احمد بن محمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ
و ابو الصلت ہروی۔ اون کے پاس تھے۔ میرے باپ نے کہا کہ ہر شخص ایک حدیث بیان کرے سو ابو الصلت نے
کہا کہ بیان کیا مجہسے علی بن موسی رضا نے (اور وہ واللہ اسم بامسمی اللہ کے پسندیدہ تھے) اپنے باپ موسی بن جعفر سے۔ اونہون نے
اپنے باپ جعفر بن محمد سے۔ اونہون نے اپنے باپ محمد بن علی سے اونہون نے اپنے باپ علی بن حسین سے۔ اونہون نے
اپنے باپ حسین بن علی سے۔ اونہون نے اپنے باپ علی سے رضی اللہ عنہم۔ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔ کہ ایمان قول و عمل ہے۔ سو بعضون نے کہا کہ یہہ کیا عالیشان اسناد ہے۔ تو میرے باپ نے کہا کہ یہہ مجنونون کی دارو ہے
اگر اسکو دیوانہ کی ناک مین ٹپکایا جاوے تو اچھا ہوجاوے۔ اور خطیب نے تاریخ بغداد مین روایت کیا ہے اسکو علی بن
غراب سے۔ کہا اونہون نے بیان کیا مجہسے علی بن موسی رضی نے اوسی اسناد سے بہ لفظ اول۔ اور ابن غراب کی توثیق
ابن معین و دارقطنی نے کی ہے۔ احمد نے کہا کہ وہ مدلس[1] تھا اور مین اوسکو سچا جانتا ہون اور اون سے روایت لی ہے
ابن ماجہ نے اور نسائی نے۔ اور خطیب نے کہا کہ اوس کے مذہب مین گفتگو کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ غالی شیعی تھا لیکن روایات
مین اوسکی راستی اور سچائی بیان کرتے ہین۔ ابن حجر نے کہا کہ ابن حبان نے اوسکی تضعیف مین افراط کی ہے۔ سیوطی نے کہا کہ
ایسا شخص متابعت[2] کے لئے بیجا نہین ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو خطیب نے محمد بن سہل بن عامر بجلی سے کہا اونہون نے کہ
بیان کیا ہمسے علی بن موسی رضی نے اوسی سند و متن سے۔ اور بجلی کو ابن جوزی نے مجہول بتایا ہے۔ اور سیوطی نے کہا کہ
مین نے نہ میزان مین انکا کوئی ذکر پایا نہ اور کہین۔ اور روایت کیا ہے اسکو خطیب نے عبداللہ بن احمد طائی سے کہا اونہون نے
بیان کیا مجہسے میرے باپ نے کہا اونہون نے بیان کیا مجہسے علی رضی نے بہمین سند و متن اور طائی مین کلام ہے۔ اور
ابو زکریا بخاری نے اسکو روایت کیا ہے اپنی کتاب فوائد مین ابو احمد داؤد بن سلیمان بن وہب غازی سے
کہا اوس نے بیان کیا ہم سے علی بن موسیٰ رضی نے بہمین سند و متن۔ اور غازی مجہول ہے۔ الحاصل حفاظ اہل سنت
کی ایک بڑی جماعت نے۔ بڑی سعادت حاصل کی ہے۔ بہ روایت اس حدیث کے حضرت امام ہمام ابو الحسن علی الرضی سے مسلسلاً آپکے آباء

(۱) یعنے اپنے ہمعصر راوی سے بلفظ عن روایت کرنے مین بیچ والے کا نام چھوڑ دیتے تھے ۱۲

(۲) ایک روایت اوسی مضمون کے دوسری روایتون کے بعد ذکر کرنا ۱۲

من حفاظ اهل السنة والجماعة ولله المنة على الضاعة ولا يضركون بعض الرواة عن الامام
محل الكلام لكون آخرين ثقات الانام من الاعلام وذكر ابن السبكي انه رواه عن الرضى
الهيثم بن عبد الله وعلى بن الازهر السرخسي ايضا وعن الكاظم محمد بن صدقة ومحمد بن تميم
وان الاربعة مجاهيل وقال تمام فى فوائده ثنا احمد بن محمد الطبرستانى ثنا الحسن بن على التميمى
ثنا محمد بن صدقة العنبرى ثنا موسى بن جعفر عن ابيه وثنا احمد بن محمد الطبرستانى ثنا احمد
ابن عيسى العلوى ثنا عباد بن صهيب عن جعفر بن محمد به وعزى لابى عمرو بن حمدان فى فوائده
عن على قال سألت النبى صلى الله عليه وآله وسلم عن الايمان ما هو قال معرفة بالقلب واقرار
باللسان وعمل بالاركان ولابن مردويه عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
الايمان اقرار باللسان وعقد بالقلب وعمل بالجوارح والاركان وهو يزيد وينقص قال السيوطى
وسنده ضعيف فليراجع وبالجملة فالحديث له عن المولى على المرتضى طرق جمة عند الائمة الجلة
وللشيرازى والديلمى عن عائشة رفعا كاللفظ الاول وكذا لابن الجوزى عن انس رفعا وسندهما
ضعيف قال البيهقى فى خبر اهل البيت وشاهد هذا الحديث ما انا ابو نصر ابن قتادة فذكر
بسنده عن ابى قتادة رفعه من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذل بها لسانه
واطمأن بها قلبه لم تطعمه النار **قلت** بل هو شاهد لحديث الآتى فى فرض الايمان الاجمل
فالمجمل فتامل ومع هذا كله فقيل الدارقطنى وذكر رواية الهروى له وهو متهم بوضعه

آپ کے اہل بیت اور تبعہ کی جہت سے واللہ المنۃ علی الصناعۃ۔ اور بعض رواۃ امام کا مجروح ہونا چنداں مضر نہین۔ کیونکہ اور رواۃ ثقات اعلام ہین اور ابن سبکی نے ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کو امام رضی سے ہیثم بن عبد اللہ و علی بن اظہر سرخسی نے بھی روایت کی ہے اور امام کاظم سے محمد بن صدقہ و محمد بن تمیم نے۔ اور یہ چارون مجہول الحال ہین۔

اور تمام نے اپنی کتاب فوائد مین لکھا ہے کہ اس حدیث کو بیان کیا ہمسے احمد بن محمد طبرستانی نے کہا کہ بیان کیا ہمسے حسن بن علی تیمی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے محمد بن صدقہ عنبری نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے موسی بن جعفر نے۔ اونہون نے اپنے باپ سے اور نیز تمام نے کہا کہ بیان کیا ہمسے اس حدیث کو احمد بن محمد طبرستانی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے احمد بن عیسی علوی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے عباد بن صہیب نے جعفر بن محمد سے۔ اوسی سند و متن کے ساتھ۔

اور نسبت دی گئی ہے طرف ابو عمرو بن حمدان کے کہ اونہون نے اپنی کتاب فوائد مین روایت کیا حضرت علی سے کہا آپنے کہ مین نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ایمان کیا ہے۔ فرمایا کہ دل سے پہچاننا۔ اور زبان سے اقرار کرنا اور ہاتھ پیرون سے کام کرنا

اور نسبت دیگئی ہے طرف ابن مردویہ کے کہ اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان اقرار لسانی۔ و اعتقاد قلبی۔ و عمل جوارح و اعضاء کا نام ہے۔ اور وہ گھٹتا اور بڑہتا ہے[۵۲] سیوطی نے کہا اسکی سند ضعیف ہے پس چاہئے کہ اوسکو دیکھ لیا جاوے۔

خلاصہ یہ کہ ائمہ کے نزدیک یہ حدیث حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے بہت طریقون سے ثابت ہے۔ اور شیرازی۔ اور دیلمی کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مرفوعاً مثل الفاظ اول کے مروی ہے۔ اور ایسی ہی ابن جوزی کے پاس حضرت انس کی روایت مرفوعاً مروی ہے اور سند ان دونون کی ضعیف ہے۔

بیہقی نے حدیث اہل بیت کی نسبت کہا ہے کہ اس کا شاید وہ حدیث ہے جو بیان کیا ہمسے ابو النصر ابن قتادہ نے۔ سو ذکر کیا بیہقی نے بسند خود ابو قتادہ سے مرفوعاً کہ جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ کوئی معبود نہین ہے سواے اللہ کے۔ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہین پہر اوسکی زبان بھی اس شہادت کی تابع ہو دے اور دل مطمئن ہوجاوے تو اوسکو آگ نہ کھائیگی۔

مین کہتا ہون بلکہ وہ شاہد ہے اوس حدیث کا جو فرض ایمان اجمل اور مجمل ہین آویگی۔ نہ اس حدیث کا پس غور کرو۔

ان تمام بیانون پر بھی دارقطنی نے ہروی کی روایت کو ذکر کرکے جو کہا ہے۔ کہ (ہروی پر اس حدیث کے وضع کرلینے کا گمان ہے۔

[۵۲] ان تینون کا جدا جدا بیان قرآن مین اور حدیث مین جابجا موجود ہے راویونکے حال کی تحقیق فقط اسلئے ہوتی ہے کہ یہ لفظین اس ترکیب سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائین یا نہین ۱۲۔

لم یحدث به الا من سرقه منه فهو الابتداء فی هذا الحدیث وقیل ابن الجوزی موضوع کلاهما
مما لا یعول علیه ولا یلتفت الیه وکذا قد قصر ابن السبکی هنا فقصر لما اغتربما ذکر فی الهروی
واقتصر السخاوی فی المقاصد الحسنة علی روایة ابن ماجة وحکوا ابن الجوزی وقصه روایة الامام
له بنیسابور عند الدیلمی بلا سند وکل ذلک قصور فی العثور وا ورده السیوطی فی الجامع
الصغیر بروایة ابن ماجة والطبرانی ورمز له فی الهامش بالضعف وقال فی الدرر المنتثرة
وذکر ایراد الزرکشی له عن ابن ماجة قلت اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب وقد ذکر
السیوطی فی اللآلی المصنوعة اکثر الطرق المذکورة وقال ابن الجزری فی اسنی المطالب فی حدیث
الهروی حدیث حسن اللفظ والمعنی رجال اسناده ثقات غیر الهروی وهو خادم الامام
الرضی فانهم ضعفوه مع صلاحه وقد روی ایضا عن مالک وحماد بن زید وروی عنه احمد
ابن ابی خیثمة وعبد الله بن احمد وجماعة ولکن تابعه علی روایة هذا الحدیث عن الرضی محمد
ابن اسلم فذکره عن البیهقی فی الشعب قال فخرج ابو الصلت من عهدته انتهی والکلام فیه
مدحا وقدحا مبسوط فی غیر هذا المقام وقوله سلام الله علیه وطوله معرفة بالقلب ای
بالالوهة للرب والنبوة لرسوله بما اوجب ولاحمد فی المسند عن علی قال قال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم الاسلام ان یسلم قلبک وان یسلم المسلمون من لسانک وید لک
قیل فای الاسلام افضل قال الایمان قیل ما الایمان قال ان تومن بالله وملئکته وکتبه

نہین روایت کیا اوسکو بجز اوس شخص کے جس نے حدیث کو ہروی سے چرالیا ہی سو وہی ہروی اس حدیث مین ابتدا ہی)
اور ایسا ہی ابن جوزی نے جو کہا ہی کہ او وہ موضوع ہے) یہ دونون قول ایسے ہین جو معتبر و قابل التفات نہین ہین۔ اور
ابن سبکی سے بھی اسمقام پر لغزش ہوئی ہی۔ اور یہ لغزش اسوجہ سے ہوئی کہ اونکو دہوکا ہوگیا اون اقوال سے جو ہروی کے
حق مین کہے گئے ہین۔ اور سخاوی نے مقاصد حسنہ مین اقتصار کیا ہی ابن ماجہ کی روایت پر۔ اور ابن جوزی کے اوس
حکم پر اور اس قصہ پر کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام نے شہر نیشاپور مین جو کتاب الفردوس دیلمی مین بلا سند منقول
ہے۔ اور یہ سب لغزشین قصور اطلاع کی وجہ سے ہین۔
اور سیوطی نے جامع صغیر مین ابن ماجہ و طبرانی سے اس حدیث کو ذکر کیا ہی۔ اور حاشیہ مین اوسکے ضعف کا اشارہ کیا ہی۔
اور درر منتثرہ مین یہ بیان کرنے کے بعد کہ (زرکشی نے اس حدیث کو ابن ماجہ سے روایت کیا ہی)۔ کہا ہی کہ مین کہتا ہون
کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین جو ذکر کیا ہے سو خطا ہے۔
اور سیوطی نے لآلی مصنوعہ مین اکثر طرق مذکورہ کو بیان کیا ہے۔ اور ابن جزری نے اسنے المطالب مین حدیث
مروی کی نسبت کہا ہی کہ یہ حدیث حسن ہے لفظاً و معنیً۔ اسکے سب راوی ثقہ ہین۔ بجز ہروی کے جو خادم
ہین امام رضی کے۔ کیونکہ محدثین نے اونکو باوجود نیک ہونے کے ضعیف الروایہ کہا ہی اور وہ امام مالک
و حماد بن زید سے بھی روایت کرتے ہین۔ اور احمد بن ابی خیثمہ اور عبد اللہ بن احمد اور ایک جماعت محدثین نے
اون سے روایت لی ہے۔ لیکن اونکی متابعت کی ہے اس حدیث کی روایت پر علی رضی سے۔ محمد بن اسلم نے
نقل کیا اوسکو جزری نے روایت بیہقی سے جو شعب الایمان مین ہے۔ کہا کہ پس بری ہوگیا ابو الصلت
اپنے عہدہ سے انتہی اور یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا۔ **معرفۃ بالقلب**
اس سے مراد معرفت الوہیت خدا و نبوت رسول ہی جسطرح اللہ نے فرض کیا ہی۔
اور مسند احمد مین حضرت علی سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (اسلام یہ ہی کہ تیرا دل
مطیع ہوجائے۔ اور مسلمان تیرے دست و زبان سے محفوظ رہین۔
کسی نے پوچھا اسلام مین کونسا امر افضل ہے۔ فرمایا ایمان۔ پوچھا۔ ایمان کیا ہے۔ فرمایا یقین لانا اللہ پر
اور اوسکے فرشتون اور کتابون۔ اور رسولون پر۔ اور مرکر قبر سے اوٹھنے پر

ورسله والبعث بعد الموت قيل فايّ الايمان افضل قال الهجرة قيل ما الهجرة قال ان تهجر السوء
قيل فايّ الهجرة افضل قال الجهاد الحديث ورواه احمد والطبرانی فی الکبیر بسند ثقات عن
عمرو بن عبسة نحوه وهذا فی الایمان والاسلام والهجرة وجهة من الشريعة ولعبد الرزاق
وابن ابی شيبة ورستة فی الایمان واللالکائی فی السنة والبيهقی فی الشعب وابن عساكر عن
حجر بن عدی قال حدثنا علی بن ابی طالب ان الطهور نصف الايمان والی ظاهر هذه الاحاديث
والاثار عن اهل البيت الاطهار ونحوها ذهب اصحاب الحديث ومالك والشافعی واحمد
والاوزاعی كمذهب اهل البيت ان العمل داخل فی الايمان الا انه لا يزول اصل الايمان
بزوال العمل كما لا يزول اصل الشجر بزوال الفروع والثمر والرجل لا يخرج عن نوعه بقطع
الايدی والارجل فالمعنی بالايمان فيها هو الايمان الكامل الذی لن يفتقر بعد الاتيان
به الی ان يعذر عن صاحبه وهو المقرون بالاسلام دون المجرد عنه وقوله وهو يزيد وينقص
ای فی الاوصاف الثلثة فالزائد فيها الايمان لخاصة والناقص ايمان العامة اما فی المعرفة
والتصديق فمن جهة الثمرات والحلاوة لا اصل التصديق فانه ان نقص كان شكا مخرجا من
الايمان واما فی الاقرار فاذا خيف القتل لو اقر بالايمان فلم يقر فهو ناقص وان اقر فهو الايمان
الزائد الكامل واما فی العمل بالاركان فلا يحتاج الی البيان ومما يشيد ما ذكرنا ما عن
المولی المرتضی قال كانت السورة اذا نزلت علی عهد رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم او الآية

کہا گیا ایمان میں کونسا امر افضل ہے فرمایا ہجرت۔ پوچھا گیا ہجرت کیا ہے۔ فرمایا برائی کو چھوڑنا۔ پوچھا گیا ہجرت کونسی بہتر ہے فرمایا جہاد۔ الی آخر الحدیث۔ معلوم رہے کہ ایمان واسلام وہجرت کے معنوں کی یہہ بھی ایک طرز تشریح ہے۔

اور روایت کیا ہے عبدالرزاق وابن ابی شیبہ نے اور رستہ نے کتاب الایمان میں۔ اور لالکائی نے کتاب السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ اور ابن عساکر نے۔ حجر بن عدی سے کہا بیان کیا ہمسے علی بن ابیطالب نے کہ بیشک طہارت نصف ایمان ہے۔

ان احادیث وآثار کے ظاہری معنون کے لحاظ سے محدثین اور امام مالک امام شافعی وامام احمد واوزاعی برطبق مذہب اہل بیت۔ اس امر کے قائل ہین کہ عمل بھی جزو ایمان ہے اور حقیقت ایمانیہ میں داخل ہے۔ اور اسکے ساتھہ یہہ بھی کہتے ہین کہ عمل کے مفقود ہونے سے اصل ایمان زائل نہین ہوتا جیسا کہ شاخون اور ثمر کی علیحدگی سے اصل درخت زائل نہین ہوتا یا ہاتھہ پیر کے قطع ہونے سے انسان اپنی نوعیت سے خارج نہین ہوتا۔

پس ان احادیث مین ایمان سے مراد ایمان کامل ہے جسکے بجا لانیکے بعد اوس مومن کی جانب سے کسی عذر کی حاجت نہ ہو۔ یہ تو وہی ایمان ہوسکتا ہے جو اسلام کو بھی شامل ہے۔ نہ کہ ایمان قلبی محض اور ایمان مین کم وبیشی ہے۔ اوسکے اوصاف ثلثہ کی کم وبیشی مقصود ہے۔ زائد الاوصاف خواص کا ایمان ہے اور ناقص الاوصاف عوام کا۔

معرفت وتصدیق مین کمی بلحاظ قلت حصول ثمرات وحلاوت ممکن ہے نہ کہ اصل تصدیق مین (معاذاللہ) کیونکہ اگر اصل تصدیق کم ہوجائے تو وہ شک ہے جو ایمان سے بالکل خارج کردیتا ہے۔

اور اقرار مین جب کہ اقرار لسانی سے قتل کا اندیشہ ہو اور اس خوف سے اقرار نہ کرے تو یہ ایمان ناقص ہے۔ اگر باوجود خوف کے علانیہ اقرار کرے تو وہ ایمان کامل ہے۔ رہا **عمل**۔ تو وہ ظاہر ہے تفصیل کی کوئی ضرورت نہین

اور ہمارے بیان کی موئید وہ روایت بھی ہوسکتی ہے جسکو محمد بن اسمعیل وزاق نے اپنی کتاب الامالی مین ذکر کیا ہے اور عسکری نے کتاب المواعظ مین اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین حضرت علیؑ سے فرمایا آپ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کوئی سورہ یا آیت نازل ہوتی تھی۔

اواكثر زادت المؤمنين ايمانا وخشوعا وتهتهم فانهم اخرجه محمد بن اسمعيل الوراق فی اماليه والعسكری

فی المواعظ وابن مردويه فی تفسيره وسنده حسن قاله السيوطی وكذا الحديث الالهی المسلسل بالائمة

العشرة الكمل فی فضل الايمان انما هو ناظر ظاهر فی عدم دخول العمل فی اصل الايمان و

سيرؤی ان شاء الله تعالی **فضل الايمان الاكمل** قال الله المتعال بعد قوله اولئك هم

المؤمنون حقا لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم (وعن) قبيصة بن جابر

الاسدی قال قام رجل الی علی فقال يا امير المؤمنين ما الايمان قال الايمان علی اربع دعائم

علی الصبر واليقين والجهاد والعدل فالصبر علی اربع شعب علی الشوق والشفقة والزهادة

والترقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن

ابصر بالدنيا تهاون بالمصيبات ومن ارتقب الموت سارع الی الخيرات واليقين علی اربع شعب

علی تبصرة الفطنة وتأول الحكمة وموعظة العبرة وسنة الاولين فمن تبصر فی الفطنة تأول الحكمة

ومن تأول الحكمة عرف العبرة ومن عرف العبرة فكانما كان فی الاولين والعدل علی اربع شعب

علی غائص الفهم وزهرة العلم وشريعة الحكم وروضة الحلم فمن فهم فسر جميع العلم ومن علم

عرف شرائع الحكم ومن حكم ورد روضة الحلم ومن حلم لم يفرط امره وعاش فی الناس وهو فی راحة والجهاد علی اربع شعب

ای لم یضیعه ۱۲

امر بمعروف ونهی عن المنكر والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقين فمن امر بالمعروف

شد ظهر المؤمن ومن نهی عن المنكر ارغم انف المنافق ومن صدق فی المواطن قضی ما عليه

تومومنین کے ایمان کوزیادہ کرتی تھی اورانکو برائیوں سے روکتی تھی پس وہ باز رہتے تھے۔ اسکی سند حسن ہی چنانچہ سیوطی نے کہا ہی۔ اور اسی طرح سے حدیث قدسی مسلسل ہی الحمۃ عشر جو آئندہ فضل الایمان مین ذکر کیجائیگی۔ ایمان مین عمل داخل نہ رہنے پر بخوبی دلالت کرتی ہے۔

ایمان اکمل کی فضیلت

قال اللہ تعالیٰ لہم درجات عند ربہم ومغفرۃ ورزق کریم۔ خداوند تعالیٰ نے (اعلیٰ درجہ کے ایمان والونکی فضیلت مین) فرمایا ہے کہ اُنکے لئے درجے ہین اونکے پروردگار کے پاس اور بخشش ہی اور روزی عزت کی۔ اور روایت کیا ہی ابن ابی الدنیا نے کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مین اور لالکائی نے کتاب السنہ مین۔ اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین قبیصہ بن جابر اسدی سے کہا کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ ایمان کیا ہے فرمایا کہ ایمان کے چار ستون ہین۔ صبر۔ یقین۔ جہاد۔ عدل۔ پہر صبر چار شاخون پر ہے۔ شوق۔ خوف۔ زہد۔ انتظار۔ پس جو شخص جنت کا شوق رکھے وہ خواہشات نفسانی سے بے پروا ہوجاتا ہی اور جو کہ دوزخ سے خوف کرے حرام چیزون سے توبہ کرتا ہی اور جو دنیا کو بخوبی دیکھے گا وہ دنیوی مصیبتون کو آسان سمجھیگا۔ اور جو موت کا منتظر رہیگا نیکیونکی طرف جلدی کرے گا۔ اور یقین چار شاخون پر ہے۔ بصیرت و فطانت۔ اور حکمت پر عمل کرنا۔ اور امور عبرت سے نصیحت لینا۔ اور طریقہ سلف۔ پس جو شخص بصیرت حاصل کرے وہ حکمت کی باتون پر عمل کرتا ہی۔ اور جس نے امور حکمت پر عمل کیا اوسنے عبرت کو جان لیا۔ اور جس نے عبرت کو پہچانا گویا کہ وہ سلف مین سے ہوگیا۔ اور انصاف کی چار شاخین ہین۔ کمال فہم۔ وفور علم۔ طریقۂ حکم۔ باغ حلم۔ جسنے فہم پایا تمام علم اوسپر منکشف ہوا۔ اور جو علم سے بہرہ مند ہوا اوسنے طریقہ حکم کو پہچان لیا اور جو شخص کہ طریقہ حکم کو پہچان لیا وہ باغ حلم مین داخل ہوگیا۔ اور جو حلم والا ہوا اوس نے اپنے کام مین نقصان نہین کیا۔ اور وہ لوگون مین براحت تمام زندگی بسر کرے گا۔ اور جہاد کی بھی چار شاخ ہین۔ امر معروف۔ نہی منکر۔ راستی۔ مخالفت فاسقین۔ پس جس نے امر معروف (یعنے نیکی کا حکم) کیا وہ مسلمانون کا پشت و پناہ ہوا۔ اور جس نے نہی منکر (یعنے گناہ سے منع) کیا۔ اوس نے منافقون کے چہرہ کو خاک آلود کیا۔ اور جس نے راست گوئی اختیار کی اوس نے ادائی واجبات سے سبکدوشی حاصل کی۔

ومن شنأ الفاسقين وغضب لله غضب الله له فقام السائل عند هذا فقبّل رأس علی اخرجه
ابن ابی الدنيا فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واللالکائی فی السنة وابن عساکر فی تاريخ دمشق
ورواه البيهقی مختصراً عن العلاء بن عبد الرحمن الی آخر الجملة الاولی و(عن) خلاس
ابن عمرو قال کنا جلوساً عند علی بن ابی طالب اذ اتاه رجل من خزاعة فقال يا امير المؤمنين
هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ينعت الاسلام قال نعم سمعت رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم يقول بنی الاسلام علی اربعة ارکان علی الصبر واليقين والجهاد والعدل
وللصبر اربع شعب الشوق والشفقة والزهادة والترقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات
ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن زهد فی الدنيا تهاون بالمصيبات ومن ارتقب
الموت سارع فی الخيرات ولليقين اربع شعب تبصرة الفطنة وتأول الحکمة ومعرفة العبرة
واتباع السنة فمن ابصر الفطنة تأول الحکمة ومن تأول الحکمة عرف العبرة ومن عرف العبرة
اتبع السنة فمن اتبع السنة فکانما کان فی الاولين وللجهاد اربع شعب الامر بالمعروف و
النهی عن المنکر والصدق فی المواطن وشنأن الفاسقين فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن
ومن نهی عن المنکر ارغم انف المنافقين ومن صدق فی المواطن قضی الذی عليه واحرز دينه
ومن شنأ الفاسقين فقد غضب لله ومن غضب لله يغضب الله له وللعدل اربع شعب غوص
الفهم وزهرة العلم وشرائع الحکم وروضة الحلم فمن غاص الفهم فسر جمل العلم ومن رعى

اور جس نے بدکاروں سے بغض رکھا اور صرف اللہ کے واسطے غصہ ہوا۔ اوسکے لئے خداوند تعالےٰ (اوسکے دشمنوں پر) غضبناک ہوتا ہے۔

اس کلام کے تمام ہوتے ہی وہ شخص اوٹھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔

اِس روایت کو بیہقی نے بھی علاء بن عبد الرحمٰن سے نقل کیا ہے لیکن مختصراً۔ اوسمین صرف پہلا جملہ مذکور ہے۔

اسکی ہم مضمون اور ایک روایت مرفوع [۵۲] ہے جسکو ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علی سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسی روایت کو حارث نے بھی حضرت علیؑ سے مرفوعاً بالاختصار روایت کیا ہی۔ اور قبیصہ بن جابر اور علاء عبد الرحمٰن نے حضرت علیؓ کے قول سے۔

---

[۵۲] آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ۱۲

زهرة العلم عرف شرائع الحكم ومن عرف شرائع الحكم ورد روضة الحلم ومن ورد روضة الحلم لم يفرط في امره وعاش في الناس وهو في راحة اخرجه ابو نعيم في الحلية وقال كذا رواه خلاس بن عمرو مرفوعا ورواه الحارث عن علي مرفوعا مختصرا ورواه قبيصة بن جابر عن علي من قوله ورواه العلاء بن عبد الرحمن عن علي من قوله

فضل الايمان المجمل بل الاجمل

قال الله المتعال في سورة الحديد[1] (والذين امنوا بالله ورسله اولئك هم الصديقون) وقال في سورة التوبة (وعد الله المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهر خالدين فيها ومساكن طيبة في جنات عدن ورضوان من الله اكبر ذلك هو الفوز العظيم) وقال في سورة الفتح (ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهر خالدين فيها ويكفر عنهم سيئاتهم وكان ذلك عند الله فوزا عظيما) قال[2] الحافظ البلاذري حدثنا الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر ابو السيد المحجوب امام عصره بمكة قال ثني علي بن محمد النقي قال ثني ابي محمد بن علي قال ثني ابي علي بن موسى الرضي قال ثني ابي موسى بن جعفر الكاظم قال ثني ابي جعفر بن محمد الصادق قال ثني ابي محمد بن علي الباقر قال ثني ابي علي بن الحسين زين العابدين قال ثني ابي الحسين بن علي سيد الشهداء ثني ابي علي بن ابيطالب سيد الاولياء قال ثني محمد بن عبد الله سيد الانبياء صلى الله عليه وآله وسلم قال ثني جبريل سيد الملائكة قال قال الله سيد السادات اني انا الله لا اله الا انا من اقر لي بالتوحيد دخل حصني ومن دخل حصني امن عذابي ورواه من جهة البلاذري الحافظ العلامة مسند نيسابور ابو طاهر محمد بن احمد محمش الزيادي فالحافظ ابو صالح احمد بن

[1] ثبوت فضل الايمان من هذه الآيات من حيث ان الحكم على المشتقات دال على ان ماخذها علة الحكم فافهم ۱۲ منه

[2] قال علي القاري في شرح الحصن الحصين وقد شرحه الشيخ احمد الغزالي اخو حجة الاسلام في غاية من النظام على طريق السادة الكرام هذا ۱۲ منه مد ظله

(المعنون بالمسلسل بالخلفاء العشرة المسمى بسلسلة الاصفياء)

ایمان مجمل کی فضیلت

فرمایا خداوند تعالیٰ نے سورہ حدید مین ۔ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولٓئک ہم الصدیقون ’’ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اللہ پرا ور اللہ کے رسولون پر وہی سچے ہین ‘‘ اور فرمایا سورۂ توبہ مین ’’ وعدہ فرمایا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو بہشتون کا جنکے نیچے نہرین بہتی ہین وہ ہمیشہ اوس مین رہین گے ۔ اور جنات عدن مین پاکیزہ گہر دنیگا ۔ اور رضا مندی اللہ کی طرف سے بڑی (چیز) ہے ۔ یہی بڑی کامیابی ہے ‘‘ اور فرمایا سورۂ فتح مین ’’ تاکہ داخل کرے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتونکو بہشتون مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین ۔ ہمیشہ رہین گے اونمین ۔ اور دور کرے اونسے اونکی بُرائیان اور ہے یہ نزدیک اللہ کے بڑی کامیابی ‘‘

کہا حافظ بلاذری نے بیان کیا ہمسے مکۂ مبارکہ مین امام وقت باپ سید محجوب[۵۱] کے حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر نے کہا بیان کیا مجھسے علی بن محمد تقی نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد بن علی تقی نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی بن موسیٰ رضا نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ موسیٰ بن جعفر کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر بن محمد صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد بن علی باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی بن حسین زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی سید الشہداء نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی[۵۲] بن ابیطالب سید الاولیاء نے ۔

---

۵۱ یعنے امام محمد بن حسن جنکے محجوب ہونے کا واقعہ مشہورہ یہ ہے کہ آپ بعمر پنج سالگی موضع (سُرّ من راٰے) مین ایک غار کے اندر تشریف فرما ہوے اور غائب ہو گئے تھے ۱۲

۵۲ مخفی نہ رہے کہ اس روایت مین دس ائمہ اہل بیت مسلسلاً راوی ہین ۱۲

عبد الملك النيسابوري المؤذن ثم المحدث ابو طاهر عبد السلام بن ابي الربيع الحنفي ثم المحدث سعيد

الدين محمد بن مسعود الفارسي الكازروني ثم الحافظ ابن الجزري في اسنى المطالب وغلط في سند

الائمة بعض من دون الحافظ ابي صالح ممن ليس من اهل المعرفة والمسطر هو المحرر قال ابن الجزري

كذا وقع هذا الحديث بهذا السياق من المسلسلات السعيدية والعهدة فيه على البلاذري (قلت)

هو احد الرواة الثقات في مصره بل احد الحفاظ الايقاظ في عصره المسن المحسن قال الحافظ ابو عبد الله

الحاكم في تاريخ نيسابور كان واحد عصره في الحفظ والوعظ وكان يكثر المقام بنيسابور يكون له في

كل سبوع مجلسان عند شيخي البلد ابي الحسن الحجي وابي نصر العبدوي وكان شيخنا ابو علي الحافظ

ومشائخنا يحضرون مجالس وعظه ويفرحون بما يذكره على رؤس الملاء من الاسانيد ولم ارهم غمزوه

قط في اسناد او اسم او حديث سمع محمد بن ايوب البجلي وتميم بن محمد الحافظ وعبد الله بن محمد

بن محمد بن شيرويه وطبقتهم بخراسان والعراق وكتب بمكة عن امام اهل البيت ابي محمد الحسن بن علي

ابن علي بن موسى الرضى وخرج صحيحا على وضع كتاب مسلم وقال الحافظ ابو سعد ابن السمعاني

في كتاب الانساب كان حافظا فهما عارفا بالحديث ثم ذكر سماعه من جماعة من ائمة الصناعة

بطوس ونيسابور والري وبغداد وذكر كلام الحاكم وقال الحافظ الذهبي في طبقات الحفاظ في ترجمة

الامام الحافظ البارع الطوسي البلاذري الواعظ ثم ذكر كلام الحاكم مختصرا فليس السند ولا المسند

مما ينتقد واخرج ابو نعيم في حلية الاولياء فالسلفي وابن عساكر وابن النجار عن ابي الصلت ثنا

پھر اونکے واسطہ سے محدث ابو طاہر عبدالسلام بن ابی الربیع حنفی نے پھر اُنکے واسطہ سے محدث سعیدالدین محمد بن مسعود فارسی گازرونی نے پھر اُنکے واسطہ سے ابن الجزری نے اسنے المطالب مین۔

اِن راویون مین سے ابو صالح کے نیچے والے بعض راویون نے۔ (جو اہل معرفت حدیث نہین ہین) ائمہ کے نامون مین کچھ غلطی بھی کی ہے۔ اور ٹھیک وہی اسناد ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

ابن جزری بطور جرح کہتے ہین کہ یہہ حدیث مسلسلات[۵۱] سعیدیہ مین یون ہی آئی ہے۔ اور اسکا ذمہ بلاذری پر ہے واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون۔ بلاذری کے حق مین کسی طرح کا وہم بجائے خود نہین ہوسکتا۔ وہ اسپنے شہر کے نہایت ثقہ راویون مین سے ہین بلکہ حفاظ الفاظ مین یگانۂ وقت شمار کئے جاتے ہین چنانچہ حاکم نے تاریخ نیشاپور مین اونکی نسبت لکھا ہے کہ وہ حفظ حدیث اور وعظ مین یکتاے وقت تھے نیشاپور مین اکثر اقامت پذیر رہتے تھے۔ اور ہر ہفتہ مین دو مرتبہ شیخ ابوالحسن لحمی و شیخ ابونصر عبدوی کے یہان اُنکے وعظ کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی۔ حافظ ابو علی اور دوسرے ہمارے اساتذہ حاضر مجالس وعظ ہوتے تھے اور اونکے اسانید جودۂ املا کو کرکے مسرور ہوتے تھے ہمنے کبھی کسی شیخ کو اُنکی بیان کی ہوئی حدیث یا نام یا سند مین طعن کرتے نہین دیکھا۔ اُنہون نے محمد بن ایوب بجلی سے اور حافظ تمیم بن محمد سے اور عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے اور اونکے ہم طبقہ دوسرے اوستادون سے خراسان عراق مین تلمذ حاصل کیا ہے۔ اور مکۂ مبارکہ مین حضرت امام اہل بیت حسن عسکری[۵۲] سے ملاقی ہوکر حدیثین لکھ لی ہین ۔

اور اُنہون نے صحیح مسلم کی وضع پر ایک صحیح لکھی ہے ۔

اسیطرح حافظ ابوسعد ابن سمعانی نے کتاب الانساب مین بلاذری کی تعریف بدین الفاظ کی ہے کہ وہ حافظ حدیث نہایت فہیم و عالم علم حدیث ہین اور طوس و نیشاپور و ری و بغداد مین ایک جماعت ائمۂ حدیث سے سنی ہے۔ اور حاکم کے قول کو بھی اُنہون نے نقل کیا ہے۔

اور حافظ ذہبی نے طبقات الحفاظ مین اونکو بوصف امام حافظ کامل طوسی بلاذری واعظ ذکر کیا ہے پھر کلام حاکم کو بھی مختصراً نقل کیا ہے الغرض سند و متن حدیث ہر دو محل شبہ یا محتاج تنقیح نہین ہین۔

---

[۵۱] مصنفہ محدث سعیدالدین گازرونی ۱۲ [۵۲] ہم اسبات پر افتخار کرسکتے ہین کہ خاص اہل سنت ہی کے ایک محدث صاحب تصنیف نے امام حسن عسکری سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے۔ اور آپ سے حدیث سنی ہے ۔ یہ شرف اورون کو نصیب نہ ہوا ۔ ۱۲

علی بن موسیٰ الرضیٰ ثنی ابی موسیٰ بن جعفر ثنی ابی جعفر بن محمد ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن الحسین قال ثنی ابی الحسین بن علی ثنی علی بن ابی طالب ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبریل علیہ السلام قال قال اللہ عزوجل انی انا اللہ الذی لا الٰہ الا انا فاعبدونی یا عبادی فمن جاءنی منکم بشھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ بالاخلاص دخل فی حصنی ومن دخل فی حصنی امن من عذابی قال ابو نعیم ھذا حدیث ثابت مشہور بھذا الاسناد من روایۃ الطاھرین عن آبائھم الطیبین علیھم السلام وکان بعض سلفنا من المحدثین اذا روی بھذا الاسناد قال لو قرئ ھذا الاسناد علی مجنون لافاق قال ابو علی احمد بن علی الانصاری ای راویہ عن ابی الصلت وقال لی احمد بن رزین سالت الرضیٰ عن الاخلاص فقال طاعۃ اللہ عزوجل ای طوعا ورغبۃ الی اللہ لاخوفا ورھبۃ من خلق اللہ وعزی للشیرازی عن علی رفعہ قال اللہ تعالیٰ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی ولابن النجار عن علی رفعہ قال اللہ تعالیٰ لا الٰہ الا اللہ کلامی وانا ھو فمن قالھا دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی وقولہ تعالیٰ من اقرلی بالتوحید ای کما جاء بہ امتہ رسولی ان بلغہ خبرہ انہ رسولی **وقال** اعظم الفقھاء الاربعۃ ابو حنیفۃ فی الفقہ الاکبر والایمان ھو الاقرار والتصدیق وقال فی الوصیۃ الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والاقرار وحدہ لا یکون ایمانا لانہ لو کان ایمانا

(ولا یخفی علی اهل الانصاف ان فی هذا الاسناد اهل البیت الاطهار وما معنی من خلاص خواص اهل السنۃ المبنیۃ علی اختصاص العقیدۃ من دون تقیۃ شقیۃ فی هؤلاء الائمۃ النقیۃ التقیۃ ۱۲ منہ)

اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں پھر سلفی و ابن عساکر و ابن نجار نے ابو الصلت سے کہا بیان کیا ہمسے علی رضا نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ موسیٰ کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی نے کہا بیان کیا مجھسے علی بن ابیطالب نے کہا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام سے سنا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے بیشک میں ہی خدا ہوں۔ عبادت کے لائق میرے سوا کوئی نہیں سو اے میرے بندو میری ہی عبادت کرو۔ پس تم میں سے جس شخص نے گواہی دی اخلاص کے ساتھ۔ اس بات کی کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے وہ میری پناہ میں آگیا اور جو میری پناہ میں آگیا میرے عذاب سے امن پایا۔ کہا ابو نعیم نے کہ یہہ حدیث اس اسناد سے (جو بروایت ائمہ اطہار اور انکے آبا رعلیہم السلام سے مروی ہی) ثابت و مشہور ہے۔ اور ہمارے بعض محدثین سلف جس وقت اس سند سے حدیث روایت کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اگر یہہ اسناد کسی مجنون پر پڑہی جاے تو اچھا ہو جاے۔

اور امام رضا نے لفظ اخلاص کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ کی اطاعت یعنی اقرار توحید خالص اللہ کے لئے ہو نہ کہ خلق اللہ کے خوف سے۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے حضرت علی سے مرفوعاً یعنی آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا خداے تعالیٰ نے بیشک میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ جس نے میری توحید[۱] کا اقرار کیا میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امن پایا۔

اور ابن نجار کی روایت ہی حضرت علیؓ سے مرفوعاً کہ فرمایا خداوند تعالیٰ نے لا الٰہ الا اللہ میرا کلام ہے اور میں وہی (اللہ) ہوں۔ سو جس شخص نے یہہ کلمہ کہا میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امن پایا۔

اعظم فقہاء اربعہ حضرت امام ابو حنیفہ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ ایمان اقرار اور تصدیق کا نام ہے۔ اور کتاب الوصیۃ میں فرمایا ہی کہ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہی محض اقرار ایمان نہیں ہوتا اگر ہوتا سب منافق مومن ہوتے۔

---

[۱] اس فرمان الٰہی میں وہی توحید مقصود ہے کہ انبیاء اللہ علیہم السلام کی وساطت سے جسکی تعلیم ہوتی ہے۔

لكان المنافقون كلهم مؤمنين وكذلك المعرفة وحدها اى مجرد التصديق لايكون ايمانا

لانها لوكانت ايمانا لكان اهل الكتاب كلهم مؤمنين قال الله تعالى فى حق المنافقين والله

يشهد ان المنافقين لكاذبون اى فى دعوٰهم الايمان حيث لاتصديق لهم وقال فى حق

اهل الكتاب الذين اٰتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم انتهى ؛ **فرض**

الايمان الاجمل فالمجمل قال الله المتعال (اٰمنوا بالله ورسوله)

ولابن جرير فى التفسير عن على قال الايمان منذ بعث الله اٰدم شهادة ان لا اله الا الله و

الاقرار بما جاء من عند الله لكل قوم ما جاءهم من شريعة ومنهاج ولايكون المقر تاركا

ولكنه مضيع وقال الله المتعال (ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن

البر من اٰمن بالله واليوم الاٰخر والملٰئكة والكتاب والنبيين) وقال (اٰمن الرسول بما

انزل اليه من ربه والمؤمنون كل اٰمن بالله وملٰئكته وكتبه ورسله) الى قوله واليك

المصير وقال تعالى (ياايها الذين اٰمنوا اٰمنوا بالله ورسله والكتاب الذى نزل على رسوله

والكتاب الذى انزل من قبل ومن يكفر بالله وملٰئكته وكتبه ورسله واليوم الاٰخر

فقد ضل ضلالا بعيدا) قال ابوداؤد الطيالسى فى مسنده انبانا شعبة عن منصور

عن ربعى بن حراش عن على بن ابى طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم

لايؤمن عبد حتى يؤمن باربع يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله بعثنى بالحق ويؤمن

ایسے ہی صرف معرفت قلبی یعنے تصدیق محض بھی ایمان نہین ہو سکتی ورگرنہ سب اہل کتاب مومن ہوتے ۔ منافقین کی نسبت خدا تعالی کا ارشاد ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافقین البتہ جھوٹے ہین ۔ یعنے اپنے ایمان کے دعوی مین ۔ کیونکہ سچے دل سے نہین کہتے ۔ اور اہل کتاب کے حق مین ارشاد ہوتا ہے کہ جنکو ہمنے کتاب دی ہے وہ جسطرح اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین اُسیطرح ہمارے رسول کو بھی پہچانتے ہین ۔

بیان ایمان اجمل

فرمایا خداوند تعالی نے (آمنوا باللہ و رسولہ) ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر ۔

روایت کیا ہے ابن جریر نے اپنی تفسیر مین علی مرتضےؓ سے کہ فرمایا آپنے ۔ جیسے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو مبعوث کیا اُسوقت سے ایمان کے یہی معنی لئے جاتے ہین کہ ایمان گواہی دینا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سواے کوئی لائق عبادت کے نہین ہے اور اقرار کرنا ہے حکم شریعت و طریقت کا جو ہر قوم کے لئے خدا کیطرف سے نازل ہوا ہوا ور ایمان کا محض اقرار کرنیوالا (یعنی بغیر عمل کے) تارک ایمان نہین ہے البتہ اُسکا ایمان ناقص ہے ۔ اور فرمایا خداوند تعالی نے "نیکی یہی نہین ہے کہ منہ کرلو تم مشرق و مغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوسی شخص کی ہے جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور کتاب اور نبیون پر ایمان لایا" اور نیز ارشاد ہے کہ "ایمان لائے پیغمبر ساتھ اُس کتاب کے جو اُنکے پروردگار کیطرف سے اونپر اُتاری گئی اور مسلمان (لوگ بھی) یہ سب اللہ پر اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے پھر بندونکی جانب سے حکایۃً ارشاد ہوتا ہے اور تیرے ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے" اور نیز فرمایا "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خوب ہی ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور اُس کتاب پر جو (قرآن سے) پہلے اُتاری اور جو منکر ہوا اللہ کا اور اُسکے فرشتون کا اور اُسکی کتابونکا اور اُسکے رسولونکا اور روز آخرت کا تو وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا"

ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے علیؓ سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بندہ صاحب ایمان نہین ہوتا جبتک کہ وہ چار چیزون پر ایمان نہ لاوے ۔ گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہے ۔ و نیز یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے ۔ اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر ۔ اور ایمان لاوے تقدیر پر ۔

یہ روایت ابو داؤد طیالسی کی جہت سے جامع ترمذی مین بھی آئی ہے ۔

بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر وعن ابي داؤد اخرجه الترمذي
في جامعه عن محمود بن غيلان عنه فقوله ويؤمن بالموت ويؤمن بالبعث اي يكون ايمانه بالموت مقرونا
بالايمان بالبعث فان كثيرا من الكفار لا يؤمنون بالبعث ويزيده وضوحا الرواية الآتية وانه ميت ثم مبعوث
من بعد الموت وفيه ايضا انه لا بد من الموت قبل البعث وان طالت الحيوة فافهم ولا تتوهم وقال احمد في المسند
ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة فذكره به لا يؤمن عبد حتى يؤمن باربع حتى يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله
بعثني بالحق ويؤمن بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر وكذا اخرجه
عثمان بن ابي شيبة وجعفر الفريابي في القدر وابن ماجة وابو يعلى والحاكم هكذا رواه
الطيالسي وغندر عن شعبة به وكذا رواه جرير وزائدة وشريك عن منصور به وجعله
الترمذي اصح من حديث النضر بن شميل عن شعبه عن منصور عن ربعي عن رجل عن
علي قال وهكذا روى غير واحد عن منصور عن ربعي عن علي وعليه البغوي وقال احمد
ثنا وكيع ثنا سفيان عن منصور عن رجل عن علي وهي دون الرجل سلسلة الائمة وكذا
رواه البغوي عن يعلى بن عبيد وعبيد الله بن موسى وابي نعيم عن سفيان زاد عبيد الله
خيره وشره وسفيان عن منصور اصح من غيره عنه كما ذكره ابن المبارك وكذا روى
جعفر الفريابي عن عبد الله وعثمان ابني ابي شيبة عن ابي الاحوص سلام بن سليم
عن منصور عن ربعي عن رجل من بني اسد عن علي رفعه اربع لن يجد احد طعم الايمان

اس حدیث مین ویومن بالموت ویومن بالبعث کا جو حکم ہے اوس سے مقصود یہ ہے کہ ایمان بالموت کے ساتھ ایمان بالبعث بھی مقرون رہے یعنے جیسا کہ انسان کو مرنے کا یقین ہوتا ہے ویساہی مرنے کے بعد زندہ ہونیکا بھی یقین چاہیے کیونکہ اکثر کفار موت کے بعد زندہ ہونے سے منکر ہین۔ اور اس مضمونکی وضاحت روایت مابعد سے ہوتی ہے کہ اوسمین وانہ میت ثم مبعوث من بعد الموت مذکور ہے۔

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانکی عمر کیسی ہی دراز کیون نہو مگر اوسکو موت لابدی ہے۔

امام احمد نے اپنی سند مین محمد بن جعفر سے روایت کیا ہے کہ کہا اونہون نے کہ بیان کیا ہمسے شعبہ نے اوسی سند سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک کہ چار چیزونکا یقین نکرے۔ گواہی دے اسبات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین ہے اور نیز یہ کہ مین خدا کا رسول ہون بھیجا ہے اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر۔ اور ایمان لاوے تقدیر پر"۔

ونیز روایت کیا ہے اس حدیث کو اسیطرح سے عثمان بن ابی شیبہ نے۔ اور جعفر فریابی نے (کتاب القدر مین) اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور حاکم نے اور ایساہی روایت کیا ہے اسکو جریر و زائدہ و شریک نے منصور سے بسند مذکور۔ اور ترمذی نے اس سند کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے بہ نسبت روایت نضر بن شمیل کے شعبہ سے اور وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ربعی سے وہ ایک شخص سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ ترمذی نے کہا کہ ایساہی روایت کیا ہے کئی راویون نے منصور سے وہ ربعی سے وہ حضرت علی (بلا واسطہ) اور امام بغوی اسی طرح ذکر کیا ہے اسپر متفق ہین اور امام احمد کی دوسری روایت یون ہے کہ بیان کیا ہمسے وکیع نے کہا بیان کیا ہمسے سفیان نے منصور سے وہ ایک شخص سے وہ حضرت علیؓ سے۔ اور اس سند مین سوائے شخص مذکور سب راوی ائمہ ہین مسلسل۔ اسیطرح سے (بالواسطہ) بھی بغوی نے یعلی بن عبید سے اور عبید اللہ بن موسیٰ سے اور ابو نعیم سے روایت کیا ہے اور یہ سب روایت کرتے ہین سفیان سے الخ عبید اللہ کی روایت مین خیرہ و شرہ کا لفظ بھی ہے۔ اور سفیان کی روایت منصور سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے بہ نسبت اوس روایت کے کہ سوائے سفیان کے کسی اور نے منصور سے روایت کیا ہو جیسا کہ ابن المبارک نے ذکر کیا ہے۔

اور ایساہی روایت کیا ہے جعفر فریابی نے ابی شیبہ کے دونون فرزندون عبد اللہ اور عثمان سے وہ ابو الاحوص سلام بن سلیم سے وہ منصور سے وہ ربعی سے وہ قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص سے وہ علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "چار رکن ہین کہ بدون اونکے اعتقاد کے کسی کو ایمان کا ذائقہ حاصل نہین ہوتا۔

حتی یؤمن بھن ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق وانہ
میت ثم مبعوث من بعد الموت ویؤمن بالقدر کلہ وکذا روی الفریابی عن عبید اللہ
بن معاذ عن ابیہ عن شعبۃ والحاصل ان شعبۃ فی روایۃ الطیالسی وعندؔ رواہ عن منصور
عن ربعی عن علی وکذا رواہ جریر وزائدۃ وشریک عن منصور ورواہ شعبۃ فی روایۃ النضر
ابن شمیل ومعاذ بن معاذ عن منصور عن ربعی عن رجل عن علی وکذا رواہ سفیان وسلام
ابن سلیم عن منصور وزیادۃ الثقۃ مقبولۃ فکیف بزیادۃ الثقات وھو من باب المزید
فی متصل الاسانید فیحمل علی ان ربعیا سمعہ اولا من رجل عن علی ثم سمعہ من علی فرواہ
مرۃ کذا وتارۃ کذا کما وعاہ ایتاء کل ذی حق حقہ وان کان لم یسمعہ الا من الرجل فالرجل
وان جھل فللحدیث متابعات وشواھد ھو بھا متعاضد فقولہ علیہ السلام بعثنی بالحق
یتضمن الایمان بکل ما جاء بہ ومنہ الایمان بالملائکۃ والکتب والرسل وسیؤثر
من خبر اخر ان شاء اللہ تعالی وھذہ الاحادیث صریحۃ فی ان الایمان ھو الایقان
بالشھادۃ لا یدخل فیہ العمل وانما العمل من الاسلام کما یرشد الیہ قولہ تعالی

قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم
ویشھد بہ حدیث جبریل علیہ السلام وھو اعظم حجۃ فی الملۃ وحدیث احمد وابن
مردویہ بسند صحیح والبزار وابی یعلی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توحید باری تعالیٰ کے تصدیق رسالت یقین اسباب کا کہ ہر شخص کو مرنا اور اسکے بعد پھر زندہ ہونا حق ہے اعتقاد اس امر کا کہ جملہ امور تقدیر الٰہی سے متعلق ہیں اور اسکے مطابق ہی وقوع پذیر ہوتے ہین

فریابی نے اسکو عبید اللہ بن معاذ سے بھی روایت کیا ہی وہ اپنے باپ سے اور وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین —

خلاصہ کلام یہ کہ طیالسی و غندر کی روایت مین شعبہ نے روایت کیا ہی منصور سے وہ ربعی سے وہ بلا واسطہ حضرت علی سے جیسا کہ جریر و زائدہ و شریک نے منصور سے روایت کیا ہی۔ اور نضر بن شمیل و معاذ بن معاذ کی روایت مین شعبہ راوی ہین منصور سے وہ ربعی سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت علی سے جیسا کہ روایت کیا ہی سفیان و سلام بن سلیم نے منصور سے ۔

اور یہ مسلم ہی کہ ایک ثقہ راوی اگر کوئی بات زیادہ بیان کرے تو وہ مقبول ہوتی ہی۔ چہ جائیکہ چند ثقات نے اوس زیادتی کو بیان کیا ہو۔ اور اصطلاح محدثین مین اس قسم کی سند کو المزید فی متصل الاسانید کہتے ہین —

پس یہ اختلاف اس بات پر محمول ہوگا کہ ربعی نے اولاً ایک شخص کے واسطہ سے سنا۔ پھر اوسی حدیث کو بلا واسطہ حضرت علی سے سنا۔ اسلئے کبھی بالواسطہ روایت کیا اور کبھی بلا واسطہ اور اگر بالفرض ربعی نے سوائے اوس شخص کے اور کسی سے نہ سنا ہو اور وہ شخص مجہول الحال ہو تو بھی اوسکے لحاظ سے اس سند مین ضعف اسلئے نہین آسکتا کہ اور شواہد و متابعات سے اسکی تقویت ہوئی ہے —

مخفی نہ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک "بعثنی بالحق" مین اون جملہ امور کا ایمان شامل ہی جنکو آپ اللہ کے پاس سے لائے ہین۔ فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا اسی مین داخل ہی۔ اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون کی دوسری حدیث بھی ذکر کیجائیگی ۔

الغرض یہ احادیث صراحۃً دلالت کرتی ہین کہ ایمان کے معنی الوہیت و نبوت پر دل سے اعتقاد کرنیکے ہین عمل کو اوسمین کچھ دخل نہین اسلام مین البتہ عمل داخل ہی جیسا کہ آیت شریفہ قالتِ الاعرابُ سے واضح ہوتا ہی۔ یعنے اعرابی لوگ اپنا ایمان جتاتے ہین کہدو (اونسے اے نبی کریم) کہ ہنوز ایمان تمہارے دلونمین جاگیر نہین ہوا البتہ اسلام کا دعوی کرو تو بجا ہے خود ہوگا" اور حدیث جبرئیل علیہ السلام اسپر شاہد ہی جسمین ایمان و اسلام و احسان کا سوال اور ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تفسیر مذکور ہی جو حدیث اسلام کی بہت بڑی حجت ہی۔ و نیز وہ حدیث جسکو امام احمد نے اور ابن مردویہ نے (بسند صحیح) اور بزار اور ابو یعلی نے انس رضی سے روایت کیا ہے ۔

قال الاسلام علانية والايمان فى القلب ثم يشير بيده الى صدره ثلث مرات الحديث ولاسحق بن راهويه وعبد بن حميد فى تفسيرهما عن عكرمة قال سئل الحسن مقبله من الشام عن الايمان فقرأ (ليس البران تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من أمن بالله واليوم الأخر والملئكة والكتب والنبيين وأتى المال على حبه ذوى القربى واليتمى) الأية وكذا روى مجاهد مرسلا عن النبى صلى الله عليه وأله وسلم ان اباذر سأله عليه السلام عن الايمان فقرأ الاية اخرجه عبد الرزاق فى تفسيره واسحق وعبد وروى عنه عليه وأله السلام من وجه أخر متصلا عن القاسم بن عبد الرحمن جاء رجل الى ابى ذر فقال ما الايمان فتلا عليه هذه الأية فقال ليس عن البر سألتك فقال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وأله وسلم فسأله عما سألتنى فقرأ عليه هذه الأية (الحديث) اخرجه اسحق وعبد وابن مردويه وأخرج ابن ابى حاتم والحاكم وصححه عن ابى ذر انه سأل رسول الله صلى الله عليه وأله وسلم عن الايمان فتلا هذه الأية ثم سأله فتلاها ثم سأله فتلاها (الحديث) ومعناه ان الايمان هو الايقان بما ذكر ولكنه مقرون بالعمل بما امر وانه البر والايمان الاكمل ومن هنا قال ابو ميسرة من عمل بهذه الأية فقد استكمل الايمان اخرجه وكيع وابن ابى شيبة

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کا تعلق ظاہر سے ہے اور ایمان کا دل سے پھر آپنے تین مرتبہ اپنے سینہ مبارک کیطرف اشارہ کیا"۔ الخ

اور روایت کیا ہے اسحٰق بن راہویہ اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر وں مین عکرمہ سے کہا کہ جسوقت امام حسن بصری شام سے تشریف لائے تو آپسے پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے آپنے اوسکے جواب مین یہ آیت پڑہی لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیہ "نیکی یہی نہین ہے کہ منہ کرو تم مشرق و مغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوس شخص کی ہے جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور کتاب اور نبیون پر ایمان لایا اور اپنے مال کو باوصف مرغوب ہونے کے قرابتدارون اور یتیمون کو دیا"

اور ایسا ہی مجاہد نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حقیقت پوچھی سو حضرت نے بھی جواب مین یہی آیت پڑہی۔

اِس حدیث کو عبد الرزاق نے (اپنی تفسیر مین) اور اسحق اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

اور یہی حدیث بواسطہ قاسم بن عبد الرحمن کے متصلاً یون مروی ہے کہ ایک شخص ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایمان کیا ہے تو اونہون نے یہ آیت پڑہی اوسنے کہا کہ مین آپسے نیکی کو نہین پوچھتا ہون ابو ذر رض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اور اوسنے آپسے یہی سوال کیا جو تمنے مجھسے کیا سو حضرت نے بھی یہی آیت پڑہی تھی۔ الحدیث —— اِسکو اسحق اور عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم و حاکم نے روایت کیا ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حقیقت پوچھی حضرت نے یہ آیت پڑہی۔ بلکہ مکرر سہ کرر سوال پر بھی یہی ارشاد ہوا۔ اسکی سند کو حاکم نے صحیح کہا ہے۔

حاصل اِن سب روایات کا یہ ہے کہ ایمان محض یقین کر لینا ہے امور مذکورہ کا لیکن مامورات کے عمل کے ساتھ ایمان اکمل ہو جاتا ہے۔ اور اسیلئے ابو میسرہ نے کہا ہے کہ جسنے اس آیت پر عمل کیا اوسکا ایمان کامل ہوگیا۔

اسکو وکیع اور ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے نقل کیا ہے۔

وابن المنذر ولابن شاهين في السنة والحاكم في تاريخه والديلمي في مسند الفردوس
عن علي رفعه الايمان والعمل اخوان شريكان في قرن لا يقبل الله تعالى احدهما الا
بصاحبه ولابن شاهين عن محمد بن علي مرسلا الايمان والعمل قرينان لا يصلح كل
واحد منهما الا مع صاحبه ولابي نعيم في الحلية عن محمد بن علي الباقر قال الايمان
ثابت في القلب وهذا هو مذهب ابي حنيفة واصحابه ان الاعمال غير داخلة في اصل
الايمان قال في الوصية ثم العمل غير الايمان والايمان غير العمل بدليل ان كثيرا من الاوقات يرتفع
العمل عن المومن ولا يجوز ان يقال يرتفع عنه الايمان فان الحائض ترفع عنها الصلوة ولا يجوز ان يقال
رفع الايمان عنها وامر لها بترك الايمان وقد قال لها الشارع دعي الصوم ثم اقضيه ويجوز
ان يقال ليس على الفقير زكوة ولا يجوز ان يقال ليس على الفقير الايمان انتهى
وللشيرازي في الالقاب عن علي ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال كنا وانتم
بني عبد مناف فنحن وانتم اليوم بنو عبد الله ورواه الطحاوي في شرح معاني الاثار
عن النزال بن سبرة قال لنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فذكر نحوه والظاهر انه من رواية النزال عن علي
والمعنى انه من شان الايمان ان لا يدعى اليوم بنحو بني عبد مناف بل يدعى بنحو بني عبد الله فذلك من فضل الايمان
بالله الرحمن والحمد لله المنان على الاحسان والامتنان (**الكفر بالطاغوت مع الايمان
برب الملكوت**) قال الله المتعال (فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك

اور روایت کیا ہی ابن شاہین نے کتاب السنۃ مین اور حاکم نے اپنی تاریخ مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "ایمان وعمل مثل دو بھائیون کے ہین جو ایک ہی رسن کے بندھے ہوے ہین جبتک دونون ساتھ نہ ہون خدا کسی ایک کو قبول نہین فرماتا"

اور نیز ابن شاہین نے محمد بن علی سے مرسلا روایت کیا ہی کہ ایمان وعمل دونون ملے جلے ہین اسطرح پر کہ اُنمین سے ہر ایک بدون دوسرے کے قابل قبول نہین ہی۔ اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیا رمین روایت کیا ہی کہ فرمایا امام محمد باقر نے کہ ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے۔

خود امام اعظم علیہ الرحمہ نے رسالۃ الوصیہ مین لکھا ہی کہ عمل ایمان سے مغایر اور ایمان عمل سے مغایر ہی کیونکہ بسا اوقات مومن پر سے عمل کا حکم اوٹھ جاتا ہی مگر کسی وقت اور کسی حالتمین یہ نہین کہہ سکتے کہ ایمان لانا واجب نہین رہا چنانچہ عورت سے حیض کی حالتمین نماز کا حکم ساقط ہوجاتا ہی مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ ایمانکی فرضیت اُس سے ساقط ہوگئی ہی یا ترک ایمان کا حکم ہوا ہے۔ کیونکہ اُسکے لئے توشارع کا یہ حکم ہے کہ اوس حالتمین روزہ نہ رکھے مگر بعد کو قضا کرے۔ اسیطرح یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکواۃ واجب نہین ہی مگر یہ کہنا درست نہین ہی کہ اوسپر ایمان فرض نہین۔ (معاذ اللہ) انتہے۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے کتاب الالقاب مین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "ہم اور تم اتبک بنی عبد مناف تھے مگر آج ہم اور تم بنی عبد اللہ ہین۔ یعنے عبد مناف جاہلیت کا نام ہی اور اُس شخص کی نسبت ایک بت کی طرف تھی تو ہمکو نہ چاہیئے کہ اپنے تئین اُس شخص کی طرف نسبت دین بلکہ بنی عبد مناف کے بدلے بنی عبد اللہ کہنا چاہیی۔ یعنے اب ہم خدا کیطرف منسوب ہین"۔ اس حدیث کو امام طحاوی نے شرح معانی الآثار مین روایت کیا ہی نزال بن سبرہ سے کہا اونہون نے کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الخ اور ظاہر یہ ہے کہ نزال بن سبرہ نے علیؓ ہی سے سُنا ہوگا۔

مقصود حدیث یہ ہی کہ اب عبد مناف جیسے نام کی طرف نسبت کرنی خلاف شان ایمان ہی بلکہ بجائے اوسکے عبد اللہ وغیرہ اس قسم کے نامونکی طرف انتساب مستحسن ہے۔ اور اس حدیث سے ایمان کی جو فضیلت ثابت ہوتی ہی ظاہر ہی الحمد للہ کہ ہم لوگ اس دولت عظمی سے بہرہ یاب ہین۔

نہ ماننا شیاطین کو اور ماننا اللہ تعالی کو

فرمایا خداوند تعالی نے کہ جو جھوٹے معبودون کو نہ مانے اور اللہ ہی پر ایمان لائے۔

بالعروة الوثقى) الآية قال ابن ابی شیبة ثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر عن ابیه قال
كان علی بن الحسین یعلم ولده یقول قولوا امنت بالله وکفرت بالطاغوت ؏

الایمان المفصل

الایمان بالذات الاحدیة والصفات الواحدیة
والاسماء الالهیة قال ذو الجلال المتعال (قل هو الله احد الله الصمد لم یلد
ولم یولد ولم یکن له کفوا احد) وقال (لوکان فیهما الهة الا الله لفسدتا)
وقال (ما اتخذ الله من ولد وما کان معه من اله اذا لذهب کل اله بما خلق
ولعلا بعضهم علی بعض) وقال الله المتعال (ولله الاسماء الحسنی فادعوه
بها وذروا الذین یلحدون فی اسمائه سیجزون ما کانوا یعملون) قال مسدد
صاحب المسند نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن اسحق عن النعمان بن سعد
قال کنت بالکوفة فی دار الامارة دار علی بن ابیطالب رضی الله تعالی عنه اذ دخل
علینا نوف بن عبد الله فقال یا امیر المؤمنین بالباب اربعون رجلا من الیهود
فقال علی رضی الله عنه علیّ بهم فلما وقفوا بین یدیه قالوا له یا علی صف لنا
ربک هذا الذی هو فی السماء کیف هو وکیف کان ومتی کان وعلی ای شئ هو
فاستوی علی جالسا وقال معشر الیهود اسمعوا منی ولا تبالوا ان لا تسألوا احدا
غیری ان ربی عزوجل هو الاول لم یبد مما ولا ممازج معا ولا حال وهما

اور نہ وہ جسم ہے کہ جسکی حد و انتہا ہو اور نہ روکا ہوا ہی کہ گہیر لیا جاوے اور نہ ایسا ہی کہ عدم کے بعد موجود ہوا ہی جو حادث کہلاوے
وہ چگونگی سے برتر ہی بلکہ خود جملہ اشیا کو چگونگی عطا فرمانے والا ہی اسلیئے وہ منزہ ہی اسبات سے کہ کہا جاوے کہ وہ کیونکر ہی
وہ بدل نہین گیا اور بدل نہین جائیگا وقتون اور کامون کے بدلنے سے۔ انسان سے اُس ذات کی صفت کیونکر ہوسکتی ہی
اور زبان سے (گو وہ کیسی ہی فصیح ہو) اُسکی تعریف کیسے ممکن ہی وہ چیزون مین ملا ہوا نہین ہے کہ مختلط کہلاوے۔ اور نہ جدا ہی کہ
اُنسے جُدا کہلاوے بلکہ وہ بلا کیف ہے۔ اور رگِ گردن سے زیادہ قریب ہی اور شبہ و مثال مین بعید سی بعید تر ہے۔ اوسکے
علم سے بندون کی نظر اور لفظونکا تلفظ۔ اور اندہیری رات کی تاریکی مین بلندیکی چڑہائی اور ہموار زمین پر چلنا۔ اور
مرورِ شبہاے تاریک پوشیدہ نہین ہی۔ نہ چاند اور آفتاب کی روشنی اوسپر اثر کرسکتی ہے اور نہ رات اور دن اُسپر احاطہ کرسکتا ہے
بلکہ وہ تمام کائنات پر محیط ہی پس وہ ہر مکان اور ہر وقت اور ہر آن اور ہر غایت کا جاننے والا ہی تعین مدت خلق کیواسطے
ہی اور حد ماسوا اللہ کے تلئے۔ اوسنے کائنات کو اصول ازلیہ اور مبادی سابقہ سے نہین پیدا کیا۔ بلکہ ہر چیز کو جسطرح چاہا بنایا
اور ٹہیک بنایا اور ہر چیز کو اچہی صورت عنایت کی وہ اپنی رفعت مین یگانہ ہے۔
اوسکی اطاعت سے کسی کو گزیر نہین اور کسی مخلوق کی طاعت سے اوسکو نفع نہین۔ اوسکی بارگاہ مین
مستمندونکی دعا جلد مقبول ہوتی ہے۔ زمین و آسمان مین جتنے فرشتے ہین سب اوسکے فرمانبردار ہین۔ اون اموات کو
جو نیست و نابود ہوگئے ہین وہ ایسا ہی جانتا ہی جیسا کہ زندونکو جو چلتے پہرتے ہین اور آسمانی چیزون کا علم اُسکو ایسا ہی ہے
جیسا کہ زمینی چیزونکا اوسکے علم سے کوئی چیز خارج نہین ہے۔ ایک ہی آن مین مختلف آوازین اُسکو متحیر نہین کرتین
اور نہ مختلف زبانین ایک ہی وقت مین اوسکو غافل کرتی ہین۔

ولا لشیٔ ینقضی ولا محجوب فیحوی ولا کان بعد ان لم یکن فیقال حادث بل جل ان یکیف المکیف للاشیاء کیف کان بل لم یزل ولا یزول لاختلاف الازمان ولا لتقلب شان بعد شان فکیف یوصف بالاشباح وکیف ینعت بالالسن الفصاح من لم یکن فی الاشیاء فیقال کائن ولم یبن منها فیقال بائن بل هو بلا کیفیة وهو اقرب من حبل الورید وابعد فی الشبه من کل بعید لا یخفی علیه من عباده شخوص لحظة ولا کرور لفظة ولا ازدلاف ربوة ولا انبساط خطوة فی غسق لیل داج ولا ادلاج لا یتغشی علیه القمر المنیر ولا انبساط الشمس ذات النور بضوئها فی الکرور ولا اقبال لیل مقبل ولا ادبار نهار مدبر الا وهو محیط بما یرید من تکوینه فهو العالم بکل مکان وکل حین واوان وکل نهایة ومدة فالامد الی الخلق مضروب والحد الی غیره منسوب لم یخلق الاشیاء من اصول اولیة ولا باوائل کانت قبله بدیة بل خلق ما خلق فاقام خلقه وصور ما صور فاحسن صورته توحد فی علوه فلیس لشیٔ منه امتناع ولا له بطاعة شیٔ من خلقه انتفاع اجابته للداعین سریعة والملائکة فی السموات والارضین له مطیعة علمه بالاموات البائدین کعلمه بالاحیاء المتقلبین وعلمه بما فی السموات العلی کعلمه بما فی الارضین السفلی وعلمه بکل شیٔ لا تحیره الاصوات ولا تشغله اللغات سمیع للاصوات

پس تحقیق اوسنے مضبوط رسی پکڑ رکھی ہو۔"

کہا ابن ابی شیبہ نے کہ بیان کیا ہمسے حاتم بن اسمعیل نے وہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے۔ آپ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے۔ کہ امام زین العابدین اپنی اولاد کو تعلیم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کہو۔ آمنت باللہ وکفرت بالطاغوت۔ ایمان لایا مینے ساتھہ اللہ کے اور تکفیر کی شیاطین کی۔

ایمان مفصل

{ ایمان لانا ذات یگانہ اور صفات بےمثل اور اسماء الٰہی پر }

فرمایا خداوند تعالی نے کہو (اے پیغمبر) کہ وہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہے نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اوسکے برابر کا ہے اور فرمایا" اگر زمین و آسمان مین خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونون کبھی کے برباد ہوگئے ہوتے "

اور نیز فرمایا" نہ تو اللہ نے کسیکو بیٹا بنایا اور نہ اوسکے ساتھہ کا کوئی اور خدا ہی ورنہ ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کو (الگ لئے) لئے پھرتا اور (آپس مین لڑتے اور آخرکار) ایک دوسرے پر غالب آجاتا" اور فرمایا" اور اللہ کے (سبہی) نام اچھے ہین تو اوسکے لیکر اسکو (جس نام سے چاہو) پکارو۔ اور جو لوگ کہ اسکے نامون مین کفر کرتے ہین اونکو (اونہی کے حال پر) چھوڑدو کوئی دن جاتا ہی کہ وہ اپنے کئے کا بدلہ پالین گے۔

مسند صاحب مسند نے کہا کہ بیان کیا ہمسے عبد الوارث بن سعید نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے کہ کہا نعمان بن سعد نے کہ مین کوفہ کی دار الامارہ یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دولت سرا مین موجود تہا جبکہ نوف بن عبد اللہ حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین چالیس یہودی دروازہ پر منتظر اجازت ہین۔ آپنے فرمایا کہ انہین میرے پاس بلالاؤ جب وہ حاضر ہوئے تو اونہون نے عرض کی کہ یا علی ہمسے اپنے اس رب کی تعریف کیجئے جو آسمان مین ہے کہ وہ کیسا ہے اور کسطرح ہوا اور کب ہوا اور وہ کس چیز پر قائم ہے۔ سو حضرت علی سیدہے ہو بیٹھے اور فرمایا اے گروہ یہود ہان اسکو مجسے بخوبی سن لو اور سوا میرے کسی اور سے پہر سوال کرنے کی پروا نہ رکھو۔ بیشک میرا خدا وہی اول ہے نہین ظاہر ہوا کسی چیز سے اور نہ ملنے والا ہے وہ کسی چیز کے ساتھ اور نہ سمانے والا ہے کسی وہم مین۔

المختلفة بلا جوارح له مؤتلفة مدبر بصير عالم بالامور حي قيوم سبحانه كلم موسى تكليما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة ولا لهوات سبحانه وتعالى عن تكييف الصفات من زعم ان الهنا محدود فقد جهل الخالق المعبود ومن ذكر ان الاماكن به تحيط لزمته الحيرة والتخليط بل هو المحيط بكل مكان فان كنت صادقا ايها المتكلف لوصف الرحمن بخلاف التنزيل والبرهان فصف لنا جبريل وميكائيل واسرافيل هيهات اتعجز عن وصف مخلوق مثلك وتصف الخالق المعبود وانما تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف من لم تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم (وعن) مسند اخرجه ابو نعيم في الحلية قال انا ابو بكر احمد بن محمد بن الحارث قال ثنا الفضل بن حباب الجمحي نا مسدد به وعزى الاثر للحكيم الترمذي في نوادر الاصول فليراجع قال ابو نعيم غريب من حديث النعمان كذا رواه ابن اسحق عنه مرسلا و النعمان قال صاحب الميزان ما روى عنه سوى عبد الرحمن بن اسحق احد الضعفاء وهو ابن اخته (قلت) قال ابن حبان في الثقات يروي عن علي بن ابي طالب وزيد بن ارقم روى عنه ابنه وعبد الرحمن بن اسحق وروى له الترمذي فقيل الذهبي في المغني مجهول غير مقبول ولذا قال في التقريب مقبول ولوائح الصحة ظاهرة على صفحات هذا المتن وليس بقادر على الاتيان بمثله من دون علي كما لا يخفى على من صفا ولنبين معاني بعض الفاظ الاثر فقوله

وہ بدون جوارح کے طرح طرح کی آوازون کا سُننے والا ہے - وہ مُدبر - بصیر - علیم - زندہ - اور سب کا تہامنے والا ہے
(سُبحان اللہ) اُسنے موسٰی سے بلا جوارح و آلات کے اور بدون ہونٹ اور کوّے کے کلام کیا - وہ پاک اور برتر ہے
اس سے کہ اوسکی صفتون کی کیفیت بیان کیجاوے جسنے گمان کیا کہ ہمارا خدا محدود ہے - بخدا اوسنے اپنے خالق معبود کو
نہین پہچانا جسنے کہا کہ مکان اوسکو گہیرے ہوے ہے وہ حیرت اور شبہہ مین پڑگیا بلکہ وہی ہر مکان کو گہیرے ہوے ہی
پس جو شخص کہ برخلاف قرآن و دلیل کے خدا کی توصیف کرنیمین کوشش کرے اگر وہ اپنے دعوے مین سچا ہے
تو ہمسے جبرئیلؑ اور میکائیل اور اسرافیل کی شان اور کیفیت بیان کرے (جو ناممکن ہے) افسوس جب انسان مخلوق
کی حالت بیان کرنے سے عاجز ہے تو کیا وہ خالق معبود کی توصیف پر قادر ہو سکتا ہے جو اشیاء کہ ذی کیفیت و ہیئت
ہین اونکی حالت البتہ معلوم ہو سکتی ہے لیکن ایسی ذات جسکو اونگہہ عارض ہوتی ہے اور نہ نیند کیسے مدرک ہو سکتی ہی - اور
جو کچھہ زمین و آسمان مین ہی سب اوسی کی ملک ہی اور وہی عرش عظیم کا مالک ہی -
اور روایت کیا ہی ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین ابو بکر احمد بن محمد بن حارث سے اونہون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے
فضل بن حناب جمحی نے اونہون نے کہا کہ بیان کیا ہمسے اِس حدیث کو مسدد نے اوسی سند سے -
اور نیز یہ روایت حکیم ترمذی کی نوادر الاصول کی طرف منسوب ہی وہان دیکہہ لیجائے -
ابو نعیم نے کہا کہ یہ حدیث بروایت نعمان غریب ہی - ابن اسحٰق نے اوسکو اسیطرح مرسلاً روایت کیا ہے - اور نعمان کی نسبت
صاحب میزان نے کہا ہی کہ اوسنے سوا عبد الرحمٰن بن اسحٰق کے (جو منجملہ ضعفاء کے اور اونکے ہمشیرہ زادہ ہین) اور
کسیسے روایت نہین کی **مین کہتا ہون** - ابن حبان نے کتاب الثقات مین لکہا ہے کہ نعمان روایت کرتے ہین
علیؑ ابن ابیطالب اور زید بن ارقم سے اور نعمان سے اونکے فرزند اور عبد الرحمن بن اسحٰق روایت کرتے ہین - اور
ترمذی نے نعمان کی روایت کو بیان کیا ہے پس انکو کتاب المغنی مین ذہبی کا مجہول کہنا غیر مقبول ہی چنانچہ ذہبی نے ہی انکو
کتاب التقریب مین مقبول الروایۃ کہا ہے -
الغرض صحت کے انوار اِس متن پر بخوبی درخشان ہین اور حضرت علیؑ کے نیچے والے راویون مین سے کوئی ایسے بیان پر
قادر نہین ہے - یہ بات سلیم الطبع پر مخفی نہین ہے -

زاد له من الله رضوانه وطوله (هو الاول لم يبدُ مما) ای هو الاول بلا ابتداء فلم يظهر من شئ يعبر عنه بما[ك] (ولا ممازج معما) ای ولا يختلط مع شئ يعبر عنه بما وفيه[ع] رد صريح على اهل الالحاد القائلين بالحلول والاتحاد الذين يتشبثون بكلام اهل التحقيق لمذهبهم الباطل وهم بريئون منه قال شيخ المعرفة محی الدين ابن العربی فی الباب ۵۵۸ الثامن والخمسين وخمسمائة من الفتوحات المكية بعد بسط فكما ان الناظر فی المرايا المختلفة المتقابلة يری صورته فيها بحسبها مع القطع بان تلك الصورة المختلفة التعينات باختلاف المرائی ليس شئ منها عين الناظر الخارج عن المرأة القائم بنفسه المتعين بتعين خاص لا اختلاف فيه وانه ما انتقل بذاته الی المرايا ولا حل فيها فكذلك الحق تعالی يتجلی فی مرايا الحقائق المختلفة الاستعدادات بحسبها مع انه تعالی ما انتقل اليها ولا حل فيها وقال قدس سره فی هذا الباب بعد بسط ما نصه وهذا يدلك صريحا علی ان العالم ما هو عين الحق اذ لو كان عين الحق تعالی لما صح كونه بديعا له وقال فی الباب ۲۹۲ الاثنين والتسعين ومائتين بعد بسط فنور الشمس اذا تجلی فی البدر يعطی من الحكم ما لا يعطيه بغير البدر لا شك فی ذلك كذلك الاقتدار الالٰهی اذا تجلی فی العبد فظهرت الافعال عن الخلق فهو وان كان بالاقتدار الالٰهی لكن يختلف الحكم بواسطة هذا المجلی الذی كان مثل المرأة لتجليه

[ك] وفی خطبة كما الظاهر لا يقال مما والباطن لا يقال فيما وفی اخری ومن قال فيم فقد ضمنه ١٢

[ع] وفی خطبة مع كل شئ لا بمقارنة ١٢

واضح ہو کہ خطبۂ مذکورہ کے اکثر مضامین ایسے دقیق ہین جنکا سمجھنا ہر شخص کا حصہ نہین ہے اور فرق مخترعہ کے خیالات کے لحاظ سے بعض مباحث کی توضیح کی زیادہ ضرورت ہے اسلئے بعض بعض الفاظ کی شرح کر دیجاتی ہے۔
اس ارشاد سے کہ "وہی اول ہے نہ کسی چیز سے ظاہر ہوا"، یہ مقصود ہے کہ ذات باری مبادی ومبدأ سے پاک ہے۔
اور اس قول سے "اور نہ وہ کسی چیز سے ملا ہوا ہے" اہل الحاد کا رد ہوتا ہے جو حلول واتحاد کے قائل ہین اور اپنے زعم باطل مین کبار محققین کے اقوال کو وہ اپنا ماخذ سمجھتے ہین حالانکہ وہ اس سے مبرا ہین۔
شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ کے باب ۵۵ مین ایک مفصل بیان کے بعد لکھا ہے کہ جسطرح کہ کوئی شخص مختلف الشکل آئینون مین جو ایک دوسرے کے مقابل ہون نظر کرے تو وہ اپنی صورت کو بعینہ اون آئینون کی شکل مین دیکھے گا۔ باوجود اس یقین کے کہ یہ مختلف تعینات جو آئینون کے اختلاف سے دکھلائی دیتے ہین انمین کا کوئی تعین ہرگز عین ناظر نہین ہے جو آئینون سے خارج اور قائم بنفسہ ہی اور متعین بہ تعین خاص۔ اور نہ وہ اون آئینون کیطرف منتقل ہوا ہے نہ انمین حلول کیا ہی۔ اسیطرح جناب باری عزشانہ مختلف الاستعداد حقایق کے آئینونمین اونکے حسب استعداد مختلف تجلیات سے جلوہ فرما ہی نہ وہ انمین منتقل ہوا ہے نہ حلول کیا ہے۔ اور نیز اسی باب مین یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "یہ بیان خود اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ عالم عین حق نہین ہے کیونکہ اگر عین حق ہوتا تو خداے تعالیٰ پر اوس کا مبدع[۱] ہونا صادق نہ آتا"۔ اور باب ۲۹۲ مین ایک بیان مبسوط کے بعد لکھتے ہین کہ آفتاب کے انعکاس سے جو حکم کہ چاند مین پیدا ہوتا ہے وہ ہرگز دوسرے مین ظہور نہین کرسکتا اسی طرح جب اقتدار الٰہی بتدبین جلوہ فگن ہوتا ہے تو مخلوقات سے افعال کا ظہور ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ظہور اقتدار الٰہی سے ہی ہے۔ لیکن اختلاف مظاہر سے حکم تجلی مین بھی اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مثل آئینہ کے ہے تجلیات کے لئے۔

---

[۱] ہر چیز کو ابتداءً پیدا کرنے والا۔

كما يعلم عقلا ان القمر فى نفسه ليس فيه من نور الشمس شئ وان الشمس ما انتقلت اليه ابدا انها وانما كان لها مجلى كذلك العبد ليس فيه شئ من خالقه ولا حل فيه وانما هو مجلى له خاصة ومظهر وقال فى الباب الرابع عشر وثلثمائة لو صح ان يترقى الانسان عن الانسانية والملك عن الملكية ويتحد بخالقه تعالى لصح انقلاب الحقائق وخرج الاله عن كوله الها ولا سبيل الى قلب الحقائق ابدا وقد اكثر الشيخ وغيره من اهل المعرفة السالفة والخالفة فى تصانيفهم من ذكر مثال ظل الانسان وعكسه فى المرأة فقولهم موافق لقول علماء السلف ان الله على عرشه بائن من خلقه فان الانسان بائن من ظله وعكسه قال الشيخ محمد يوسف الصوفى السورتى فى كشف الغين عن كلام اهل العين واعلم ان جماعة غلطوا وفهموا من كلام الصوفية ان الحق سبحانه هو الكلى الموجود فى ضمن افراده وليس له وجود وراء ذلك وطائفة فهموا انه كان موجودا مستقلا ثم تجلى وظهر بصور الاكوان فلم يبق له بعد ظهوره بها وجود مستقل وراء هذه الموجودات الكونية وهذه الطائفة بعد ان فارقوا الاولى باثباتهم له وجودا مستقلا قبل الظهور والبروز شاركوا الاولى فى نفى الوجود المستقل عنه من غير فرق وكل من هذين المذهبين بطلانه اظهر من ان يخفى كذا قال العلامة جلال الدين الدوانى قدس سره فى شرح رباعياته كما نقله المحقق عبد الملك المشتهر بالشيخ امان فى رسالته اثبات الاحدية

اور نیز باب ۳۱۳ مین تحریر فرمایا ہے کہ اگر انسان کو انسانیت سے اور فرشتہ کو ملکیت سے ترقی کر کے خالق سے متحد ہوجانا ممکن ہوتا تو انقلاب حقایق لازم آتا اور (معاذ اللہ) خدا الوہیت سے خارج ہوجاتا لیکن انقلاب حقائق دائماً محال ہے۔

الغرض شیخ العارفین ابن عربیؒ اور نیز دوسرے اہل عرفان متقدمین و متاخرین نے اپنی تصانیف مین ظل یہ اور عکس آئینہ کی مثال کو اکثر لکھا ہے کیونکہ انسان اپنے ظل و عکس سے مبائن ہے۔ پس وہ علما سلف کے ساتھ متفق ہین جو کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے علٰحدہ ہے۔

علامہ جلال الدین دوانی رحمہ اللہ نے شرح رباعیات مین ذکر کیا ہے کہ جاننا چاہیئے کہ بعض لوگون نے مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق کلام صوفیہ کے سمجھنے مین غلطی کی ہے یعنی یہ سمجھا ہے کہ اللہ جل شانہ ایک کلی ہے جو اپنے افراد کے ضمن مین موجود ہے۔ اور اسکو سوا ان افراد کے وجود نہین۔ اور بعضون نے یہ سمجھا ہے کہ وہ موجود مستقل تھا پھر صور ممکنات مین ظہور کیا اور ان موجودات کے ظاہر ہونے کے بعد اسکے لئے وجود مستقل باقی نہین رہا اگرچہ گروہ ثانی نے برخلاف طائفہ اولیٰ اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ قبل ظہور و بروز ممکنات کے خداوند عالم کے لئے وجود مستقل تھا۔ با این وہ نفی وجود مستقل مین بلا لحاظ فرق جماعت اولےٰ کے شریک ہو گئے ہین۔ اور ان ہر دو مذہب کا بطلان بخوبی ظاہر ہے۔

شیخ عبد الحق دہلوی اخبار الاخیار مین لکھتے ہین کہ علامہ کے اس کلام کو محقق عبد الملک شیخ امان رحہ نے رسالہ اثبات الاحدیۃ مین نقل کیا ہے۔

اور اسکو شیخ محمد یوسف صوفی سورتی نے کتاب کشف الغین عن کلام اہل العین مین ذکر کیا ہے۔

ذکره الشیخ عبد الحق الدهلوی فی اخبار الاخیار وقال الشیخ محمد فارسا البخاری
فی تحقیقاته ما نصه من قال انه لیس له تعین فی ذاته الا فی الکون فقد افسد العقائد
واجحد وقال الشیخ محمد یوسف فی موضع اخر نعوطائفة ضالة یتزیون بزی الصوفیة
وهم الملاحدة عن طریق الحق وسبیل الصدق تقول ما ثمه الا ما تری تعنی ان هذه المدرکات
الحسیة هی هو لیس غیرها شیٔ فهم والدهریة سواء قال تعالی عنهم وما یهلکنا الا الدهر بل هم اشد کفرا
من الدهریة لان کلام الدهریة یمکن تاویله علی قول من یقول ان الدهر من الاسماء
الحسنی واما قول الملاحدة ما ثمة الا ما تری فانکار لوجود الحق سبحانه وتعالی علی حدة لانهم
یقولون العالم کله هو الله ولیس غیره شیٔ معه موجود فی الخارج کالکلی الطبیعی وجزئیاته
لیس غیرها موجود ولا شک ان قیلة العینیة بهذا المعنی کفر صریح بل اشد کفرا اذ لیس
کافر ولا مشرک ینکر وجود الحق علی حدة عز وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا قال شیخ المعرفة
فی الفتوحات قد زلت اقدام طائفة عن مجری التحقیق وقالوا ما ثم الا ما تری فجعلوا العالم
هو الله والله نفس العالم الی ان قال والمحققون مرادهم اثبات الحق ونفی الغیر کما قال لبید
رضی الله عنه[له] الا کل شیٔ ما خلا الله باطل ومقصود الملاحدة مشتهاة نفوسهم الحیوانیة فهذه
حیوة حمر وما لهم فی الاخرة من خلاق انتهی ملخصا وقد فشی هذا المذهب الباطل فی زماننا فوقع
الکثیرون فی الالحاد والزندقة واشاعوا اقوالهم فی النظم والنثر وطعنوا فی تصانیفهم علی

[له] رواه الترمذی فی شمائل النبی علیه وآله السلام عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی علیه السلام قال ان اصدق کلمة قالها الشاعر وفی روایة اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیٔ ما خلا الله باطل وتمامه وکل نعیم لا محالة زائل غیر سوی جنة الفردوس ان نعیمها یدوم وان الموت لا شک زائل ١٢

اور شیخ نقشبند یہ محمد پارسارحمہ نے رسالہ التحقیقات مین لکھا ہے کہ جس نے یہ اعتقاد کیا کہ جناب باریتعالی کے لئے کوئی تعین بالذات سوائے مخلوقات کے نہین ہی تو اوسنے اپنے عقیدہ کو خراب کیا اور منکر ہوا۔

اور شیخ محمد یوسف صوفی نے کشف الغین کے ایک اور مقام پر یہ لکھا ہی کہ ایک جماعت ملحدین صوفی نما جو راہ راست اور طریق حق سے برگشتہ ہین یہ کہتے ہین کہ محسوسات کے سوا حقیقت باریتعالی اور کوئی شئے نہین ہی یعنی ہی (معاذ اللہ) عین خدا ہین اور خدا ان محسوسات کا عین ہی۔ یہ لوگ تو فرقہ دہریہ سے برابر ہوگئے ہین جو یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ۔ (زمانہ ہی ہمکو ہلاک کرتا ہی) بلکہ اوسنے بڑہے ہوے ہین کیونکہ دہر کو اسماء حسنی مین سے شمار کرنیوالون کے مذہب کے موافق تو دہریہ کے قول کی تاویل بہر ممکن ہی بخلاف ان ملحدین کے۔ کیونکہ انکا تو زعم فاسد یہ ہی کہ وہان (عرصۂ وجود مین) سوا ے ان ظاہری چیزون کے جو حسیًّا نظر آتی ہین اور کچہ نہین ہی۔ گویا یہ لوگ باریتعالی کے وجود فی نفسہ کے منکر ہین۔ اور مخلوقات عالم کو عین خالق بتاتے ہین یعنے یہ کہ سوائے مخلوق کے اور کوئی شئے خارجًا موجود نہین ہی جسطرح کہ کلّی طبیعی اور افراد کا اتحاد باطنی ہوتا ہی کہ وہ بدون اون جزئیات کے اور کسی صورت سے ظہور نہین پاسکتی۔

الغرض عینیت کا عقیدہ تو صریح کفر بلکہ اشد کفر ہی کیونکہ کوئی کافر و مشرک بھی باریتعالی کے وجود علیحدہ کا منکر نہین ہی۔ جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ۔

شیخ العارفین محی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ "ایک جماعت کو مقام تحقیق سے لغزش ہوئی ہی جس سے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ اللہ نفس عالم ہے اور عالم عین اللہ ہی۔ اور محسوسات کے سوا پردہ جلال مین اور کوئی شئے نہین ہی۔ اور محققین کا مقصود یہ ہے کہ خاص جناب باری کے لئے ہی وجود ثابت کیا جائے اور جملہ ماسواسے وجود کی نفی ہو۔ چنانچہ لبید رضی اللہ عنہ نے اپنے شعر مین فرمایا ہی۔ اَلا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ[1] (سوا ے اللہ جل شانہ کے ہر چیز فانی ہے) اور ان ملحدون کو اپنی من مانی بات بنانا منظور ہے۔ دنیا کو اسطرح گزارتے ہین مگر آخرت مین اونہین کوئی حصہ نہوگا۔ انتہی۔

اور نہایت قابل افسوس بات یہ ہی کہ ہمارے زمانہ کے اکثر جہلا بھی اس بدینی مین مبتلا ہو کر ایسے ناجائز مضمون کے اشعار و رسائل شائع کرنے لگے ہین۔

---

[1] اس شعر کو یہ شرف حاصل ہی کہ خاص جناب سرور عالم نے زبان حق ترجمان سے ادا فرمایا اور اسکے حق مین (سچا شعر) کا لفظ ارشاد ہوا ۱۲

مثال الظل و عکس المرأة وقالوا ان اهل هذا المثال ما فهموا حقیقة هذه المسئلة فهم

طاعنون علی جمیع اهل المعرفة الاجلة و فی الحقیقة هم انفسهم مطعونون من جمیع ائمة الملة

بل خارجون من الملة والمشتکی الی الله تعالی وقوله زاده من الله رضوانه وطوله ولا حال اوهما

ای ولا هو مما یستطیع الاوهام والافهام ان تدرکه اصلا[1] ولا شبح یتقصی الشبح الشخص و یتقصی

یطلب قصاه و یدخل فیه قوله ولا محجوب فیحوی وقوله ولا کان بعد ان لم یکن فیقال حادث

جواب سوالهم کیف کان وترقی منه بقوله بل جل ان یکیف الکیف للاشیاء کیف کان ای جل مکیف

للاشیاء ان یکیف بکیف کان وقوله بل لم یزل ولا یزول لاختلاف الازمان جواب سوالهم متی[2] کان

ولا لتقلب شان بعد شان ای المشار الیه بقوله تعالی کل یوم هو فی شان وقوله فکیف یوصف بالاشباح

توضیح لقوله جل ان یکیف الخ وقوله ولا شبح الخ وکیف ینعت بالالسن الفصاح ای الناطقة بالصفات

من لم یکن فی الاشیاء فیقال کائن ولم یبن منها فیقال بائن بل هو بلا کیفیة وهو اقرب من حبل الورید و

ابعد فی الشبه ای المشابهة من کل بعید وفی جواب المرتضی عن سوال ذعلب الیمانی قریب من الاشیاء

غیر ملامس بعید منها غیر مباین وفی خطبة للمرتضی لم یحلل فی الاشیاء فیقال هو فیها کائن ولم ینأ

عنها فیقال هو منها بائن وفی خطبة اخری لم یقرب من الاشیاء بالتصاق ولم یبعد عنها بافتراق

لا یخفی علیه من عباده شخوص لحظة ای مد البصر بلا حرکة جفن ولا کرور لفظة ای تکرر اللفظة

ورجوعها ولا ازدلاف ربوة صعود انسان او حیوان الی ربوة من الارض ای موضع مرتفع

---

[1] نفی خطبته[illegible] الاوهام بالحدود والحرکات ولا بالجوارح والادوات ۱۲

[2] وفی خطبته له ولا یقال له متی ولا یضرب له امد بحتی ۱۲

اور سایہ اور عکس آئینہ کی مثالون پر اور اوسکے بیان کرنے والے بزرگان سلف پر طعن اور زبان درازی شروع کردی ہین
اور کہتے ہین کہ وہ لوگ اس مسئلہ کی حقیقت کو نہین سمجھے جو ایسی تمثیل دئے ہین (چہ خوش چھوٹا منہ بڑی بات)۔
اس سے تو جمیع اہل عرفان پر طعن لازم آتا ہی۔ لیکن حقیقت حال پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمامی اہل ملت
کی جانب سے یہ ملحدین ہی بالعکس قابل طعن ہین بلکہ خارج الملت ہین۔
اے بارخدایا ہم تیرے ہی آگے انکا شکوہ پیش کرتے ہین کہ توہی انکی اصلاح پر قادر ہے۔
اور حضرت علیؑ نے اس حدیث مین فرمایا ہی و لاحالہٗ وہمٌ " نہین سمانے والا ہی وہ کسی وہم مین"۔ اسکے معنی یہ ہین کہ وہم و عقل
کو اوسکی حقیقت کے سمجھنے کی مجال نہین ہے۔ اور فرمایا "وہ ایسا نہین ہی کہ عدم کے بعد موجود ہوا ہو جو حادث کہلاوے"۔
یہ پہیلو نکے اوس سوال کا جواب ہی کہ (وہ کیونکر ہوا) پھر آپ نے ترقی کرکے فرمایا ہی کہ "وہ جملہ اشیاء کو چگونگی عطا فرمانیوالا ہے
اور خود قبول کیفیت سے مبّرا ہی" یعنی وہ مبّرا ہے ہر قسم کی چگونگی سے۔
اور فرمایا "وہ نہین بدل گیا اور نہین بدل جائیگا زمانیکے بدلنے سے" یہ جواب ہی اس سوال کا کہ (وہ کب سے ہوا) پھر
فرمایا "اور نہ شیونکے بدلنے سے" جسکا اشارہ اس آیت شریفہ مین کیا گیا ہی کُلَّ یومٍ ہو فی شانٍ۔ یعنی وہ ہر روز ایک نئی
شان مین ہے"۔
اور تکیف یوصف الخ جل ان یکیف او روالشیخ کی توضیح ہی اور فرمایا "وہ چیزونمین ملا ہوا نہین ہی کہ مختلط کہلاوے اور
نہ جدا ہی کہ اون سے جدا کہلاوے بلکہ وہ بلا کیف ہی اور رگ گردن سے زیادہ قریب ہی اور شبہہ و مثال مین ہر بعید سے بعید تر ہے
اسی طرح ذعلب یمانی کے جواب مین آپنے فرمایا ہی کہ وہ اشیاء سے قریب ہی مگر ملامس نہین ہی اور بعید ہی لیکن مبائن نہین ہے
ایک اور خطبہ مین مرقوم ہے کہ وہ اشیاء مین حلول نہین کیا ہے کہ جس سے یہ کہا جائے کہ وہ اشیاء مین داخل ہی
اور نہ اون سے دور ہے کہ کہا جائے کہ وہ اشیاء سے جدا ہی۔
اور دوسرے خطبہ مین ہی کہ وہ اشیاء سے قریب نہین ہی کہ جسپر معنی التصاق صادق آوے۔ اور نہ اشیاء سے
بعید ہے جسپر افتراق کا اطلاق ہو۔

ولا انبساط خطوة ای فی ارض مستویة فی غسق ای ظلمة لیل داج ای مظلم ولا ادلاج فی القاموس لدلج محرکة والدلجة بالضم والفتح السیر من اول اللیل وقد ادلجوا فان ساروا من اخره فادّلجوا بالتشدید لم یخلق الاشیاء من اصول اولیة ولا بأوائل کانت قبله بدایة وفی خطبة له لم یخلق الاشیاء من اصول ازلیة ولا من اوائل ابدیة وفیه ابطال لقیلة بعض الفلاسفة الضلال وکذا فی سائر هذه الارشادات ابطال لاقوال فرق من البطال علمه بما فی السموت العلی کعلمه بما فی الارضین السفلی وعلمه بکل شئ ای سوی ذا من الاسرار والانوار والمعارف الذاتیة والمواقف الصفاتیة والتجلیات الالهیة وغیر ذلک مما لا یعرف لان یعرف مسلک من المسالک المشار الیه جملة بقوله تعالی وهو بکل شئ علیم کلم موسی تکلیما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة ولا لهوات سبحانه وتعالی عن تکییف الصفات فیه ابطال لقالة الجهمیة فی تکلیم الله موسی انه امر غیره فکلمه وقیلة المعتزلة انه خلق الکلام فی جسم فاسمعه موسی علیه السلام وکلهم نفاة الصفات عن حضرة الذات من زعم ان الهنا محدود فقد جهل الخالق المعبود هذا جواب سوال الیهود وعلی ای شئ هو فانه یفهم منه انه محدود وفی خطبة للمولی المرتضی ایضا ومن قال علام فقد اخلا منه ای غیر ذلک المکان مع ان المحل الی غیره منسوب کما مضی عن المرتضی ایضا وفی جواب الامام الرضی عن سوال زندیق کیف هو واین هو قال ویلک ان الذی ذهبت الیه غلط هو این الاین وکیف الکیف فلا یعرف بالکیفونة ولا بالاینونة

اور فرمایا "کہ اوسنے کائنات کو اصول اولیہ اور مبادی سابقہ سے نہین پیدا کیا" اور آپکے ایک خطبہ مین ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مخلوق کو اسطرح نہین پیدا کیا کہ ہمیشہ سے کچھ اوسکی اصل ہو اور اوس سے پیدا کیا ہو۔ اور نہ یون پیدا کیا کہ کچھ اول چیزین ہون جو ہمیشہ رہین گی اور اوسنے پیدا کیا ہو۔

مخفی نہ رہے کہ اِس سے فلاسفہ کے قول کا رد بخوبی ثابت ہوتا ہے بلکہ ان تمام ارشادات سے کئی فرق باطلہ کی تردید ہوتی ہے۔

اور فرمایا "آسمانی چیزونکا علم اوسکو ایسا ہی ہے جیسا کہ زمینی چیزونکا۔ اوسکے علم سے کوئی چیز خارج نہین ہے" یعنے اسکے سوا بھی وہ سب کچھ جانتا ہے اوسکے بھید اور اوسکے نور اور اوسکی ذات اور اوسکی صفتین اور اوسکی تجلیات وغیرہ یہ سب کچھ وہی جانتا ہے جسکے جاننے کی طرف مخلوق کو کوئی سبیل نہین ہے چنانچہ اس معنی کی نسبت اجمالاً ارشاد ہوا ہے کہ وہو بکل شیٔ علیم یعنے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

اور فرمایا کہ اوسنے موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام سے بلا جوارح و آلات اور بدون ہونٹ اور کوّے کے کلام کیا وہ پاک اور برتر ہے اِس سے کہ اوسکی صفتونکی کیفیت بیان کیجاوے" اِسمین جہمیہ اور معتزلہ کے عقائد کی تردید ہے یعنے جہمیہ کہتے ہین کہ ایک فرشتہ نے بحکم الٰہی موسےٰ سے کلام کیا۔ اور معتزلہ کا یہ قول ہے کہ کسی جسم مین (مثل آگ اور درخت کے) خداوند تعالیٰ نے کلام کی قوت عطا فرمائی تھی جسکو اونہون نے سُنا تھا۔ یہ سب صفات باری کے منکر ہین۔

اور فرمایا "جسنے گمان کیا کہ ہمارا خدا محدود ہے پس اوسنے اپنے خالق معبود کو نہ جانا" یہ جواب ہے اوس سوال کا کہ وہ کس چیز پر قائم ہے جس سے محدودیت مفہوم ہوتی ہے۔

اور ایک خطبہ مین یون فرمایا ہے کہ جسنے کہا کہ وہ کس چیز پر ہے پس اوسنے اور مقامات کو اوسکے جلوہ سے خالی جانا یعنے جلوہ پاک کے لئے ایک ہی مقام کو منحصر سمجھا۔ حالانکہ حد ماسوا اللہ کے واسطے متعین ہے جیسا کہ اصل حدیث مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول مذکور ہوا ہے۔

اور کسی زندیق کے جواب مین جسنے یہ دریافت کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کیسا ہے اور کہان ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ "افسوس ہے تجھ پر کہ تیرا خیال بالکل غلط ہے جناب باری نے ہی کیف (چگونگی) اور این (مکان) کو پیدا کیا ہے پس اوسکو اِن امور سے متصف تصور کرنا درست نہین سبحانہ ما اعظم شانہ۔

ومن علم كونه تعالى غير محدود يعلم الجواب عما يسئل في النصوص على النزول هل يخلو عرش
الكبرياء من الاستواء حين النزول فان الخلو يلزم منه انه تعالى محدود وهو سبحانه تعالى
عن الحد وقد قال حماد بن زيد فيما رواه الخلال في السنة وابن بطة في الابانة وابن راهويه فيما رواه ابن بطة واحمد في رسالته الى
مسدد المشهورة عند اهل الحديث والسنة من اصحاب احمد وجمهور اهل الحديث فيما حكى
ابن تيمية في رسالته في النزول قال وهو الماثور عن سلف الامة وائمتها انه لا يزال فوق العرش
ولا يخلو العرش منه مع دنوه ونزوله الى السماء الدنيا ولا يكون العرش فوق وكذلك يوم
القيامة كما جاء به الكتاب والسنة وليس نزوله كنزول اجسام بني ادم من السطح الى الارض
بحيث يبقى السقف فوقهم بل الله منزه عن ذلك وانما تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف
من لم تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم
اى ان الادراك منحصر في صفة رب الهيئة والادوات من المخلوقين والمخلوقات ولما
انحصر فيها فكيف تدرك صفة رب العرش العظيم ورب الارض والسموات وفي خطبة
المولى المرتضى وانما تدرك بالصفات ذوو الهيئات والادوات هذا[1] (وقال) حافظ الصوفية
ابو القاسم عبد الكريم القشيري في الرسالة المشهورة وقال جعفر الصادق[2] من زعم
ان الله في شئ او من شئ او على شئ فقد اشرك اذ لو كان على شئ لكان محمولا اى وليس محمولا بل
هو حامل بقدرته وحافظ برحمته كل حامل ومحمول ولو كان في شئ لكان محصورا اى وليس

[1] لا اخفاء على العرفاء بان هذه الاسئلة المشكلة المسترشدة وتلك الاجوبة المفصلة المرشدة [illegible] العلم وعلى بابها فمن اراد ذلك فليأت الباب

[2] وهذا الكلام [illegible] الصادق [illegible] السلام

اور جسکو اس امر کا یقین ہو کہ باریتعالیٰ کیلئے کوئی حد نہین ہے وہ اس اعتراض کو بھی دفع کر سکتا ہے کہ حدیث شریف مین نزول سماء دنیا (یعنی اللہ جل شانہٗ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانا) مذکور ہے تو کیا بوقت نزول کے عرش اعظم استوار سے خالی ہو جاتا ہے۔
اسلیئے کہ خلوے عرش کا فرض کرنا محدودیت کو مستلزم ہے اور جناب باری عز شانہٗ حدود سے منزہ ہے۔ اسیکے قائل ہین حماد بن زید جیسا کہ خلال نے کتاب السنۃ مین اور ابن بطہ نے کتاب الابانہ مین لکھا ہے۔ اور ابن راہویہ کا بھی یہی قول ہے چنانچہ ابن بطہ نے ذکر کیا ہے اور امام احمدؓ نے بھی اپنے اوس رسالہ مین جو مسدد کو لکھ بھیجا تھا اور وہ ائمہ حنبلیہ کے پاس مشہور ہے یہی لکھا ہے اور نیز جمہور اہل حدیث کا بھی اسی پر اتفاق ہے۔ اسکو ابن تیمیہ نے رسالہ نزول مین ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ تمام بزرگان دین و ائمہ ملت سے یہی منقول ہے کہ باریتعالے ہمیشہ عرش پر جلوہ فرما ہے اور عرش کبھی اوسکی تجلی سے خالی نہین ہوتا۔ اور باوجود نزول سماء کے عرش اوسکے اوپر نہین ہو جاتا۔ اور اسیطرح قیامت کے دن بھی عرش معلیٰ ہی جلوہ گاہ رہیگا چنانچہ نص قرآنی دال ہے۔ ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمٰنیۃ [91] اوسکا نزول اجسام بنی آدم کے نزول کے مانند نہین ہے جو کسی سطح سے زمین کیجانب ہوتا ہے اور اوس حالتمین سطح اونکے اوپر ہو جاتی ہے بلکہ خدایتعالیٰ ان نسبتون سے مبرا ہے۔
اور فرمایا "جو اشیاء کہ ذی کیف و ہیئت ہین اونکی حالت البتہ معلوم ہو سکتی ہے لیکن ایسی ذات جسکو نہ اونگھ عارض ہوتی ہے اور نہ نیند کیسے مدرک ہو سکتی ہے اور جو کچھ زمین و آسمان مین اور اونکے درمیان ہے سب اوسیکی ملک ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے" یعنے ادراک تو منحصر ہے اون چیزون مین جو (مخلوقات) ذی ہیئت و اودوات ہین پس ایسی حالت مین باریتعالیٰ کی صفت کیونکر مدرک ہو سکتی ہے۔ اور ایک خطبہ مین علی مرتضیٰ رضؓ نے فرمایا ہے کہ "جو چیزین ذی ہیئات و اودوات ہین اونہین کی صفات کا ادراک ممکن ہے [92]۔
حافظ صوفیہ ابو القاسم عبد الکریم قشیری رحؒ نے رسالہ قشیریہ مین لکھا ہے کہ "کہا امام جعفر صادق رضؓ نے کہ جسنے گمان کیا کہ اللہ کسی چیز کے اندر ہے یا کسی چیز سے ہے یا کسی چیز کے اوپر ہے تو وہ مشرک ہوا کیونکہ وہ اگر کسی چیز کے اوپر ہوتا تو وہ محمول ہوتا" یعنے وہ اوٹھا ہوا نہین ہے بلکہ خود وہ ہر حامل و محمول کو اپنی قدرت سے اوٹھانیوالا اور اپنی رحمت سے نگاہ رکھنے والا ہے۔" اور اگر وہ کسی چیز کے اندر رہوتا تو گھیرا ہوا ہوتا"۔

---

[91] اور اوسدن تمہارے پروردگار کے تخت کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اوٹھائے ہونگے ۱۲

[92] عارفین پر مخفی نہین ہے کہ ایسے مشکل سوالات اور اونکے جوابات اس امت مین کسی فرد بشر سے صادر نہین ہوے ہین بلکہ علی کرم اللہ وجہہ کے خصائص مین سے ہے کیون نہو کہ کلام الامام امام الکلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین علم کا شہر ہون اور علیؑ اوسکے دروازہ ہین جسکو علم کا حصہ لینا مقصود ہو اوسکو چاہیئے کہ اوسکے دروازہ سے داخل ہو ۱۲

محصورا او المقصورا بل هو حاصر وقاصر لكل محصور ومقصور وانما نحو قوله تعالى
الرحمن على العرش استوى وقوله تعالى ءامنتم من في السماء تجلٍ على عظيم وتعلٍ جلي
فخاير من تجلياته وتعلياته من غير ان تكون له حاجة الى العرش ولا شئ من الفرش
وسيبين ولو كان من شئ لكان محدثا اى وهو ممتنع مطلقا وروى سفيان الثوري
عن ابراهيم بن ادهم العجلي عن موسى بن يزيد الديلمي عن اويس القرني عن على رضي
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لله تسعة وتسعين
اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه الاسماء الا وجبت له الجنة انه
وتر يحب الوتر هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام
المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب
الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير
الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ
المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث
الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت
الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول
الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك

یعنی وہ گھیرا ہوا نہیں ہے اور نہ روکا ہوا ہی بلکہ وہ گھیرنے والا اور روکنے والا ہی ہر گھیری ہوئی اور روکی ہوئی چیز کو۔ اور الرحمٰن علی العرش استوی [۵۱] اور ءامنتم من فی السماء [۵۲]۔ اسطرح کی آیات سے ایک بڑی تجلی ظاہر مراد ہی اوسکی تجلیات میں سے یہ نہیں کہ اوسکو عرش یا کسی فرش کی حاجت ہو چنانچہ عنقریب (بحث استوا میں) اسکا مفصل بیان کیا جائیگا " اور اگر وہ کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا" یعنی وہ تو محال ہی ۔

اور روایت کیا ہی سفیان ثوری نے ابراہیم بن ادہم عجلی سے وہ موسی بن یزید دیلمی سے وہ اویس قرنی سے وہ علی سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ کے ننانوے نام ہیں جو بندہ اللہ کو اون ناموں سے پکاریگا اوسکو بہشت ضرور ملیگی۔ اللہ طاق ہی اور طاق کو پسند کرتا ہی۔

هو الله الذی لا اله الا هو (وہی اللہ ایسا ہی کہ اوسکے سوا کوئی مالک نہیں) — الرحمن (بڑا مہربان) — الرحیم (نہایت رحم والا) — الملک (بادشاہ) — القدوس (بہت پاک)

السلام (سلامت رکھنے والا) — المؤمن (امن دینے والا) — المہیمن (نگہبان) — العزیز (غالب) — الجبار (زبردست) — المتکبر (اپنی بڑائی کرنے والا) — الخالق (پیدا کرنے والا ہر چیز کا) — الباری (پیدا کرنے والا خلق کا) — المصور (صورت دینے والا) — الغفار (بہت بخشنے والا)

القہار (غالب ہر چیز پر) — الوہاب (بڑا دینے والا) — الرزاق (بہت روزی دینے والا) — الفتاح (جدا فیصلہ کرنے والا) — العلیم (بڑا جاننے والا) — القابض (تنگ کرنے والا دل یا روزی کا) — الباسط (کھولنے والا دل یا روزی کا) — الخافض (پست کرنے والا) — الرافع (بلند کرنے والا)

المعز (عزت دینے والا) — المذل (ذلت دینے والا) — السمیع (سننے والا) — البصیر (دیکھنے والا) — الحکم (فیصلہ کرنے والا) — العدل (انصاف کرنے والا) — اللطیف (باریک بین مہربان) — الخبیر (خبردار) — الحلیم (بردبار)

العظیم (عظمت والا) — الغفور (بڑا بخشنے والا) — الشکور (عوض دینے والا شکر پر) — العلی (بلند) — الکبیر (بڑا) — الحفیظ (نگاہ رکھنے والا) — المقیت (اندازہ کرنے والا) — الحسیب (کفایت کرنے والا) — الجلیل (جلال والا)

الکریم (عزت والا) — الرقیب (نگہبان) — المجیب (دعا کا قبول کرنے والا) — الواسع (وسعت والا) — الحکیم (حکمت والا) — الودود (محبت والا) — المجید (بزرگ) — الباعث (زندہ کرکے اٹھانے والا) — الشہید (گواہ حاضر)

الحق (سچا ثابت) — الوکیل (ذمہ دار) — القوی (قوت والا) — المتین (زور والا) — الولی (دوست مومنوں کا) — الحمید (تعریف کیا ہوا) — المحصی (گھیرنے والا) — المبدی (پہلے پیدا کرنے والا) — المعید (دوبارہ بنانے والا)

المحیی (زندہ کرنے والا) — الممیت (موت دینے والا) — الحی (زندہ) — القیوم (سبکو تھامنے والا) — الواجد (مقدور والا) — الماجد (عظمت والا) — الواحد (یگانہ) — الصمد (بے نیاز جسکی سب محتاج ہیں) — القادر (قدرت والا) — المقتدر (قدرت ظاہر کرنے والا)

المقدم (آگے بڑھانے والا) — المؤخر (پیچھے ہٹانے والا) — الاول (پہلا) — الآخر (پچھلا) — الظاہر (کھلا) — الباطن (چھپا) — الوالی (مالک کارساز) — المتعالی (اونچا) — البر (احسان کرنے والا)

التواب (توبہ کا بہت قبول کرنے والا) — المنتقم (بدلہ لینے والا) — العفو (معاف کرنے والا) — الرؤف (مہربان) — مالک الملک (مالک ملک کا)

ع۵۱ وہ بڑا مہربان عرش پر سیدھا ہو بیٹھا ۔

ع۵۲ کیا تم بیخوف ہو گئے اوس ذات سے جو آسمان میں ہے ۔

ذو الجلال والاکرام[85] المقسط[86] الجامع[87] الغنی[88] المغنی[89] المانع[90] الضار[91] النافع[92] النور[93] الهادی[94]
البدیع[95] الباقی[96] الوارث[97] الرشید[98] الصبور[99] اخرجه حافظ الصوفیة محمد بن الحسین ابو عبد الرحمٰن
السلمی فی طبقات الصوفیة مسلسلا بالصوفیة تابعه ابو هریرة عند الترمذی وابن المنذر
وابن حبان والطبرانی وابی عبد الله ابن منده فی التوحید والحاکم فی المستدرک وابن مردویه
فی التفسیر والبیهقی فی الاسماء والصفات وغیرهم ورواه عنه موسی بن عقبة وآدم بن ابی ایاس
وهشام بن عمار وابن ماجة وعثمان بن سعید الدارمی فی النقض علی بشر المریسی وابن ابی عاصم وجعفر
الفریابی فی الذکر وابن ابی الدنیا والطبرانی کلاهما فی الدعاء وابو الشیخ فی التفسیر والثواب
والحاکم فی المستدرک وابن مردویه وابو نعیم فی الاسماء الحسنی والبیهقی وغیرهم من وجوه
اخری باختلاف وتفاوت فی سرد الاسماء وقد بسط الکلام علیه الشیخ ابراهیم الکردی
فی مسلسلاته ولابی نعیم فی الحلیة بسند لیس فیه منهم عن علی رفعه ان لله تعالی تسعة وتسعین اسما مائة
غیر واحدة انه وتر یحب الوتر وما من عبد یدعو بها الا وجبت له الجنة تابعه ابو هریرة عند
الثوری واحمد والعدنی والبخاری ومسلم وابن ماجة والترمذی والنسائی وعثمان الدارمی
والحارث بن ابی اسامة وابن خزیمة وابی عوانة وابن جریر وابن ابی حاتم وابن حبان والطبرانی
وابن منده والدارقطنی فی غرائب مالک وابن مردویه وابی نعیم والبیهقی وابن عباس وابن عمر
عند ابن مردویه وابی نعیم وفیهما من احصاها دخل الجنة زاد ابو نعیم عن الاثنین وهی فی القرآن

ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الہادی
جلال اور عزت والا انصاف کرنیوالا سبکو جمع کرنیوالا بے پروا غنی کردینیوالا روکدینیوالا نقصان پہنچانیوالا نفع دینیوالا روشن اور روشن کرنیوالا راہ دکھانیوالا

البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور —
نئی چیزین پیدا کرنیوالا ہمیشہ رہنیوالا رہنیوالا بعد فنائے خلق کے بھلائی کی راہ بتانیوالا بردبار

اسکو حافظ صوفیہ محمد بن حسین ابوعبدالرحمن سلمی نے طبقات صوفیہ مین سلسلہ وار صوفیہ سے روایت کیا ہے -

اور یہ حدیث ابوہریرہ رضہ سے بہی مروی ہی چنانچہ ترمذی و ابن المنذر و ابن حبان و طبرانی نے اپنی کتابونمین اور ابن مندہ نے کتاب التوحید مین اور حاکم نے مستدرک مین اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین اور بیہقی نے اسماء وصفات مین اور دوسرے محدثین نے اپنی اپنی تصنیفات مین ذکر کیا ہی -

اور نیز اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضہ سے موسی بن عقبہ و آدم بن ابی ایاس و ہشام بن عمار و ابن ماجہ نے اپنی کتب مین اور عثمان دارمی نے کتاب النقض علے بشر المریسی مین اور ابن ابی عاصم نے اور جعفر فریابی نے کتاب الذکر مین اور ابن ابی الدنیا و طبرانی دونون نے کتاب الدعاء مین اور ابوالشیخ نے کتاب التفسیر و کتاب الثواب مین اور حاکم نے مستدرک مین اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے اسماء حسنے مین - اور بیہقی وغیرہ نے دیگر سندون سے روایت کیا ہی اور ان روایتون مین اسماء کچہ اختلاف ذکر کیئے گئے ہین - اور شیخ ابراہیم کردی نے کتاب مسلسلات مین اسکی بہت بسوط بحث کی ہی -

ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء مین بسند معتبر روایت کیا ہی علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے کے ننانوے نام ہین - اللہ طاق یعنے اکیلا ہی اور طاق کو پسند کرتا ہی جو بندہ کہ اون اسماء سے خدا کو پکارتا ہی اسکے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے -

اسکو ابوہریرہ رضہ نے بہی روایت کیا ہی چنانچہ ثوری و احمد و عدنی و بخاری و مسلم و ابن ماجہ و ترمذی و نسائی و عثمان دارمی و حارث بن ابی اسامہ و ابن خزیمہ و ابوعوانہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن حبان و طبرانی و ابن مندہ نے اپنی کتابونمین اور دارقطنی نے غرائب مالک مین اور ابن مردویہ و ابونعیم و بیہقی نے اپنے کتب مین ذکر کیا ہے -

اور نیز روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم نے چنانچہ ابن مردویہ و ابونعیم نے ذکر کیا ہے اس روایت مین یہ لفظ ہین " من احصاہا دخل الجنۃ " یعنے جو اون اسماء کو یاد کرے گا بہشت مین داخل ہوگا - ابونعیم کی روایت مین یہ لفظ بہی ہین " وہی فی القرآن " یعنے وہ اسماء قرآن مین ہین -

قـــــــــل وهی زیادة مستغربة **قلت** فی روایة لابن جریر عن ابی هریرة
رفعه ان للہ تسعة وتسعین اسما کلهن فی القران من احصاها دخل الجنة کذا فی جمع
الجوامع للسیوطی ولیس فیها سرد الاسما وفی روایة لخبر ابی هریرة عند عثمان الدارمی
کلها فی القرآن وسردها ولابی نعیم عن محمد بن جعفر قال سالت ابی جعفر بن محمد الصادق
عن الاسماء التسعة والتسعین التی من احصاها دخل الجنة فقال هی فی القران ففی الفاتحة
خمسة اسما یا اللہ یا رب یا رحمٰن یا رحیم یا مالک وفی البقرة ثلثة وثلثون یا محیط یا قدیر
یا علیم یا حکیم یا علیُّ یا عظیم یا تواب یا بصیر یا ولیُّ یا واسع یا کافی یا رءوف یا بدیع
یا شاکر یا واحد یا سمیع یا قابض یا باسط یا حیّ یا قیوم یا غنی یا حمید یا غفور یا حلیم
یا الٰہ یا قریب یا مجیب یا عزیز یا نصیر یا قویُّ یا شدید یا سریع یا خبیر وفی اٰل عمران
یا وهاب یا قائم یا صادق یا باعث یا منعم یا متفضل وفی النساء یا رقیب یا حسیب یا شهید
یا مقیت یا وکیل یا علی یا کبیر یا عفوّ وفی الانعام یا فاطر یا قاهر یا مجیب یا قادر یا لطیف
یا برهان وفی الاعراف یا محیی یا ممیت وفی الانفال یا نعم المولی یا نعم النصیر وفی هود
یا حفیظ یا مجید یا ودود یا فعّال لما یرید وفی الرعد یا کبیر یا متعال وفی ابراهیم یا
منّان یا وارث وفی الحجر یا خلاق وفی مریم یا فرد وفی طٰهٰ یا غفار وفی قد افلح یا کریم
وفی النور یا حقّ یا مبین یا نور وفی الفرقان یا هادی وفی سبا یا فتّاح وفی الزمر

بعضون نے کہا ہو کہ یہ زیادت غریب ہو۔ یعنے اونکا قرآنمین ہونا دوسری روایتون مین مذکور نہین ہے۔
مین کہتا ہون ابن جریر نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ جلشانہٗ کے ننانوے نام ہین وہ سب قرآنمین ہین جو اُن اسمار کو یاد کرلیگا جنّت مین داخل ہوگا۔ یہ روایت جمع الجوامع مین مذکور ہے مگر اسمین اسما کا ذکر نہین ہے۔
اور ایسا ہی ابوہریرہؓ کی دوسری روایت مین بھی "کلہا فی القرآن وارد ہے" جسکو عثمان دارمی نے ذکر کیا ہے اور اسمین اسمار بھی مذکور ہین۔
اور ابونعیم نے روایت کیا ہو۔ کہ کہا سید محمد بن امام جعفر صادق نے کہ مینے اپنے والد جعفر صادق سے پوچھا کہ وہ نود و نہ نام کو سنتے ہین کہ اونکو یاد کرلینے والے شخص کے لئے جنّت کی بشارت دیگئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ قرآنمین ہین سورۂ فاتحہ مین پانچ ہین یا اللہ یا رب یا رحمٰن یا رحیم یا مالک۔ اور سورۂ بقرہ مین تینتیس یا محیط یا قدیر یا علیم یا حکیم یا علی یا عظیم یا تواب یا بصیر یا ولی یا واسع یا کافی۔ یا رؤف یا بدیع یا شاکر یا واحد یا سمیع یا قابض یا باسط یا حی یا قیوم یا غنی یا حمید یا غفور یا حلیم یا آلہ یا قریب یا مجیب یا عزیز یا نصیر یا قوی یا شدید یا سریع یا خبیر۔ اور سورۂ آل عمران[1] مین یا وہاب یا قائم یا صادق یا باعث یا منعم یا متفضل۔ اور سورہ نساء مین یا رقیب یا حسیب یا شہید یا مقیت یا وکیل یا علی یا کبیر یا عفوّ آور سورۂ انعام مین یا فاطر یا قاہر یا مجیب یا قادر یا لطیف یا برہان۔ آور سورہ اعراف مین یا محیی یا ممیت آور سورۂ انفال مین یا نعم المولےٰ یا نعم النصیر آور سورہ ہود مین یا حفیظ یا مجید یا ودود یا فعال لما یرید آور سورۂ رعد مین یا کبیر یا متعال یا منان یا وارث یا خلاق یا فرد اور سورۂ طٰہٰ مین یا غفار آور قد افلح مین یا کریم آور سورۂ نور مین یا حق یا مبین یا نور آور سورۂ فرقان مین یا ہادی آور سورہ سبا مین یا فتاح

[1] اصل روایت مین تعداد کا حصر نہین ہے اسلئے لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ۱۲

یا عالم وفی غافر یا غافر یا قابل التوب یا ذا الطول یا رفیع وفی الذاریات یا رزاق
یا ذا القوة یا متین وفی الطور یا بر وفی اقتربت یا مقتدر یا ملیک وفی الرحمن یا ذا الجلال
والاکرام یا رب المشرقین یا رب المغربین یا باقی یا معین وفی الحدید یا اول یا آخر
یا ظاهر یا باطن وفی الحشر یا ملک یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مهیمن یا عزیز یا
جبار یا متکبر یا خالق یا باریٔ یا مصور وفی البروج یا مبدئ یا معید وفی الفجر
یا وتر وفی الاخلاص یا احد یا صمد و محمد بن جعفر قال صاحب المیزان عن ابیه
تکلم فیه حدث عنه ابراهیم بن المنذر و محمد بن یحییٰ العدنی وکان بطلا شجاعا
یصوم یوما ویفطر یوما قلت وهذا جله متعاضد بالشواهد واراد الصادق رضی
الله تعالیٰ عنه ذکر الاسماء التسعة والتسعین من القرآن فذکرها منه بترتیبه
فزاد ما فیه سواها من اسماء الرحمن وان کان مکررا وقد وقع فیه نقصان من بعض
الرواة بالنسیان وزیادة اسم البرهان لیس فی القرآن فی حق الرحمن ویجیب لیس فی
الانعام ووارث لیس فی ابراهیم ولیس فی سورة الرحمن المعین ولا المهیمن علی
اختلاف النسختین وذکر ابوبکر النقاش فی کتاب تفسیر الاسماء والصفات عن
جعفر الصادق رضی الله عنه انه قال ان لله ثلثمائة وستین اسما ولعثمان بن سعید
الدارمی فی التوحید وابن ماجة وابن جریر معًا فی التفسیر عن نافع القاری عن فاطمة

اور سورۂ زمر مین یا عالم اور سورۂ غافر مین یا غافر یا قابل التوب یا ذا الطول یا رفیع اور سورۂ ذاریات مین یا رزاق یا ذا القوۃ یا متین اور سورۂ طور مین یا بر اور اقتربت مین یا مقتدر یا ملیک اور سورۂ رحمٰن مین یا ذا الجلال والاکرام یا رب المشرقین یا رب المغربین یا باقی یا معین اور سورۂ حدید مین یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن اور سورۂ حشر مین یا ملک یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مہیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا خالق یا بارئ یا مصور اور سورۂ بروج مین یا مبدئ یا معید اور سورۂ فجر مین یا وتر اور سورۂ اخلاص مین یا احد یا صمد۔

صاحب میزان نے لکھا ہے کہ محمد بن جعفر کی نسبت محدثین نے کلام کیا ہے۔ یہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور اونسے ابراہیم بن المنذر اور محمد بن یحیٰی عدنی نے روایت کی ہے اور وہ بہت دلیر و شجاع تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔

مین کہتا ہون اس روایت کی تائید اور روایات سے ہوتی ہے۔ اور امام صادق نے نود و نہ نام کو جو قرآن مین مذکور ہین بیان کرنے کا قصد کیا ہے اور ترتیب قرآنی کے موافق اسمار ذکر کئے ہین بلکہ اونکے سوا جو اور اسماء قرآن مین وارد ہین اونکو بھی زیادہ کیا ہے اگرچہ مکرر ہو جائین۔ ہان بعض راویون کے نسیان سے کچھ کمی بھی ہو گئی ہے اور لفظ برہان بطور اسم الٰہی قرآن مین نہین آیا ہے اور اسم مجیب سورۂ انعام مین نہین ہے اور اسم وارث سورۂ ابراہیم مین نہین ہے۔ اور سورۂ رحمٰن مین نہ معین ہے اور نہ مبین ہے جو دوسرے نسخے مین بجاے معین کے مذکور ہے۔

ابو بکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسمار والصفات مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادقؓ نے کہ اللہ جل شانہ کے تین سو ساٹھ اسمار ہین۔

اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب التوحید مین اور ابن ماجہ و ابن جریر نے اپنی تفسیر مین روایت کیا ہے نافع قاری سے وہ روایت کرتے ہین حضرت علیؓ بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ صغریٰ سے

بنت علی بن ابی طالب انها سمعت علیا یقول وفی لفظ قالت کان علی یقول یا کھیعص اغفر لی ولابن ابی الدنیا فالبیھقی عن محمد بن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم علیا دعوۃ یدعوا بھا عندما اھمہ فکان علی یعلمھا ولدہ یا کائن قبل کل شئ و یا مکون کل شئ ویا کائن بعد کل شئ افعل بی کذا وکذا ورواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الفرج بعد الشدۃ بہ مثلہ الا انہ قال عند کل ما اھمہ ولم یذکر الواو قبل یا مکون قال البیھقی ھذا منقطع قال الشیخ ابراھیم الکردی فی الامم وقول الباقر فکان علی یعلمھا ولدہ یدل علی اعتنائہ بہ الموجب لاتصال سلسلۃ التعلیم والتعلم الیہ فھو متصل فی الواقع غالبا وان کان منقطعا صورۃً

علم اللہ تعالیٰ بما یکون قبل ان یکون

کلیا کان او جزئیا حیث قدرہ تقدیرا ودبرہ تدبیرا والقرآن مملوء من البیان کقولہ تعالیٰ انا کل شئ خلقناہ بقدر وقولہ واللہ بکل شئ علیم وقولہ وکل شئ عندہ بمقدار وقولہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وقولہ قد احاط بکل شئ علما واقوال کثیرۃ جدا وقد اخبر تعالیٰ فی القرآن باشیاء کثیرۃ جدا قبل وقوعھا علی ارغام آناف الشیطانیۃ اتباع شیطان الطاق والحکمیۃ ومن تبعھم من المتشیعۃ اخرج ابو عمر ابن عبد البر فی کتاب العلم عن النزال بن سبرۃ قال

کہ علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ "یا کہیعص اغفرلی" کہا کرتے تھے ۔

اور روایت کیا ہو ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے امام محمد باقر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھائی تھی تاکہ مشکل کے وقت پڑھا کریں۔ پھر حضرت علی یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاتے تھے "[51]یا کائن قبل کل شئی ویا مکون کل شئی ویا کائن بعد کل شئی افعل بی کذا وکذا"۔

اور نیز ابن ابی الدنیا نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں اس حدیث کو اسی سند سے روایت کیا ہو۔ مگر اوسکے الفاظ میں کچھ فرق ہوا اور اصل دعا میں یا مکون کے قبل دا و مذکور نہیں ہے۔ اس روایت کو بیہقی نے منقطع کہا ہے ۔

شیخ ابراہیم کردی نے کتاب الامم میں کہا ہو کہ امام باقر کا یہ کلام کہ "حضرت علی یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاتے تھے" ،، دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ آپکو اسکا بہت اہتمام رہا ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اسکی تعلیم و تعلیم کا سلسلہ امام باقر تک برابر پہونچا ہو تو یہ حدیث درواقع غالبًا متصل ہوگی گو کہ صورۃً منقطع ہے۔

(بیان اسکا کہ علم خداوند تعالیٰ کا آئندہ ہونیوالی چیز کے ساتھ حق ہو خواہ وہ جزوی ہو یا کلی کیونکہ اوسنے ہی اُسکی تقدیر کی ہو اور اوسنے ہی اوسکی تدبیر کی ہے)

قرآن مجید اسکے بیان سے بھرا ہوا ہو۔ جیسا کہ [52]انا کل شئی خلقناہ بقدر۔ [53]واللہ بکل شئی علیم۔ [54]وکل شئی عندہ بمقدار [55]ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ [56]قد احاط بکل شئی علما۔ اسیطرح کے اور متعدد فرمان ہیں۔ اور نیز اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں بہت سے واقعات کی خبر وقوع سے پہلے دی ہو جس سے فرقہ شیطانیہ تابعین شیطان طاق اور حکماء اور اونکے متبعین بعض شیعہ کی ناک خاک آلود ہو جاتی ہو۔

روایت کیا ہو ابو عمر ابن عبدالبر نے کتاب العلم میں نزال بن سبرہ سے ۔

---

[51] اے موجود پہلے ہر چیز کے اور ہستی دینے والے ہر چیز کے اور اے موجود بعد ہر چیز کے میری فلان حاجت روا کر۔

[52] ہمنے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہو ۱۲ [53] اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہو ۱۲ ۔

[54] اور اوسکے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے ۱۲ [55] اور دنیا کی ہر تر و خشک (چیزیں سب ہی تو) کتاب واضح (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں

[56] اللہ کا علم ہر ہر چیز پر حاوی ہے ۱۲۔

قيل لعلي يا امير المؤمنين ان ههنا قوما يقولون ان الله لا يعلم ما يكون حتى يكون فقال ثكلتهم امهاتهم من اين قالوا هذا قيل يتأولون القران في قوله تعالى (ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين ونبلوا اخباركم) فقال علي من لم يعلم هلك ثم صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ايها الناس تعلموا العلم واعملوا به وعلّموه ومن اشكل عليه شئ من كتاب الله فليسألني بلغني ان قوما يقولون ان الله لا يعلم ما يكون حتى يكون لقوله تعالى ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم وانما قوله حتى نعلم يقول حتى نرى من كتبت عليه الجهاد والصبران جاهد وصبر على ما نابه واتاه مما قضيت عليه قال السيوطي او من قال عقبه قول هذا السيد رضى الله تعالى عنه وكرّم وجهه حتى نعلم يقول حتى نرى هو معنى قول المفسرين في قوله تعالى نعلم اى علم ظهور (قلت) وانما اخذوه ذلك عنه قال وجميع ما في القران من اخبار الاخرة والجنة والنار بل والدنيا مما لم يأت حين النزول اخبار عما سيكون قبل ان يكون (قلت) وانما يكون ما يكون بخلقه تعالى لا غير كما قال والله خلقكم وما تعملون وقال الله خالق كل شئ فلا محل لضير وقد بين بعض كبراء العارفين وهو الشيخ محي الدين المراد بهذا الارشاد فقال في اسرار الشريعة بعد بسط الاية نزول الحق للتعليم والتعريف لنا وهو العليم بكل شئ مما كان ويكون ومع هذا انبأ عن حقيقة لا ترد تعليما لنا بما هو الامر عليه وان الحكم للاحوال فانزل نفسه منزلة المستفيد وجعل المفيد له من خاطبه فقال ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين مع انه هو العالم

کہ پوچھا گیا حضرت علیؑ سے یا امیر المومنین یہان ایک گروہ کہتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی چیز کو قبل موجود ہونے اوسکے نہین جانتا ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رودین وہ اور اونکی مائین اونہون نے کس بنا پر یہ کہا ہے عرض کیا گیا کہ وہ دلیل لیتے ہین اس آیت سے (ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاہدین منکم[۵۱] والصابرین ونبلوا اخبارکم) تو آپنے فرمایا کہ جسنے نہ جانا وہ ہلاک ہوا پہر آپ منبر پر چڑہے اور خداوند عالم کی حمد و ثنا کی پہر کہا کہ اے لوگو علم سیکہو اور اوسپر عمل کرو اور دوسرونکو سکہاؤ اور جسکو قرآن مین کوئی مشکل پیش آوے مجہسے دریافت کرلے مجہ تک یہ بات پہونچی ہے کہ کچہ لوگ کہتے ہین کہ خدا کسی چیز کو قبل اوسکے ہونیکے نہین جانتا - بدلیل آیت (ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاہدین منکم) اور درحقیقت یہان حتیٰ نعلم حتیٰ نری کے معنون مین ہے یعنی اور البتہ ہم تم کو آزماوینگے یہانتک کہ ہم دیکہ لین اوسکو جسپر ہمنے جہاد و صبر فرض کیا تہا کہ اوسنے جہاد کیا اور صبر کیا اوس تکلیف پر جو ہمارے حکم سے اوسکو لاحق ہوئی -

کہا - امام سیوطیؒ نے یا اور کسی نے کہ جناب ولایتمآبؑ سے جو فرمایا ہے کہ حتیٰ نعلم بمعنی حتیٰ نری ہے مفسرین کے قول کا حاصل بہی یہی ہے جو کہتے ہین کہ نعلم سے علم ظہور مراد ہے -

مین کہتا ہون - کہ مفسرین نے اس تفسیر کو آپ ہی سے لیا ہے -

کہا اونہون نے کہ قرآنمجید مین آخرت اور بہشت و دوزخ کے حالات بلکہ اون امور دنیا کی کیفیتین جو وقت نزول تک واقع نہین ہوئی تہے وہ سب خبر دی ہے قبل وقوع -

مین کہتا ہون - کہ جو کچہ کہ ہوتا ہے خداوند عالم ہی کے پیدا کرنے سے ہوتا ہے نہ کسی اور کے چنانچہ فرمایا ہے واللہ خلقکم وما تعملون[۵۲] اور فرمایا اللہ خالق کل شئی[۵۳] - تو اسمین کسی شبہہ کی گنجایش نہین ہے -

اور شیخ العارفین محی الدین ابن العربی رحہ نے فتوحات مکیہ کے باب اسرار الشریعۃ مین ایک مبسوط بحث کے بعد اس آیت کے مضمون کی توضیح مین فرمایا ہے گیا نہین دیکہا جاتا کہ خداوند تعالیٰ باآنکہ ہر شئے کا عالم ہے گزشتہ ہو یا آئندہ - محض اس امر کی تعلیم کے لئے کہ حکم کا مدار حالات پر ہے اپنی ذات پاک کو بمنزلہ مستفید اور مخاطب بندونکو بمنزلہ مفید قرار دیکر فرماتا ہے کہ ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاہدین منکم والصابرین - حالانکہ درحقیقت وہ مطلع ہے

---

۵۱ اور (مسلمانو) تمکو ہم ضرور آزماکر رہین گے تاکہ تم مین جو جہاد کرنیوالے اور (تکلیفونکو) برداشت کرنیوالے ہین اونکو ہم (اچہی طرح ٹہونک بجاکر) معلوم کرلین اور تاکہ تمہارے اصلی حالات کو جانچ لین - ۵۲ اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تمکو اور تمہارے کامون کو ۱۲ -
۵۳ اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا ۱۲

بما يكون منهم ولكن الحال تمنع من اقامة الحجة له سبحانه علينا وقال فلله الحجة البالغة فلم يبق بالابتلاء لاحد حجة على الله فحسم بذلك الابتلاء احتمال قولهم لو حكم بعلمه فيهم ان يقولوا لو بلوتنا ووجدتنا وا قفين عند حدودك وهذا يسمى علم الخابر وهو الاسم الخبير في قوله تعالى عليما خبيرا هذا واخرج الخطيب في الكفاية بسند معتمد عن ابراهيم الحربي سمعت على بن الجعد يقول سمعت ابا يوسف يقول اجيز شهادة اهل الاهواء اهل الصدق منهم الا الخطابية والقدرية الذين يقولون ان الله لا يعلم الشيء حتى يكون وقد كفر الغزالي في المنقذ من الضلال ابا نصر الفارابي وابن سينا بنفي علم الحق تعالى بالجزئيات وللشيخ ابراهيم الكوردي التوصيل الى ان علم الله تعالى بالاشياء اذ لا على التفصيل والمسلك القويم في مطابقة تعلق الخابرة بالحادث بتعلق العلم القديم (**الصفات المتشابهات**) قال الله المتعال هو الذي انزل عليك الكتب منه ايات محكمت هن ام الكتب واخر متشابهت فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا الاية اخرج ابن جرير وابن المنذر وابن الانبارى في الوقف بسند جيد من طريق مجاهد عن ابن عباس في قوله تعالى (وما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم) قال انا ممن يعلم تاويله وقد استفاض عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم دعا له اللهم فقهه في الدين وعلمه التاويل في لفظ

اون امور سے جو بندون سے صادر ہوتے ہین لیکن خداوند تعالیٰ کی حجت بندون پر قائم ہونے سے صورت حال مانع ہوتی ہی اور فرماتا ہو کہ فللہ الحجۃ البالغۃ یعنے اللہ ہی کے لئے ہی حجت تامہ۔ پس آزمایش ظاہری نے بندونکی حجت کو اللہ پر باقی نہ رکھا۔ اور اس آزمالیش سے وہ احتمال منقطع ہو گیا کہ اگر خداوند تعالیٰ صرف اپنے علم کی بنا پر احکام جاری فرماتا تو بندے کہتے کہ اگر تو ہمین آزماتا تو ہمکو حدود پر ٹھہرنے والے پاتا (یعنے ہم ہرگز حد سے تجاوز نکرتے) اور اسکو علم الخبر کہتے ہین اور یہی معنے ہین اسم خبیر کے جو علیماً خبیرا مین واقع ہی۔

اور خطیب نے الکفایۃ مین بسند معتمد روایت کیا ہی فرمایا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے کہ مذاہب باطلہ والو نمین سے سچ کہنے والونکی گواہی کو مقبول رکھتا ہون مگر فرقہ خطابیہ اور قدریہ جنکا یہ زعم ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی چیز کو نہین جانتا۔ جبتک کہ وہ چیز ظہور مین آوے۔

اور امام غزالی رح نے کتاب المنقذ من الضلال مین ابو نصر فارابی اور ابن سینا کو کافر کہا ہی اسوجہ سے کہ انکے نے خداوند تعالیٰ کے عالم جزئیات ہونے سے انکار کیا ہے۔

اور شیخ ابراہیم کردی رح نے اس بیانمین کہ خداوند تعالیٰ کو جملہ امور جزئیات کا تفصیلی علم ہی دو کتابین تصنیف کی ہین جنکے نام یہ ہین التوصیل لبیان علم اللہ تعالیٰ بالاشیا ازلا علی التفصیل۔ اور المسلک القویم فی مطابقۃ تعلق الخبرۃ بالحادث بتعلق العلم القدیم

صفات متشابہات

فرمایا خداوند تعالیٰ نے (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہی جسنے تمپر (یہ) کتاب اوتاری جسمین سے بعض آیتین پکی (یعنے صاف وصریح) ہین کہ وہی اصل کتاب ہین اور بعض دوسری مبہم (کہ اونکے معنونمین کئی پہلو نکل سکتے ہین) تو جنلوگونکے دلونمین کجی ہی وہ قرآنکی انہین مبہم آیتونکے پیچھے پڑے رہتے ہین تاکہ فساد پیدا کرین اور تاکہ اونکی اصلی مطلب کی ٹوہ لگاوین حالانکہ نہین جانتا اونکے اصلی مطلب کو مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین بڑی پایگاہ رکھتے ہین وہ یون کہتے ہین کہ اسپر ہمارا ایمان ہی (یہ) سب (کچھ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہی۔

اور روایت کیا ہی ابن جریر و ابن المنذر نے اپنی تفسیرونمین اور ابن الانباری نے کتاب الوقف مین بسند جید مجاہد سے کہ ابن عباس رض نے آیت (وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون العلم) کی تفسیر مین کہا کہ مین اون لوگونمین سے ہون جو متشابہات کی تاویل جانتے ہین۔ اور ابن عباس رض ہی سے بہ شہرت مروی ہی کہ آپکی لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بڑی سمجھ والا کر اسکو دین مین اور سکھلا اسکو تاویل ﷺ

اللّٰهم علمه الحكمة وتأويل الكتاب ولعبد بن حميد فی التفسیر وابن الانباری فی کتاب الاضداد عن مجاهد وابن جریر عن الربیع فی قوله تعالی (والراسخون فی العلم) قال یعلمون تأویله ویقولون امنا به وقال نجم الدین عمر النسفی فی تفسیره اکثر اهل العلم علی ان الراسخین فی العلم یعلمون المتشابه قالوا ولو لم یکن للراسخین فی العلم حظ فی علم المتشابه الا ان یقولوا امنا به کل من عند ربنا لم یکن لهم فضل علی الجهال لانهم جمیعا یقولون ذلک وان الله تعالی لم یسو بین خلقه فی العلم بالمتشابه وقال النووی انه الاصح لانه یبعد ان یخاطب الله تعالی عباده بما لا سبیل لاحد من الخلق الی معرفته وقال ابن الحاجب انه الظاهر واختاره القتیبی وهو قول الشافعی قال فی مختصر البویطی لا یحل تفسیر المتشابه الا بسنة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم او خبر عن احد من اصحابه او اجماع العلماء فلولا ان علم تأویل المتشابه مما الیه سبیل لما قال ذلک هذا وقد قال ابن عباسؓ کما عزی له الخطابی وابن الاثیر علم بالقرآن فی علم علیؓ کالقرارة فی المثعنجر ای الغدیر الصغیر فی وسط البحر ولابی نعیم فی حلیة الاولیاء عن ابن مسعودؓ قال ان القرآن انزل علی سبعة احرف ما منها حرف الا ولها ظهر وبطن و ان علی بن ابی طالب عنده منه الظاهر والباطن وقد صح حدیث علی مع القرآن والقرآن مع علی وحدیث انا مدینة العلم وعلیؓ بابها اذا علمت هذا فاعلم ان للحسن بن علی الحلوانی فی السنن ولمحمد بن عثمان بن ابی شیبة فی کتاب العرش والقاضی ابی احمد الغسال الاصفهانی

ایک روایت مین یون ہو کہ یا اللہ سکھا اسکو حکمت اور تاویل قرآنکی ۔

اور روایت کیا ہو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور ابن الانباری نے کتاب الاضداد مین مجاہد سے اور ابن جریر نے ربیع سے
کہ اون دونون نے (والراسخون فی العلم) کے بیان مین کہا کہ راسخین فی العلم اوسکی تاویل جانتے ہین اور آمنا بہ کہتے ہین ۔
اور شیخ نجم الدین عمر نسفی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہو کہ اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ راسخین فی العلم متشابہ کی تاویل جانتے ہین
اور اونکی دلیل یہ ہو کہ اگر انکو بھی متشابہات کے جاننے سے کچھ بہرہ نہو سوا اسکے کہ آمنا بہ کل من عند ربنا کہین تو اونہین
جہال پر کوئی فضیلت نہ ہوگی کیونکہ وہ بھی یہی کہتے ہین اور اسمین شک نہین کہ خداوند تعالی نے متشابہ کے جاننے مین
تمام مخلوق کو یکسان نہین رکہا ہو ۔

امام نووی نے کہا ہو کہ یہ بہت درست ہو کیونکہ یہ بعید ہو کہ خداوند تعالی اپنے بندون سے ایسا خطاب کرے جسکے سمجھنے کی
کسی فرد بشر کو قدرت نہو اور کہا ابن حاجب نے کہ یہی ظاہر ہو اور قتیبی نے اسکو اختیار کیا ہے ۔ اور امام شافعی بھی اسیکے قائل
ہین چنانچہ مختصر بویطی مین کہا ہے کہ "متشابہات کی تفسیر بجز حدیث نبوی یا اثر صحابی یا اجماع علماء کے جائز نہین" اگر اونکے
نزدیک تاویل متشابہات کی کوئی سبیل نہوتی تو وہ ایسا نہ کہتے ۔ اور یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ ابن عباسؓ نے کہا ہے
کہ قرآن مجید کا علم جو مجھے حاصل ہو وہ بمقابلہ علیؑ مرتضے کے علم کے ایسی نسبت رکھتا ہو جیسے ایک چھوٹا حوض بڑی
دریا کے مقابلہ مین اسکو خطابی اور ابن اثیر نے ذکر کیا ہے ۔

اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین روایت کیا ہو کہ کہا ابن مسعودؓ نے "قرآن مجید سات حرفون پر نازل ہوا ہے اور
ہر ایک حرف کا ایک ظاہر ہو اور ایک باطن ۔ اور علی بن ابیطالبؑ کے پاس اوسکا ظاہر و باطن دونون ہین ۔ اور
یہ حدیث بہ سند صحیح مروی ہو کہ علی مع القرآن والقرآن مع علی ۔ یعنے علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ
و نیز یہ حدیث کہ انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین علم کا شہر ہون اور علیؑ
اوسکا دروازہ ۔

جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیئے کہ روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی نے کتاب السنن مین اور اونکی جہت سے
محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے کتاب العرش مین اور قاضی ابو احمد عسال اصفہانی نے کتاب المعرفہ مین ۔

فی المعرفۃ تالیفہ فی الصفات وابی الشیخ وابن مردویہ عن عمیر بن عبد الملک قال خطبنا علی
قال حدثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ربہ عز وجل قال وعزتی وجلالی
وارتفاعی فوق عرشی ما من اھل قریۃ ولا اھل بیت ولا رجل ببادیۃ کانوا علی ما کرھت
من معصیتی فتحولوا عنھا الی ما احببت من طاعتی الا تحولت لھم عما یکرھون من عذابی
الی ما یحبون من رحمتی وما من اھل بیت ولا قریۃ ولا رجل ببادیۃ کانوا علی ما احببت
من طاعتی ثم تحولوا عنھا الی ما کرھت من معصیتی الا تحولتُ لھم عما یحبون من رحمتی
الی ما یکرھون من غضبی وعن محمد بن زنبور ابی صالح المکی انا الحارث بن عمیر انا جعفر بن محمد
عن ابیہ عن جدہ عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فاتحۃ
الکتاب وآیۃ الکرسی وآیتین من آل عمران (شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملئکۃ) الی قولہ
(ان الدین عند اللہ الاسلام) وقولہ (قل اللّٰھمّ مالک الملک) الی قولہ (بغیر حساب) مشفعات
معلقات بالعرش ما بینھن وبین اللہ حجاب الحدیث اخرجہ جماعۃ من المحدثین وبسطنا
الکلام علیہ فی احیاء المیت بفقہ اھل البیت ولہ شاھد عند الدیلمی فی مسند الفردوس
عن ابی ایوب الانصاری وفیہ تعلقن بالعرش وقلن اتنزلنا علی قوم یعملون بمعاصیک
فقال وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی الحدیث وللطبرانی فی الاوسط وابی الشیخ
فالدیلمی والبیہقی فی شعب الایمان والھروی فی ذم الکلام وعبید اللہ بن محمد بن

اور ابوالشیخ و ابن مردویہ نے اپنی تفسیر و مین عمیر بن عبدالملک سے کہا کہ خطبہ پڑہا ہمارے بیان علی رضی نے کہا کہ فرمایا مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوند تعالی نے فرمایا کہ قسم ہے میری عزت و جلال اور عرش پر میری جلوہ فرمائی کی کہ نہین ہین کسی قریہ کے رہنے والے یا کسی گہر والے یا کسی جنگل کا رہنے والا شخص کہ ہون وہ لوگ ایسی حالتین جو مجکو ناپسند ہے یعنے میری نافرمانی پہر پلٹ جاوین اوس سے ایسی حالت کی طرف جو مجہے پسند ہے یعنے فرمانبرداری مگر مین بھی پہر جاؤنگا اونکے لئے اوس حالت سے جو اونہین ناپسند ہے یعنے میرے عذاب سے ایسی حالت کی طرف جو اونہین محبوب ہے یعنے میری رحمت ۔ اور نہین ہین کسی قریہ کے رہنے والے اور کسی گہر کے لوگ اور کسی جنگل کا رہنے والا شخص کہ ہون وہ لوگ اوس حالت پر جو مجہے پسند ہے یعنے میری طاعت پہر پلٹ جاوین ایسی حالت کی طرف جو مجہے ناپسند ہے یعنے میری نافرمانی مگر مین بھی پہر جاؤنگا اونکے لئے اوس حالت سے جو اونکو مرغوب تھی یعنے میری رحمت ۔ ایسی حالت کی طرف جو اونہین ناگوار ہوگی یعنے میرا غضب ۔

اور محمد بن زنبور ابو صالح مکی سے روایت ہے کہا کہ بیان کیا ہمسے حارث بن عمیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام جعفر صادق رضی نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی یہ دونون آیتین شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملئکۃ تا آخر ان الدین عند اللہ الاسلام اور قل اللہم مالک الملک ۔ بغیر حساب تک مقبول الشفاعۃ ہین عرش سے معلق ہین انکے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہین ہے ۔ الی آخر الحدیث ۔

اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور ہمنے اپنی کتاب احیاء المیت بفضائل اہل البیت مین اسکی بڑی بحث لکہی ہے ۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اس حدیث کو ابوایوب رضی انصاری سے روایت کیا ہے اور اوسمین یون ہے کہ ان آیتون نے عرض کی کہ کیا تو اوتارتا ہے ہمکو ایسی قوم پر جو تیری نافرمانیان کرینگے تو ارشاد ہوا کہ قسم ہے میرے عزت وجلال و بلندمکانی کی ۔ الحدیث ۔

اور روایت کیا ہے طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابوالشیخ نے اور انکی جہت سے دیلمی نے ۔ اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور ہروی نے کتاب ذم الکلام مین اور عبیداللہ بن محمد بن حفص عیشی نے اپنی کتاب الحدیث مین ۔

حفص العبشمی فی حدیثه وعبد القادر الرهاوی فی اربعینه عن الحارث عن علی قال کل دعاء محجوب عن السماء حتی یصلی علی محمد وعلی اٰل محمد قال ابن الجزری فی اٰخر النشر واسناده جید وفی تلخیص مسند الفردوس لابن حجر حدیث الدعاء محجوب عن الله عزوجل حتی یصلی علی محمد واهل بیته ابو الشیخ عن علی ای رفعا وسنده ضعیف وهو عند الترمذی ولعله الحکیم فلیراجع قال میرک ورواه الحسن بن عرفة عن علی مرفوعا وسنده ضعیف والصحیح وقفه لکن قال المحققون من علماء الحدیث ان مثل هذا لایقال من قبل الرأی فهو مرفوع حکما انتهی وعن الحارث عن علی رفعا ما من دعاء الا بینه وبین السماء حجاب حتی یصلی علی محمد وعلی اٰل محمد فاذا فعل ذلك انخرق ذلك الحجاب ودخل الدعاء (الحدیث) رواه البیهقی وابو القاسم التیمی والدیلمی وابن ابی شریح وابو الحسن ابن عساکر وابن بشکوال وغیرهم ورواه الطبرانی والبیهقی عن الحارث وعاصم بن ضمرة کلاهما عن علی موقوفا واشار الیه ابو الیمن ولابن ابی شیبة عن حذیفة بن اسید قال رأیت علی بن ابی طالب اذا زالت الشمس صلی اربعا طوالا فسألته فقال رأیت رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم یصلیها فسألته فقال لی ان ابواب السماء تفتح اذا زالت الشمس فلا ترتج حتی یصلی الظهر فاحب ان یرفع لی الی الله عمل وللدارقطنی فی حدیث ای لاتزال مفتحة ۱۲ العاقل ابن منزوك والخطیب فی الجامع لاٰداب القاری والسامع وابی غنائم النرسی فی انس

اور عبدالقادر رہاوی نے اپنی اربعین مین ۔ حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہر دعا روکدیجاتی ہے آسمان پر جانے سے یہانتک کہ درود بھیجا جاے آنحضرتؐ پر اور آپکی آل پر ۔ ابن الجزری نے کتاب النشر کے آخر مین اسکے اسناد کو جید کہا ہے ۔
اور ابن حجر کی تلخیص مسند الفردوس مین مرقوم ہے کہ (الدعا[۵۱] محجوب عن اللہ عزوجل حتی یصلے علی محمد واہل بیتہ) کی حدیث کو ابو الشیخ نے حضرت علیؑ سے روایت کیا ہے ۔ یعنے مرفوعاً[۵۲] ۔ اسکی سند ضعیف ہے اور اسکو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے ۔ شاید یہ حکیم ترمذی ہون ۔ اسکو دیکھ لیا جاوے ۔
میرک نے کہا ہے کہ اسکو حسن بن عرفہ نے روایت کیا ہے حضرت علیؓ سے مرفوعاً ۔ اور سند اُسکی ضعیف ہے ۔ اور صحیح یہ ہے کہ علیؓ کا ہی قول ہے لیکن محققین علماء حدیث کہتے ہین کہ ایسی بات اپنی رای سے کوئی نہین کہہ سکتا تو لابد آپنے آنحضرتؐ ہی سے سُنا ہوگا ۔ انتہی ۔
اور روایت کیا ہے حارث نے علیؓ سے مرفوعاً کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان حجاب ہتا ہے جبتک کہ آنحضرتؐ اور آپکی آل پر درود نہ پڑہا جاوے ۔ جب درود پڑہا جاوے تو وہ حجاب دور ہوجاتا ہے اور دعا آسمان مین داخل ہوتی ہے ۔ الحدیث ۔ روایت کیا ہے اسکو بیہقی ۔ و ابوالقاسم تیمی ۔ و دیلمی نے ۔ اور ابن ابی شریح نے پہر اونکی جہت سے ابو الیمن[۵۳] ابن عساکر نے اور ابن بشکوال وغیرہم نے وغیرہ روایت کیا ہے اسکو طبرانی و بیہقی نے حارث و عاصم بن ضمرہ سے وہ ہر دو حضرت علیؓ سے موقوفاً ۔ اور ابو الیمن نے بھی اسکیطرف اشارہ کیا ہے اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے حذیفہ بن اسید سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مینے علیؓ کو کہ جب آفتاب ڈہلتا آپ چار رکعتین طویل پڑہتے ۔ سو مین نے اسکی اصل پوچہی کہا کہ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نماز پڑہتے دیکھا اور اوسکی وجہ پوچہی تو آپنے مجھے فرمایا کہ آسمان کے دروازے زوال آفتاب کے ساتھ کھل جاتے ہین اور کھلے ہی رہتے ہین یہانتک کہ ظہر پڑہی جاوے تو مجھے خوش آتا ہے کہ ایسے وقت مین میرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف بلند کیا جاے ۔
اور روایت کیا ہے دارقطنی نے اپنے رسالہ حدیث ابن منزوک مین ۔ اور خطیب نے کتاب الجامع لآداب القاری والسامع مین اور ابو غنائم نرسی نے کتاب انس العاقل مین ۔

---

۵۱ دعا روک دیجاتی ہے خدا کے پاس مقبول ہونے سے یہانتک کہ درود بھیجا جائے حضرتؐ اور آپکے اہل بیت پر ۱۲

۵۲ یعنے در اصل آنحضرتؐ کا فرمان ہے ۱۲

۵۳ یعنے علی رضی اللہ عنہ کا ہی قول ہے ۱۲

وابن عساكر عن علي قال يا حملة القران اعملوا به الى ان قال وسيكون اقوام يحملون العلم لا يجاوز تراقيهم تخالف سريرتهم علانيتهم الى قوله اولئك لا يصعد اعمالهم في مجالسهم تلك الى الله ولاسحق وابن ابي عاصم وابن جرير والمحاملي في الامالي بسند صحيح عن علي في خطبة خم وقد تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعده كتاب الله سببه بيده وسببه بايديكم (الحديث) ورواه ابن سعد واحمد والطبراني في معجمه الكبير عن ابي سعيد الخدري وابن ابي شيبة واحمد عن زيد بن ثابت كتاب الله عز وجل حبل ممدود ما بين السماء والارض وفي لفظ للطبراني في الكبير عن زيد كتاب الله عز وجل سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم ولابن اسحق فيعقوب بن ابراهيم الدورقي فالدارمي واحمد وابي يعلى في مسانيدهم وابن جرير في تهذيب الآثار والخطيب في تاريخه عن عبيد الله بن ابي رافع عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ولاخرت العشاء الآخرة الى ثلث الليل فانه اذا مضى ثلث الليل الاول هبط الله تعالى الى السماء الدنيا فلم يزل هنالك حتى يطلع الفجر فيقول قائل الا سائل يعطى الا داع يجاب الا سقيم يستشفى فيشفى الا مذنب يستغفر فيغفر له وليس عند ابي يعلى جملة الا سائل يعطى تابعه ابو هريرة عند ابن اسحق فيعقوب الدورقي فالدارمي وعبد الرزاق واحمد وابن نصر وابي يعلى

اور ابن عساکر نے ۔ کہ علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ "اے اہل قرآن قرآن پر عمل کرو" یہانتک کہ فرمایا کہ "عنقریب ظاہر ہونگے ایسے لوگ جو علم رکھتے ہونگے لیکن وہ علم اونکے چنبر گردن سے آگے بڑہا ہوا نہو گا ۔ اونکا باطن برخلاف ظاہر ہو گا ۔ آخر مین فرمایا کہ "اونکے اعمال جو اونکی مجلسون مین صادر ہوتے ہون اللہ کی طرف بلند نہونگے"

اور روایت کیا ہے اسحق و ابن ابی عاصم و ابن جریر نے اپنی کتب مین اور محاملی نے کتاب الامالی مین ۔ بہ سند صحیح علیؓ سے کہ غدیر خم کی حدیث مین آنحضرت نے فرمایا "کہ مینے تم مین ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اوسکو تہامے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے وہ کتاب اللہ ہے جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھ ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھ ۔ الی آخر الحدیث ۔

اسی حدیث کو ابن سعد و احمد نے اور طبرانی نے معجم کبیر مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ۔ اور ابن ابی شیبہ و احمد نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ۔ روایت کیا ہے ۔ جسکے الفاظ یہ ہین کہ اللہ عز و جل کی کتابؐ ایک رسی ہے جو آسمان و زمین مین تنی ہوئی ہے اور طبرانی کی دوسری روایت معجم کبیر مین زید بن ثابتؓ سے یون ہے کہ اللہ عز و جل کی کتابؐ ایک رسّی ہے جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھ مین ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھون مین ہے ۔

اور روایت کیا ہے ابن اسحق نے پہر اونکی جہت سے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے پہر دارمی نے اور احمد و ابو یعلی نے اپنی مسندون مین ۔ اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین ۔ اور خطیب نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے باپ سے وہ علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اگر اپنی امت کو مشقت مین ڈالنا مجھے ناگوار نہوتا تو مین اونہین ہر نماز کے وقت مسواک کیلئے اور ثلث شب تک نماز عشا کی تاخیر کے لئے حکم کرتا ۔ کیونکہ جب رات کا ایک ثلث گذر جاتا ہے تو باریتعالی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور طلوع فجر تک وہان جلوہ گر رہتا ہے پہر منادی پکارتا ہے کہ "کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ (اوسکا مطلب) اوسکو دیا جاوے کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ (اوسکی دعا) قبول کیجاوے کیا ہے کوئی بیمار جو شفا چاہتا ہو کہ (اوسکو) شفا دیجاوے کیا ہے کوئی گنہگار جو بخشش چاہتا ہو کہ اوسکی مغفرت کیجاوے" اور ابو یعلی کی روایت مین جملہ الا سائل یعطی مذکور نہین ہے ۔

اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہے ۔ چنانچہ ابن اسحق نے اور اونکی جہت سے یعقوب دورقی و دارمی نے اور عبد الرزاق و احمد و ابن نصر و ابو یعلی ۔

وابن جرير ولسلم عنه ذكر النزول فقط وللصابونی فی الانتصار عن عبيد الله بن ابی رافع عن علی رفعا ينزل ربنا تبارك وتعالى فی كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر فيقول من يدعونی فاستجيب له ومن يسألنی فاعطيه ومن يستغفرنی فاغفر له تابعه ابو هريرة ايضا عند مالك فی رواية يحيى فمسلم ورواية القعنبی فابی داؤد وعنه بقية ائمة الحديث الستة والدارمی وابی يعلى والصابونی بطرق كثيرة عنه وجبير بن مطعم وعبادة بن الصامت وجابر وعبد الله وابو الدرداء والحبر وعائشة وام سلمة اخرجها الصابونی زاد النسأی وابن ماجة عن ابی هريرة حتى يطلع الفجر وفی النزول كل ليلة احاديث ذكرها يطول قال القاضی عياض فی حديث ابی هريرة الصحيح رواية حين يبقى ثلث الليل الآخر كذا قال شيوخ الحديث وهو الذی تظاهرت عليه الاخبار بلفظه ومعناه قال النووی ويحتمل ان يكون النبی صلى الله عليه وآله وسلم اُعلم باحد الامرين فی وقت فاخبر به ثم اُعلم بالآخر فی وقت آخر فاعلم به وسمع ابو هريرة الخبرين فنقلهما جميعا ولعبد الرزاق فی مصنفه والحسن بن علی الخلال الحلوانی وابن ماجة القزوينی والبيهقی فی شعب الايمان والمزی فی تهذيب الكمال عن ابی بكر ابن ابی سبرة عن ابراهيم بن محمد هو ابن علی بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب عن معاوية ابن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب عن ابيه عن عمه علی بن ابی طالب قال قال رسول الله

وابن جریر نے ذکر کیا ہی۔ اور مسلم نے بھی لیکن صرف ذکر نزول باری عزوعلا۔
اور روایت کیا ہی صابونی نے کتاب الانتصار مین عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علیؓ سے مرفوعاً[له] کہ ہمارا پروردگار تبارک وتعالی ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہی جبکہ ایک ثلث شب باقی رہجاوے اور فرماتا ہی کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ مین اوسکی دعا کو قبول کرون اور کون ہی جو مجھسے (اپنی حاجت) چاہے کہ مین اوسکو دون اور کون ہے جو مجھسے مغفرت طلب کرے کہ مین اوسکو بخشدون ؟
اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہی۔ چنانچہ امام مالک نے ذکر کیا ہی یحیی کی روایت مین جسکو مسلم نے لکھا ہی اور قعنبی کی روایت مین جسکو ابوداؤد نے لکھا ہی اور بقیہ ائمہ ستہ ودارمی وابویعلی وصابونی نے ذکر کیا ہی بطرق کثیرہ ابو ہریرہؓ سے ونیز روایت کیا ہی اسکو جبیر بن مطعمؓ۔ اور عبادہ بن الصامتؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوالدرداءؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم نے چنانچہ صابونی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ اور نسای وابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے (حتی یطلع الفجر) زیادہ کیا ہی یعنے یہانتک کہ فجر طلوع ہو۔
الغرض ہر شب کے نزول کے متعلق متعدد احادیث وارد ہین جنکا ذکر طویل ہوگا۔
قاضی عیاض نے ابو ہریرہؓ کی حدیث مین کہا ہے کہ آخر ثلث مین نزول فرمانیکی روایت صحیح ہی شیوخ حدیث اسی کے قائل ہین اور حدیثون کے لفظ ومعنی بھی اسکے مؤید ہین۔
امام نووی نے کہا ہی کہ ممکن ہی کہ آنحضرتؐ کو ایک وقت ایک امر کی اطلاع دیگیی سو آپنے اوسکی خبر دی پھر دوسرے وقت دوسرے امر کی اطلاع دیگیی سو آپنے اوسکی بھی خبر دیدی اور ابو ہریرہؓ نے دونون خبرین سُنین اور دونوکو نقل کردیا
اور روایت کیا ہی عبدالرزاق نے اپنے مصنف مین۔ اور حسن بن علیؓ خلال حلوانی وابن ماجہ نے اپنی کتابون مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین۔ اور مزی نے تہذیب الکمال مین ابوبکر ابن ابی سبرہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے چچا علیؓ بن ابیطالب سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

[له] یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ۱۲

صلى الله عليه وآله وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا
نهارها فان الله عز وجل ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول الا مستغفر
فاغفر له الا تائب فاتوب عليه الا مبتلى فاعافيه الا مسترزق فارزقه الا سائل
فاعطيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر وضعف بابي بكر ابن عبد الله ابن محمد بن ابي سبرة
المدني ورمي بالوضع والظاهر انه لمثل هذا الحديث ولا يخفى ان له شواهد كثيرة عن ابي بكر
وعائشة ومعاذ وابي ثعلبة وابن عمرو وابي موسى وعثمان بن ابي العاص وراشد بن سعد
وابي هريرة وقد خرج جمع من الثقات باحاديث الصفات وابو بكر قاضي مكة ومفتي المدينة
ثم قاضي العراق قبل ابي يوسف فقيه كثير الحديث من ابناء الصحابة الاجلاء وسأل المنصور
مالكا من بقي بالمدينة من المشيخة فقال ابن ابي ذئب وابن ابي سلمة وابن ابي سبرة
وكان عبد الملك بن جريج يروي عنه وقال مصعب الزبيري كان من علماء قريش وقال
ابن سعد كان كثير العلم والسماع والرواية وقال الآجري عن ابي داود فيه مفتي المدينة
ولابي القاسم الاصبهاني في كتاب الترغيب والترهيب عن علي رفعه ينزل الله تعالى
ليلة النصف من شعبان فيغفر لكل مسلم الا لمشرك او مشاحن او قاطع رحم او امرأة
تبغي بفرجها فليراجع سنده وفي حديث الامام جعفر الصادق عن ابيه الامام محمد الباقر
عن الصحابي الجليل جابر عند خلائق في حجة الوداع وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده

السماء

له المشيخة والمشيخة جمع شيخ ١٢

له في النهاية رمز فيه يغفر الله لكل عبد ما خلا المشرك او مشاحنا المشاحن المعادي وقال الاوزاعي اراد بالمشاحن هنا صاحب البدعة المفارق لجماعة الامة وفي القاموس و المشاحن المذكور في الحديث صاحب البدعة التارك للجماعة ١٢

کہ جب شعبان کی پندرھوین شب آوی تو اوس شب مین نمازین پڑہو اور دن مین روزہ رکھو اسلئے کہ اوس شب کو غروب آفتاب کے ساتھہ ہی اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ کیا ہی کوئی مغفرت طلب کرنیوالا کہ اوسکو بخشون کیا ہی کوئی توبہ کرنیوالا کہ اوسکی توبہ قبول کرون کیا ہی کوئی بیمار کہ اوسکو عافیت دون کیا ہی کوئی رزق چاہنے والا کہ اوسکو رزق دون کیا ہی کوئی حاجت خواہ کہ اوسکی حاجت برلاؤن کیا ہی کوئی ایسا کیا ہی کوئی ایسا۔ طلوع فجر تک (یہی لت رہتی ہے)

اور یہ روایت ابوبکر ابن عبداللہ کے باعث ہی ضعیف سمجھی جاتی ہی اونپر موضوع حدیثین بنانے کا گمان کیا گیا ہی۔

اور ظاہر یہ ہی کہ یہ گمان ایسی ہی حدیث کی وجہ سے ہوگا۔ اور مخفی نہ رہے کہ اس حدیث کے شواہد بہت ہین۔ چنانچہ ابوبکر رض عائشہ رض معاذ ابو ثعلبہ رض ابن عمرو رض ابوموسیٰ رض عثمان بن ابی العاصی رض راشد بن سعد ابوہریرہ رض بھی اسکے راوی ہین۔ اور یہہ کچہ انہین پر موقوف نہین ہی بلکہ ثقات کی ایک جماعت کی جماعت احادیث صفات کو روایت کرنیکی وجہ سے غیر معتبر ٹھرای گئے ہین۔

فی الوقت بغرض مزید اطمینان اونکی تعدیل بیان کیجاتی ہے) ابوبکر رض اولاً قاضی مکہ اور مفتی مدینہ تھی پہر قاضی عراق ہوی قبل ابو یوسف رح کے یہ فقیہ اور کثیر الحدیث ہین صحابہ جلیل القدر کی اولاد سے ہین۔

نقل ہی کہ منصور نے امام مالک سے پوچھا کہ اب مدینہ کے مشائخ مین سے کون کون باقی ہین تو اونہون نے کہا کہ ابن ابی ذئب اور ابن ابی سلمہ اور ابن ابی سبرہ یعنے ابوبکر۔ اُن سے عبدالملک بن جریج روایت لیتے تھی اور مصعب زبیری نے کہا کہ وہ قریش کے علماء سے تھی۔ اور کہا ابن سعد نے کہ وہ کثیر العلم اور کثیر السماع والروایۃ تھے۔ اور کہا آجری نے کہ کہا ابوداؤد نے کہ ابوبکر مفتی مدینہ تھے۔

اور روایت کیا ہی ابو القاسم اصفہانی نے کتاب الترغیب والترہیب مین علی رض سے مرفوعاً کہ (اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے شعبان کی پندرھوین شب مین پس مغفرت فرماتا ہی ہر مسلمان کو سوائے مشرک اور قاطع رحم اور بدکار عورت کے) اسکی سند دیکھ لیجاوے۔

اور روایت کیا ہی بہت سے محدثین نے امام جعفر صادق رض سے وہ اپنے باپ امام محمد باقر رح سے وہ روایت کرتے ہین صحابی جلیل القدر جابر رضی اللہ عنہ سے قصہ حجۃ الوداع مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین ایسی چیز کہ جبتک تم اوسکو تھامے رہوگے کبھی گمراہ نہوگے۔

ان اعتصمتم به کتاب الله وانتم تسألون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد ان قد بلغت
وادّیت ونصحت فقال باصبعه السبابة یرفعها الی السماء وینکتها الی الناس اللّٰهم
اشهد ثلث مرات وهو من اشهر حدیث صحیح اکبّ الحفاظ الایقاظ علی روایته
فی کتب الصحیح خلا البخاری لکونه لم یقع له علی شرط کتابه الصحیح ولابن ابی شیبة
فابن ماجة بسند صحیح علی شرط الائمة الستة عن ابی هریرة رفعه المیت تحضره
الملائکة فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتها النفس الطیبة کانت فی الجسد
الطیب اخرجی حمیدة وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا یزال یقال لها
ذلک حتی تخرج ثم یعرج بها الی السماء فتفتح لها فیقال من هذا فیقولون فلان
فیقال مرحبا بالنفس الطیبة کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة وابشری بروح
وریحان ورب غیر غضبان فلا یزال یقال لها ذلک حتی ینتهی بها الی السماء
التی فیها الله تبارک وتعالی (الحدیث) وللد ولابی فی الکنی بسند کل رواة فیه ثقات
عن الحسن قال انی لفی حلقة علی اذ جاءت الصیحة من دار عثمان فرأیته رافعا یدیه
الی السماء وهو یقول اللّٰهم انی ابرأ الیک من دم عثمان ولابن ابی شیبة فی مصنفه
بشرط الائمة الستة عن ابن عمر فی قصة وفاته صلی الله علیه وآله وسلم فی غیبة
ابی بکر ثم مجیئه ومروره بعمر وهو یقول ما مات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

وہ قرآن مجید ہی اور تم سے میری نسبت سوال ہوگا تم کیا کہوگے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ بیشک آپنے اللہ تعالیٰ کے
پیغام پہونچائے اور حقوق ادا کئے اور خیر خواہی کی پس آپنے آسمان کی طرف انگشتِ شہادت بلند فرماکر اور لوگونکی جانب
ہلاکر فرمایا کہ خداوندا تو گواہ رہ۔ اسطرح تین مرتبہ فرمایا۔
اور یہ بہت مشہور و صحیح حدیث ہی کہ جہاں تک ہم نے بیدار مغز حفاظ حدیث کے اسکے روایت کرنے پر سب صحاح کی کتابوں مین
سوائے بخاری شریف کے کیونکہ یہ حدیث اوسکے شروط صحت کے موافق نہین ہی۔
اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اور ابن ماجہ نے بسند صحیح بر شرط ائمہ ستہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کہ قریب موت کے
فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر مرد صالح ہو تو کہتے ہین کہ باہر آ اے نفس پاک جو پاک جسد مین رہا باہر آ اور تجھے بشارت ہو
راحت و خوشبوئی اور خدائے رحیم (کی رضامندی) سے اسی طرح کہتے رہتے ہین یہانتک کہ انتقال ہوجائے پہر اوس
نفس کو آسمان پر لئے جاتے ہین اور اوسکے دروازے کہلواتے ہین وہانکے فرشتے سوال کرتے ہین کہ
یہ کون ہے پس جواب دیا جاتا ہے کہ فلان ہی تو وہ کہتے ہین کہ مرحبا اے نفس پاک جو پاک جسد مین رہا اندر آ اور
تجھے بشارت ہو راحت و خوشبوئی اور خدائے کریم (کی رضامندی) سے (ہر آسمان مین) اسیطرح کہا جاتا ہے
یہانتک کہ اِس نفس کو اوس آسمان مین پہونچایا جاتا ہے جسمین جناب باری عزوعلا جلوہ فرما ہی۔ الحدیث۔
اور روایت کیا ہی دولابی نے کتاب الکنے مین بسند معتمد جسکے کل راوی معتبر ہین حسن بصریؒ سے کہا آپنے کہ مین
علیؓ کے حلقہ مین تہا کہ ناگاہ عثمانؓ کے مکان سے ایک چیخ بلند ہوئی پس مین نے دیکھا علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کو کہ اُسوقت
آسمان کیطرف ہاتھ بلند کرکے فرمارہے تھے کہ خداوندا مین بری ہوتا ہون تیری طرف عثمانؓ کے خون سے۔
اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین موافق شرائط ائمہ ستہ۔ ابن عمرؓ سے۔ قصہ وفات شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خاصکر اِس بیانمین کہ اوسوقت ابوبکرؓ حاضر نہ تھے پہر آئے اور عمرؓ پر گزرے
دران حال کہ عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی۔

ثم اتی المنبر فصعدہ فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ان کان محمد صلی الله
علیه وآله وسلم الٰهکم الذی تعبدون فان محمدا قد مات وان کان الٰهکم الله الذی
فی السماء فان الٰهکم لم یمت (الحدیث ــــــــــــــ) ولعثمان الدارمی
فی الرد علی بشر المریسی وابن ابی حاتم والبیهقی فی الاسماء والصفات عن عمر
انه مر بعجوز فاستوقفته فوقف یحدثها فقال له رجل یا امیر المؤمنین حبست الناس
علی هذه العجوزة فقال ویلك اتدری من هذه هذه امرأة سمع الله شکواها من فوق
سبع سمٰوات هذه خولة التی انزل الله فیها قد سمع الله قول التی تجادلك فی زوجها
وتشتکی الی الله ولِلذهبی فی جزئه فی مقتل عمر عن عبد الرحمٰن بن عوف انه لما اخذ
البیعة لعثمان وبایعه الناس رفع رأسه الی سقف المسجد وقال اللّٰهُمَّ اشهد
ولعبد الله بن احمد وابن المنذر والطبرانی واللالکائی والبیهقی وابن عبد البر
وابی عمر والطلمنکی وابی احمد الغسال وغیرهم عن ابن مسعود قال ما بین السماء
القصوی والکرسی خمسمائة عام وما بین الکرسی والماء کذلك والعرش فوق
الماء والله فوق العرش واخرجه البخاری فی الرد علی الجهمیة بلفظ قال ابن مسعود
فی قوله تعالیٰ ثم استوی علی العرش قال العرش علی الماء والله فوق العرش وکلا الاثران
صحیحان وهما مرفوعان حکما والاخبار والاٰثار فی الباب عن اهل بیت النبوة

پہر ابو بکرؓ منبر پر جا بیٹھے اور حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پہر کہا ای لوگو اگر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہارے معبود تھے جسکی تم عبادت کرتے تھے تو آپنے وفات پائی اور اگر تمہارا معبود اللہ ہے جو آسمان پر ہی تو تمہارا معبود فوت نہین ہوا۔ الحدیث

اور روایت کیا ہی عثمان دارمی نے کتاب الرد علے بشر المریسی مین اور ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین عمرؓ سے کہ آپ ایک بوڑہی عورت کیطرف جا نکلے سو اوسنے آپکو ٹہرا لیا پس آپ اوس سے باتین کرنے لگے اوسوقت ایک شخص نے کہا کہ ای امیر المومنین آپنے اس بوڑہی عورت کیوجہ سے ان لوگون کو روکا ہی فرمایا کہ تجہپر افسوس ہی۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہے یہ وہ عورت ہی کہ اللہ نے ساتون آسمانون کے اوپر سے اوسکی فریاد سُنی ہی یہ خولہ ہین جنکی شان مین خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی[1] قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الی اللہ۔

اور روایت کیا ہی ذہبی نے جزء شہادت عمرؓ مین عبد الرحمن بن عوف سے کہ جب عثمانؓ کی بیعت مقرر ہوئی اور لوگون نے بیعت کی تو آپ نے سقف مسجد کی جانب سر اوٹہا کر کہا کہ "الٰہی تو گواہ رہ"۔

اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن احمد و ابن المنذر و طبرانی ولالکائی و بیہقی و ابن عبد البر و ابو عمر و طلمنکی و ابو احمد عسال وغیرہم نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ درمیان ساتوین آسمان اور کرسی کے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور درمیان کرسی اور پانی کے بہی اتنا ہی فاصلہ ہی اور عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہے۔

اور اسکو امام بخاری نے کتاب الرد علے الجہمیہ مین بدین لفظ روایت کیا ہی کہ ابن مسعودؓ نے ثم استوی علی العرش کی تفسیر مین کہا کہ عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہی۔

الغرض یہ دونون روایتین صحیح اور بمنزلہ حدیث مرفوع کے ہین۔ اور اس باب مین اہل بیت و صحابہ سے

---

[1] (اے پیغمبر) اللہ نے اوس عورت (ثعلبہ کی بیٹی خولہ) کی بات سُن لی جو اپنے شوہر (صامت کے بیٹے اوس) کے بارے مین تم سے جہگڑتی اور خدا سے فریاد کرتی تہی ۱۲

والاصحاب لاتعد ولاتحصى والكتب الالهية السابقة فمملوة من اثبات الجهة الفائقة وكذا كلام الانبياء المتقدمين وادعيتهم ولابن ابی شیبة فالدارمی عن عباس العمی قال بلغنی ان داؤد النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی دعائه سبحانك اللهم انت ربی تعالیت فوق عرشك ولابن ابی شیبة عن ابی عبدالله الجدلی قال ما رفع داؤد رأسه الی السماء حتی مات وله عن سلمان بن عامر الشعبانی قال ارأیتم سلیمان وما اوتی فی ملکه فانه لم یرفع رأسه الی السماء حتی قبضه الله تخشعا لله وله عن ابی الصدیق الناجی ان سلیمان بن داؤد خرج بالناس لیستسقی فمر علی نملة مستلقیة علی قفاها رافعة قوائمها الی السماء وهی تقول اللهم انی خلق من خلقك لیس بنا غنی عن رزقك فاما ان تسقینا واما ان تهلکنا فقال سلیمان للناس ارجعوا فقد سقیتم بدعوة غیرکم وروی ابن حبان فی الثقات فی طبقة تبع اتباع التابعین فی ترجمة عبدالرحیم بن موسی الایلی عن ابی الصدیق الناجی نحوه وروی الدارقطنی فی سننه عن ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس یستسقی فاذا هو بنملة رافعة قوائمها الی السماء فقال ارجعوا فقد استجیب لکم من اجل شان هذه النملة (قلت) وقد رأیت انا الحقیر وکان قد اصاب الناس قحط ولم یمطروا وهلکت

بے شمار احادیث مروی ہین ۔اور کتب سابقہ (آلہیہ) جہت علو کے اثبات سے پُر ہین۔ و نیز انبیاء ر ما سبق کے کلام اور دعائین اسکی مؤید ہین ۔

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ و دارمی نے عباس عمی سے کہا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ داؤد علیہ السلام اپنی دعا مین فرمایا کرتے تھے کہ سُبحانک اللّٰہم انت ربی تعالیت فوق عرشک ۔یعنے ای اللہ تو پاک ہی اور تو ہی میرا مالک ہی تو بلند ہے اپنے عرش پر ۔

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے ابو عبد اللہ جدلی سے کہا کہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے وقت وفات تک کبھی اپنا سر آسمان کیجانب نہین اوٹھایا ۔

اور نیز وہ سلمان بن عامر شعبانی سے روایت کرتے ہین کہ سلیمان علیہ السلام باآنکہ ایسی بڑی سلطنت پر تھے مگر خضوع و خشوع کے لحاظ سے تا وقت وفات کبھی اپنے آسمان کی جانب سر اُٹھا کر نگاہ نہ کی ۔

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے ابو الصدیق ناجی سے کہا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام لوگونکے ساتھ استسقاء کیلئے روانہ ہوے راستہ مین ایک چیونٹی کو دیکھا کہ چیت لیٹی ہی اور اپنے پنجونکو آسمانکی طرف بلند کی ہوئی کہتی ہی کہ ای اللہ مین بھی (تیری مخلوق مین سے) ایک مخلوق ہون ۔ہمکو تیرے رزق سے بے پروائی نہین (یعنی ہم تیرے رزق کے محتاج ہین) پس یا تو (بارش نازل کراور) ہمکو سیراب فرما ۔ ورنہ ہلاک کردے ۔سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ (ای لوگو) لوٹو تمپر باران نازل ہونیوالا ہے کسی اور کی دعا سے ۔

اور روایت کیا ہی ابن حبان نے کتاب الثقات مین تبع اتباع تابعین کے طبقہ مین عبد الرحیم بن موسیٰ ایلی کے حوال مین ابو الصدیق ناجی سے مثل اسکے ۔

اور روایت کیا ہی دارقطنی نے اپنی سنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ انبیاء ما سبق مین سے ایک نبی علیہ السلام استسقاء کیلئے لوگون کے ساتھ نکلے تھے راستہ مین ایک چیونٹی کو دیکھا جو اپنی پیٹھ پر آسمان کیجانب بلند کی ہوئی (پڑی) ہی پس فرمایا کہ اب لوٹو اس چیونٹی کی رعایت سے تمہاری قبولیت ہو گئی ۔

مین کہتا ہون کہ مجھ حقیر نے (بچشم خود) دیکھا ہی جبکہ قحط واقع تھا اور بارش نہین ہوئی تھی اور چار پایے سقط ہوتے تھے

الد واب اذا جاموشة عوجت راسها ونظرت الى السماء وصاحت والقت
بدموع الى الارض فاذا السماء قد غيمت وكثر السحاب وتواتر المطر والحمد لله رب
الكبرياء على الآلاء والنعماء وعن على بن ربيعة قال رايت عليا اتى بدابة فلما وضع
رجله فى الركاب قال بسم الله فلما استوى عليها قال الحمد لله سبحان الذى سخرلنا
هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم حمد الله ثلثا وكبر ثلثا وقال
سبحان الله ثلثا ثم قال سبحانك لا اله الا انت انى ظلمت نفسى فاغفرلى ذنوبى انه
لايغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت مم ضحكت يا امير المؤمنين قال كنت
ردف رسول الله صلے الله عليه وآله وسلم ففعل مثل ما فعلت ثم ضحك فقلت مم
ضحكت يارسول الله قال يعجب الرب من عبده اذا قال رب اغفرلى ويقول علم عبدى
فى القاموس والعجب من الله الرضا ۱۲
انه لايغفر الذنوب غيرى وفى لفظ ان الله ليضحك الى العبد اذا قال لا اله الا انت
سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفرلى فانه لايغفر الذنوب الا انت قال عبدى عرف
ان له ربا يغفر ويعاقب اخرجه الطيالسى وعبد الرزاق وسعيد بن منصور وابن
ابى شيبة واحمد وابن منيع وعبد بن حميد وابوداؤد والترمذى وقال حسن صحيح
والنسأى وابويعلى وابن جرير وابن المنذر وابن خزيمة وابن شاهين فى السنة
وابن مردويه والحاكم وصححه والبيهقى والضياء فى المختارة ورواه ابوبكر ابن ابى داؤد

ناگہان ایک بہینس نے اپنا سر ٹیڑہا کیا اور آسمان کی طرف دیکہکر چلائی اور کچہ آنسو گرائے کہ یکایک ابر نمایان ہوا اور (تہوڑی ہی دیر مین) بے اندازہ بارش ہوئی شکر ہے خداے کریم کا اوسکے احسانات اور نعمات پر۔

آور روایت کیا ہے علی بن ربیعہ نے کہا کہ دیکہا مین نے علی کرم اللہ وجہہ کو آپ کی سواری حاضر کی گئی جسوقت آپ نے رکاب مین قدم رکہا بسم اللہ کہا اور جب اوسپر اچہی طرح سوار ہو لئے یہ پڑہا الحمد للہ سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون [۵۱] ۔ پہر الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ اور سبحان اللہ تین مرتبہ اور سبحانک لا الہ الا انت انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت [۵۲] ۔ پہر ہنسے تو مینے وجہ پوچہی ۔ فرمایا کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ سوار تہا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ مین نے کیا ۔ پہر ہنسے تو مینے آپسے اوسکی وجہ پوچہی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے تعجب فرماتا ہے (خوش ہوتا ہے) اپنے بندہ سے جبکہ وہ کہتا ہے کہ رب اغفرلی ۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے جان لیا کہ میرے سوا اور کوئی گناہ نہین بخشتا ۔

آور دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالی (خوشی سے) ہنستا ہے جبکہ بندہ کہتا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پہچان لیا کہ اوسکا ایک مالک ہے جو بخشتا ہے اور سزا دیتا ہے ۔ اسکو روایت کیا ہے طیالسی وعبد الرزاق ۔ وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ واحمد وابن منیع وعبد بن حمید وابو داؤد ۔ وترمذی و نسائی وابو یعلے وابن جریر وابن منذر وابن خزیمہ نے اور ابن شاہین نے کتاب السنہ مین اور ابن مردویہ وحاکم بیہقی نے اور ضیاء مقدسی نے مختارہ مین ۔ اور ابو بکر ابن ابی داؤد نے ۔

---

[۵۱] پاک ہے وہ جسنے مسخر کیا ہمارے لئے اس (سواری) کو اور ہم اسکو تابعدار نہین بنا سکتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانیوالے ہین ۱۲

[۵۲] نہین ہے کوئی معبود مگر تو تو پاک ہے ۔ مینے اپنے نفس پر ظلم کیا بس تو میرے گناہ بخشدے کہ سواے تیرے اور کوئی گناہ نہین بخشتا ۱۲

وعطيتك افضل العطية واهناها تطاع ربنا فتشكر وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتكشف الضر وتشفى السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولا يجزى بآلائك احد ولا يبلغ مدحك قول قائل ولخشيش بن اصرم فى الاستقامة عن عاصم بن ضمرة ان عليا كان يدعو ربنا وجهك اكرم الوجوه وجاهك خير الجاه ولابى داود والنسائى وابن جرير وابن ابى الدنيا والبيهقى فى الاسماء والصفات وابن السنى فى عمل اليوم والليلة عن ابى اسحق عن الحارث وابى ميسرة عن على قال كان النبى صلى الله عليه واله وسلم يقول عند مضجعه اللهم انى اعوذ بوجهك الكريم وبكلماتك التامة من شر ما انت اخذ بناصيته (الحديث) والاحاديث الصحيحة فى الباب كثيرة شهيرة عن اهل بيت النبوة والاصحاب (والحق الصواب) وفصل الخطاب فى الباب المعلوم باحاديث المعصوم من الكتاب ان الله تعالى من جهة ذاته الان كما كان لا يشتمله زمان ولا يحتمله مكان فانه هو منشئ الزمان ومبدئ المكان وانه تعالى كان ولم يكن شئ غيره كما فى حديث البخارى فى بدء الخلق فخلق نور حبيبه محمد صلى الله عليه واله وسلم ثم خلق الماء ثم خلق عرشه على الماء ثم خلق القلم فكتب بامره مقادير الخلق ثم بعد خمسين الف سنة خلق السموات والارض فى ستة ايام ثم استوى على العرش استواءً يليق بجلاله (قال) الشيخ ابراهيم

(فيصل بحث العلو والاستواء والنزول والعروج)
(بحث الاين والاستواء والاستقرار والخروج)

وعطیتک[۵۱] افضل العطیہ واہنا ہا تطاع ربنا فتشکر و تعصی ربنا فتغفر وتجیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم وتغفر الذنب وتقبل التوبۃ ولایجزی بآلائک احد ولایبلغ مدیحک قول قائل "۔

اور روایت کیا ہی خنیش بن اصرم نے کتاب الاستقامۃ مین عاصم بن ضمرہ سے کہا اونہون نے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہ دعا پڑہا کرتے تھے "ربنا وجہک[۵۲] اکرم الوجوہ وجاہک خیر الجاہ"۔

اور روایت کیا ہی ابو داؤد ونسائی وابن جریر وابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اور ابن السنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین ابو اسحق سے وہ حارث وابو میسرہ سے وہ دونون علی کرم اللہ وجہہ سے کہا آپنے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرمانیکے وقت یہ دعا پڑہا کرتے تھے "اللہم انی[۵۳] اعوذ بوجہک الکریم وبکلماتک التامۃ من شر ما انت آخذ بناصیتہ الحدیث" اور اس باب مین اہل بیت نبوت وصحابہ سے احادیث صحیحہ بکثرت مروی ہین۔

اور حق صواب و **قول فیصل** جو اس بارہ مین بذریعہ احادیث نبویہ کے قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہے کہ خدا تعالی اپنی ذات کے لحاظ سے اب بھی ویسا ہی ہی جیسا کہ پہلے تہا۔ نہ کوئی زمانہ اوسکو گھیر سکتا ہی اور نہ کوئی مکان محیط ہے کیونکہ یہ مسلم ہے کہ زمان و مکان کا پیدا کرنیوالا وہی ہی اور نیز یہ کہ باری تعالی تہا اور (اوسکے ساتھ) کوئی اور چیز نہ تھی جیسا کہ صحیح بخاری کے باب بدء الخلق مین مذکور ہی۔ "پہر (خداوند تعالی نے) اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا کیا پہر پانی کو پیدا پہر پانی پر اپنا عرش پیدا کیا پہر قلم کو پیدا کیا۔ پہر قلم نے اوسکے حکم سے خلایق کی تقدیرین لکھین۔ پہر پچاس ہزار برس کے بعد زمین اور آسمانون کو چہہ دن مین پیدا کیا۔ پہر عرش پر بیٹہا ایسا بیٹہنا جو اوسکے جلال کے لائق ہی۔

---

[۵۱] اور تیرا عطیہ سب عطیات سے افضل اور زیادہ خوشگوار ہے۔ اے ہمارے پروردگار تیری اطاعت کیجاتی ہی پس تو قدردانی کرتا ہی اور اے پروردگار تیری نافرمانی کیجاتی ہی پس تو بخشدیتا ہی اور تو ناچار کی دعا قبول کرتا ہی اور مصیبت دور کرتا ہی اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہی تیری نعمتون کا شکر کوئی نہین کرسکتا اور کسی کا کلام تیری تعریف کو ادا نہین کرسکتا ۱۲

[۵۲] اے ہمارے پروردگار تیرا منہ سب مونہون سے بزرگ اور تیرا مرتبہ تمام مراتب سے اعلی ہے ۱۲

[۵۳] اے ہمارے پروردگار مین پناہ لیتا ہون تیرے وجہ کریم کا اور تیرے کلمات تامہ کا بدی سے ہر چیز کے جسکی چوٹی تیرے ہاتھ مین ہی ۱۲

الکردی المدنی فی رسالته الامم تلخیصا لکلام الشیخ الاشعری فی کتبه ان اللہ تعالیٰ
من حیث ذاته لامکان له ولاجهة لغناه الذاتی ولکن له الاطلاق فی التجلی فی
ای مظهر شاء مع بقاء التنزیه بلیس کمثله شئ فصح الاستواء علی العرش علی ظاهره
بمقتضی التجلی فی مظهر یقتضی ذلک وصح ان یکون له جهة فوق لکون العرش
اعلی الاجرام من غیر منافاة للتنزیه واذا صح الاستواء علی ظاهره مع بقاء التنزیه
صح النزول کل لیلة الی السماء الدنیا فی الثلث الاخیر حتی یطلع الفجر کما تواتر النقل
بذلک وکذا سائر المتشابهات وباللہ التوفیق نور الارض والسموات انتهی وله
فی کتبه فی هذا کلام کثیر فی غایة من التحقیق فمن رام ان یطلع علیها فعلیه ان یرجع
الیها فهو عز وعلا بعد ان خلق الخلق کما قال بحسب اسمه الظاهر ثم استوی علی
العرش یدبر الامر فکل یوم هو فی شأن یخلق ویرزق ویعطی ویمنع ویضع ویرفع
ویعز ویذل ویهدی ویضل ویصح ویشفی ویبتلی وینجی ویجیب ویقیت ویحیی
ویمیت ویفعل ما یشاء ویحکم ما یرید ویدبر کل امر ولابی الشیخ وابن بطة عن
یونس بن یزید عن الزهری عن ابن المسیب عن کعب الاحبار قال قال اللہ تعالیٰ فی التوراة
انا اللہ فوق عبادی وعرشی فوق خلقی وانا علی عرشی ادبر امر عبادی ولا یخفی علی
شئ فی السماء ولا فی الارض قال الذهبی اسناده صحیح ومن هذا الشان النزول و

ای کل یوم هو فی شان ١٢

شیخ ابراہیم کردی مدنی نے اپنے رسالہ الامم مین امام اشعری کی کتابون سے اونکے کلام کا خلاصہ یون لکھا ہی کہ اللہ کو خاص اوسکے ذات کے لحاظ سے نہ کوئی مکان ہی اور نہ کوئی جہت ہی۔ کیونکہ اوسکی ذات بے نیاز ہی۔ لیکن وہ مختار ہی کہ جس مظہر مین چاہے ظہور فرماوے باوجود باقی رہنے تنزیہ کے جو آیت شریفہ لیس کمثلہ شئی[۵۱] سے ثابت ہوتی ہی۔

الغرض استوار علی العرش صحیح ہے ظاہری معنون کے موافق بلحاظ جلوہ فرمائی کے اوس مظہر مین جو اسکا مقتضی ہے اور یہ بھی صحیح ہی کہ اللہ تعالی کے لئے جہت فوق متصور ہو بدین لحاظ کہ عرش کو جملہ اجرام سے فوقیت حاصل ہے اور یہ تنزیہ کے منافی نہین ہے۔

مخفی نہ رہے کہ جب استوار علی العرش کے معنی باوجود باقی رہنے تنزیہ کے درست ہو گئے تو اخیر ثلث شب مین طلوع فجر تک آسمان دنیا کی طرف نازل رہنا بھی صحیح اور ٹھیک ہو گیا۔ چنانچہ اسکی روایتین بکثرت آئی ہین۔ اسیطرح تمام متشابہات (جو قرآن مجید وحدیث شریف مین وارد ہین وہ سب صحیح اور اونکے معنی درست ہین) اور راہ راست کی ہدایت اللہ کی ہی جانب سے حاصل ہوتی ہی۔ اور نیز شیخ ابراہیم کردی مدنی کے علم کلام کی کتابون مین بخوبی اس بحث کی تحقیق کی گئی ہی جسکو مزید تحقیق مطلوب ہو وہ کتب ہائے موصوفہ کی طرف رجوع کرے۔

پس بعد پیدا کرنے مخلوق کے خداوند عالم اس شان مین ہی جسکو اپنے اسم الظاہر کے موافق بیان فرماتا ہی کہ ثم استوی علی العرش یدبر الامر۔ پس ہر روز وہ جداگانہ شان مین پیدا کرتا ہی اور رزق دیتا ہی۔ دیتا ہی اور روکتا ہی پست کرتا ہی۔ بلند کرتا ہی۔ عزت دیتا ذلت دیتا ہی۔ ہدایت کرتا ہی۔ گمراہ کرتا ہی۔ بیمار کرتا ہی۔ شفا دیتا ہے۔ مبتلا کرتا ہی۔ نجات دیتا ہی۔ بھوکا رکھتا ہی۔ قوت دیتا ہی۔ زندہ کرتا ہی۔ مارتا ہی۔ جو چاہتا ہی کرتا ہی۔ اور جو ارادہ کرتا ہی حکم دیتا ہی۔ اور ہر ایک کام کی تدبیر کرتا ہے۔

اور روایت کیا ہی ابوالشیخ وابن بطہ نے یونس بن یزید سے وہ زہری سے وہ ابن مسیب سے وہ کعب احبار سے کہا کہ خداوند تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ "مین اللہ ہون میرے بندونکے اوپر اور میرا عرش میرے مخلوق کے اوپر ہی اور مین اپنے عرش پر ہون۔ بندونکے کام کی تدبیر کرتا ہون۔ کوئی چیز مجھپر پوشیدہ نہین ہی آسمان مین نہ زمین مین" ذہبی نے اسکی سند کو صحیح کہا ہی۔

---

۵۱ اوسکے مانند کوئی چیز نہین ہے ۱۲

العروج ومنه يرفع الايدى فى الدعاء الى السماء وقد ورد فى تفسير قوله تعالى (عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا) انه تعالى يجلسه صلى الله عليه وآله وسلم معه على العرش وسيبين مبسوطا فى الشفاعة ومنه تجلى الله تعالى لحبيبه عليه السلام ليلة الاسراء والضحك وبسط اليدين بالعطاء كما يشاء ووضع القدم فى النار وتجلى التحول لاهل الموقف فى صور تختلف وتنكر وتعرف والرؤية فى الجنة كما فى صحاح الاخبار وهو تعالى من شان الاحاطة بما خلق كما قال بحسب اسمه الباطن ونحن اقرب اليه من حبل الوريد وقال فى سورة الواقعة فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حينئذ تنظرون ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون واينما تولوا فثم وجه الله وذلك لغناه واطلاقه ووسعه ومنه تجليه تعالى لحبيبه المصطفى فى قوله عليه السلام ونعست فى صلاتى حتى استثقلت فاذا انا بربى تبارك وتعالى فى احسن صورة قال فرأيته وضع كفه بين كتفى فوجدت بردانامله بين ثديى فتجلى لى كل شئ وعرفته (الحديث) اخرجه الترمذى وصححه ومحمد بن نصر فى كتاب الصلوة والطبرانى والحاكم وابن مردويه عن معاذ رض وعبد الرزاق واحمد وابن حميد والترمذى وحسنه وابن نصر عن ابن عباس رض والطبرانى فى السنة وابن مردويه عن جابر بن سمرة رض وابى رافع رض وابى هريرة رض والطبرانى فى السنة والشيرازى فى الالقاب وابن مردويه عن انس رض وابن نصر والطبرانى وابن مردويه

اور نزول وعروج باریتعالی کا اسی شان کے لحاظ سے ہی۔ اور دعا کے وقت ہاتھون کو آسمان کیطرف اسیوجہ سے بلند کیا جاتا ہے اور آیت شریفہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا[۵۱] کی تفسیر کے متعلق حدیث شریف مین آیا ہی کہ باریتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بیٹھلا دیگا۔ اس حدیث کو بالتفصیل باب شفاعت مین بیان کیا جاویگا۔

اور نیز شب معراج مین تجلی فرمانا باریتعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی شان کے لحاظ سے ہی۔ اور خندہ فرمانا اور دست کشائی عطا مین۔ اور (قیامت مین) اپنا قدم دوزخ مین رکھنا اور میدان قیامت کے کہڑے ہوے لوگون پر مختلف (آشنا و ناآشنا) صورتون مین تجلی فرمانا اور جنت مین دیدار ہونا جیسا کہ احادیث صحیحہ مین مذکور ہے۔

اور باریتعالی مخلوقات پر محیط رہنے کے لحاظ سے باین شان ہی جسکو وہ بحسب اسم الباطن بیان فرماتا ہی کہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید[۵۲] اور فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون[۵۳] اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ[۵۴]۔

الغرض یہ سب ارشادات اوسکی بے نیازی اور بیقیدی اور وسعت کے لحاظ سے ہین اور اسی شان سے ہی تجلی باریتعالی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسکو آپنے بیان فرمایا ہی اور راوئہ گیا ہی نماز مین حتی کہ بوجہل ہو گیا مین بس یکایک مین خدا تعالی کے سامنے ہون اور وہ نہایت پاکیزہ صورت مین ہی پس دیکہا مینے کہ باریتعالی نے اپنی ہتیلی کو میری شانون کے درمیان رکھا یہانتک کہ مجھے انگلیونکی ٹھنڈک سینہ مین محسوس ہوئی (جسکے اثر سے) مجھپر انکشاف ہو گیا اور مینے ہر چیز کو پہچان لیا۔ الحدیث اسکو روایت کیا ہی ترمذی نے (اور صحیح کہا ہے) اور محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ مین اور طبرانی وحاکم وابن مردویہ نے معاذ رض سے۔ اور عبدالرزاق واحمد وابن حمید نے اور ترمذی نے (اور حسن کہا ہے) اور ابن نصر نے ابن عباس رض سے اور طبرانی نے کتاب السنۃ مین اور ابن مردویہ نے جابر رض بن سمرہ وابورافع رض وابوہریرہ رض سے اور طبرانی نے کتاب السنہ مین اور شیرازی نے کتاب الالقاب مین اور ابن مردویہ نے انس رض سے۔ اور ابن نصر وطبرانی وابن مردویہ نے

---

[۵۱] شاید کہ تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) تمکو مقام محمود مین پہونچا دے ۱۲۔

[۵۲] اور ہم اوسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اوس سے قریب ہین ۱۲

[۵۳] پھر کیون نہین جسوقت جان پہنچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکھتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تمسے (بھی) زیادہ پر تم نہین دیکھتے ۱۲

[۵۴] سو جسطرف تم منہہ کرو وہان متوجہ ہے اللہ ۱۲

عن ابی امامة الباهلی وابن نصر والطبرانی عن عبد الرحمن بن عابس الحضرمی وثوبان

ومنه تجلیه عز وعلا لبعض ائمة اهل بیته وکبراء امته فی قلوبهم او فی منامهم

وقد ورد بسند صحیح رجاله کلهم ثقات اثبات عند احمد وعبد بن حمید والترمذی

وابن المنذر وابی الشیخ فی العظمة وابن مردویه والبیهقی عن الحسن عن ابی هریرة

رفعه والذی نفس محمد بیده لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی الارض السفلی لهبط علی

الله ثم قرأ (هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بکل شئ علیم) وقد صح سماع

الحسن من ابی هریرة بالمدینة ولاسحق بن راهویه والبزار فی مسندهما وابی الشیخ

فی العظمة وابن مردویه والبیهقی عن ابی ذر رفعا ما بین السما والارض مسیرة خمسمائة

عام الی قوله ولو حفرتم لصاحبکم ثم دلیتموه لوجد الله ثمه ولابن مردویه عن العباس

بن عبد المطلب رفعا نحوه والی الشأنین جسب الاسمین الاشارة بقرأة الایة فتنبه

وتفقه وقد ارشد الله تعالی الی معرفة الشأنین معا بقوله فی سورة الحدید (ثم

استوی علی العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منها وما ینزل من السماء وما یعرج

فیها وهو معکم اینما کنتم والله بما تعملون بصیر) وقوله فی سورة الانعام (وهو الله

فی السموت وفی الارض یعلم سرکم وجهرکم ویعلم ما تکسبون) قال الشیخ الاکبر فی

الباب السابع والستین وثلثمائة من الفتوحات المکیه قال الله تعالی لیس کمثله شئ

ابو امامہ باہلی سے۔ اور ابن نصر وطبرانی نے عبدالرحمن بن عابس حضرمی و ثوبانؓ سے۔

اور نیز اسی شان سے ہو تجلی باریتعالی کی بعض ائمہ اہل بیت دکبرای امت کے دلون پر (حالت بیداری مین) و یا خواب مین

اور روایت کیا ہو بسند صحیح احمد و عبد بن حمید و ترمذی و ابن المنذر نے اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین اور ابن مردویہ

و بیہقی نے حسن بصری سے وہ ابو ہریرہ سے مرفوعاً (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ) قسم ہو اوس ذات کی

جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہو اگر تم اپنے مین سے کسی شخص کو رسن سے باندہ کر ساتوین زمین تک لٹکا دو تو وہ خدا پر گرے گا

پھر آپنے پڑھا "ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شئ علیم" اسکے تمام راوی ثقہ ہین۔ اور یہ ثابت ہے کہ

حسن بصری نے مدینہ منورہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سُنی ہو۔

اور روایت کیا ہو اسحق بن راہویہ و بزار نے اپنی مسندون مین اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین اور ابن مردویہ

و بیہقی نے ابو ذرؓ سے مرفوعاً کہ آسمان و زمین کے درمیان پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ تا آنکہ فرمایا کہ اگر تم زمین

کھود کر کسی شخص کو لٹکا دو تو وہ اوسی جگہہ خدا کو پاویگا۔ اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے عباسؓ بن عبدالمطلب

سے مثل اسکے۔ اور آنحضرتؐ نے آیت شریفہ جو پڑہی ہے اوس سے ان دونون شانون کی طرف اشارہ ہے

جو دولون اسماے حسنے الظاہر الباطن سے منطبق ہین۔ اور خداوند تعالی نے (قرآن مجید مین ایک ساتھ)

ان ہر دو شانون کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ سورہ حدید مین فرمایا ہے "ثم استوی علی العرش یعلم ما یلج فی الارض

وما یخرج منہا وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا وہو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر" اور سورہ انعام مین فرمایا ہے

"وہو اللہ فی السموات وفی الارض یعلم سرکم وجہرکم ویعلم ما تکسبون"

شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳ مین بیان کیا ہے "فرمایا خداوند تعالی نے لیس کمثلہ شئ (اسکے مانند کوئی چیز نہین ہے)

---

[۵۱] وہی ہے پہلا اور پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب چیز جانتا ہے ۱۲

[۵۲] پھر عرش (بر بین) پر بیٹھا جو چیز زمین مین داخل ہوتی (جیسے پانی اور بیج اور مردے وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی (جیسے درخت وغیرہ) اور جو چیز آسمان سے اوترتی (جیسے مینہ وغیرہ) اور جو چیز آسمان کی طرف چڑہتی (جیسے بخارات اور نیک اعمال وغیرہ) وہ سب کچہ جانتا ہو اور تم لوگ کہین بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچہ تم کیا کرتے ہو اللہ اوسکو دیکہہ رہا ہے ۱۲ [۵۳] اور (کیا) آسمانون مین اور (کیا) زمین مین وہی ہو اللہ عبادت کے لایق جو کچہ تم چھپا کر کرتے ہو (وہ) اور جو کچہ پکار کر کرتے ہو (وہ) اوسکو (سب) معلوم ہو اور جو کچہ تم کرتے وہ بھی سب اوسکو معلوم ہے ۱۲

فوصف نفسه بامر لا ينبغي ان يكون ذلك الوصف الا له تعالى وهو قوله وهو معكم اينما كنتم فهو تعالى معنا اينما كنا فى حال نزوله الى السماء الدنيا فى الثلث الباقى من الليل فى حال كونه استوى على العرش فى حال كونه فى العماء فى حال كونه فى الارض و فى السما فى حال كونه اقرب الى الانسان من حبل الوريد منه وهذه نعوت لا يمكن ان يوصف بها الا هو فما نقل الله عبدا من مكان الى مكان ليراه بل ليريه من اياته التى غابت عنه قال الله تعالى سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله لنريه من اٰيتنا الى اخر ما ذكره ولابن عساكر عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تعجزوا عن الدعاء فان الله تعالى انزل على ادعونى استجب لكم فقال رجل يا رسول الله ربنا يسمع الدعاء ام كيف ذلك فانزل الله ﴿واذا سالك عبادى عنى فانى قريب﴾ الاٰية اى فضلا عن ان يقال يسمع الدعاء ام كيف مع كونه استوى على العرش ولابن مردويه عن انس قال سال اعرابى رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم اين ربنا قال فى السماء على عرشه ثم تلا ﴿الرحمن على العرش استوى﴾ وانزل الله ﴿واذا سالك عبادى عنى فانى قريب﴾ الاٰية اى له الشانان جميعا ولابن جرير والبغوى فى معجمه وابن ابى حاتم وابى الشيخ وابن مردويه عن الصلت بن حكيم بن معاوية ابن حيدة القشيرى عن ابيه عن جده قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

پس جناب باری نے اپنی ذات پاک کی ایسی حیثیت سے توصیف کی ہے جو اوسکے سوائے اور کیسکو حاصل نہین ہے
چنانچہ فرمایا ہے کہ۔ وہو معکم اینما کنتم۔ یعنے اور وہ تمہارے ساتھہ ہے تم کہین بھی رہو۔ پس
جناب باری ہمارے ساتھہ ہے ہم کہین بھی ہون یعنے اس حالت مین بھی جبکہ وہ شب کے اخیر ثلث مین
آسمان دنیا کے طرف نازل ہوتا ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ عرش پر جلوہ فرما ہے اور اس حالتمین بھی
کہ وہ عماء مین ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ زمین و آسمان مین ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ شہ رگ
سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہے۔ اور یہہ ایسے صفات ہین کہ جن سے ذات باریتعالے کے سوا
اور کوئی متصف نہین ہو سکتا۔ اسلئے خداوند تعالے نے کسی بندہ کو ایک جا سے دوسری جا پر
اپنے دیکھنے کے لئے منتقل نہین کیا بلکہ اوسکو اپنی آیات دکہلانا مقصود ہے جو اوس سے غائب ہین
چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الے المسجد الاقصی الذی
بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا۔ الخ

اور روایت کیا ہے ابن عساکر نے علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ (اے لوگو) دعا کرنے سے عاجز مت ہو کیونکہ خدائے تعالے نے مجہہ پر نازل فرمایا ہے۔ ادعونی
استجب لکم۔ پس حاضرین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارا پروردگار دعا کو سنتا ہے یا
کیا (اوسیوقت) یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ جس سے
یہہ مراد ہے کہ جناب باری کے نسبت یہہ سوال بجائے خود نہین ہے باوجود اسکے کہ وہ عرش پر جلوہ فرما ہے

اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے انس رض سے کہا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کہ ہمارا پروردگار کہان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آسمانین اپنے عرش پر (جلوہ فرما) ہے پہر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت پڑہی الرحمن علی العرش استوے۔ اور (اوسیوقت) خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی۔
واذا سألک عبادی عنی فانی قریب الآیہ۔ جسکی مجموعی حالت سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسکے لئے ہر دو شان ہین
اور روایت کیا ہے ابن جریر نے اور بغوی نے اپنی معجم مین اور ابی ابن حاتم و ابو الشیخ و ابن مردویہ نے صلت بن حکیم سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے باپ معاویہ بن حیدہ قشیری سے کہا اونہون نے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک مین حاضر ہوا

فقال یارسول الله اقریب ربنا فنناجیه امر بعید فنناد یه فسکت النبی صلی الله علیه
وآله وسلم فانزل الله (واذا سألك عبادی عنی فانی قریب) الآیة (والحدیث) ولسفیٰن
ابن عیینة فی تفسیره وعبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن سفیان عن أبی قال قال المسلمون
یارسول الله اقریب ربنا فنناجیه امر بعید فنناد یه فانزل الله تعالی (واذا سألك عبادی
عنی فانی قریب) الآیة ولابن المنذر عن ابن جریج قال قال المسلمون اقریب ربنا فنناجیه
امر بعید فنناد یه فانزلت فلیستجیبوا لی لیطیعونی والاستجابة هی الطاعة ولیؤمنوا بی
لیعلموا انی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعانی ولعبد الرزاق وابن جریر عن الحسن
قال اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم این ربنا فانزل الله (واذا سألك عبادی
عنی فانی قریب) الآیة ولعبد بن حمید وابن المنذر عن عبد الله بن عبید التابعی الجلیل
قال لما انزلت هذه الآیة ادعونی استجب لكم قالوا كیف لنا بان نلقاه حتی ندعوه فانزل
الله (واذا سألك عبادی عنی فانی قریب) الآیة فقالوا صدق ربنا وهو بكل مكان ولابن
ابی شیبة واحمد والبخاری ومسلم وابی داؤد والترمذی والنسأی وابن ماجة وابن مردویه
والبیهقی فی الاسماء والصفات عن ابی موسی الاشعری قال كنا مع رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم فی غزاة فجعلنا لانصعد شرفا ولانهبط وادیا الا رفعنا اصواتنا
بالتكبیر فدنا منا فقال یا ایها الناس اربعوا علی انفسكم فانكم لاتدعون اصمّ ولاغائبا

اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہمارا پروردگار (ہم سے) قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ مناجات کرین و یا دور ہے
کہ بہ آواز ندا کرین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہنوز جواب نہ دیا تہا کہ خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی
واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ آلایہ والحدیث۔

اور روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر مین اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین سفیان سے
وہ اُبَی سف سے کہا اونہون نے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (کیا) خدا ہم سے قریب ہے کہ ہم اوس سے
آہستہ دعا کرین و یا دور ہے کہ چلا کر کہین (اوسیوقت) خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ واذا سألک
عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔

اور روایت کیا ہے ابن منذر نے ابن جریج سے کہ صحابہ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے)
عرض کیا کہ آیا ہمارا پروردگار ہم سے قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ دعا کرین و یا دور ہے کہ بآواز ندا
دین۔ پس (اوسیوقت) یہہ آیت نازل ہوئی کہ "فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ پس چاہیئے کہ میرا حکم مانین
کیونکہ استجابت کے معنے اطاعت کے ہین۔ اور چاہیئے کہ مجہپر یقین لاوین۔ یعنے جان لین کہ مین قریب
ہون۔ جب کوئی دعا کرنیوالا مجہسے مانگے تو اوسکے دعا کو قبول کرتا ہون۔

اور روایت کیا ہے عبد الرزاق و ابن جریر نے حسن سے کہا کہ صحابہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے) عرض کیا کہ ہمارا پروردگار کہان ہے۔ پس خدا یتعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی۔ واذا سألک
عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ اور روایت کیا ہے عبد بن حمید و ابن المنذر نے تابعی جلیل عبد اللہ بن عبید
سے کہا اونہون نے جبکہ آیت ادعونی استجب لکم نازل ہوئی تو لوگون نے عرض کیا کہ ہمکو یہہ امر کسطرح میسر ہوگا
کہ ہم خدا سے ملین جو دعا کرین۔ پس اللہ تعالے نے آیت واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ نازل
فرمائی۔ سو اون (سوال کرنیوالے) لوگون نے کہا تمہارے پروردگار نے سچ فرمایا اور وہ ہر جگہہ (جلوہ فرما) ہے

اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن مردویہ نے اور بیہقی نے
کتاب الاسماء والصفات مین ابو موسیٰ رضہ اشعری سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جہان مین تھے سو ہم جب کسی بلندی
پر چڑہتے یا پستی مین اُترتے تھے تو بآواز بلند تکبیر کہتے تھے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو اپنی جانون پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہین پکارتے ہو

انما تدعون سمیعا بصیرا ان الذی تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلته ولابن
ابی شیبة عن عبد الله بن شعیب قال صلیت الی جنب سعید بن المسیب فرفعت صوتی
بالدعاء فانتهرنی وقال ظننت ان الله لیس بقریب منك وللبخاری ومسلم والنسائی
والترمذی وابن ماجة عن ابی هریرة رفعه یقول الله تعالی انا عند ظن عبدی بی
وانا معه اذا ذکرنی (الحدیث) ورواه احمد عن انس وفیه اذا دعانی ولسفیان
فوکیع وعبد الرزاق وابن ابی شیبة فی مصنفهما واحمد فی الزهد وابی نعیم والبیهقی
فی الشعب بسند صحیح عن کعب قال قال موسی ای رب اقریب انت فاناجیك ام بعید
فانادیك قال یا موسی انا جلیس من ذکرنی ونحوه لابی الشیخ فی الثواب عن عبد الله بن عمیر
والدینوری فی المجالسة عن عبیدة والدیلمی عن ثوبان رفعه بزیادة ومن ثم تسبیح ملك
الاعظم احد حملة العرش المعظم سبحانك این کنت واین تکون حتی لا یظن ولا یتوهم
لذات الله تعالی التقیید بمکان معین فقد قال ابو یعلی فی مسنده نا عمرو الناقد نا اسحق
بن منصور نا اسرائیل عن معاویة بن اسحق عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذن لی ان احدث عن ملك قد مرقت رجلاه الارض
السابعة والعرش علی منکبه وهو یقول سبحانك این کنت واین تکون وسنده صحیح علی
شرط الائمة الستة خلا معاویة فاخرج له البخاری مقرونا بغیره وابو داود فی القدر

ورواه الکلینی فی الکافی والقمی عن ابی جعفر وعیون فی التوحید وعیون اخبار الرضا عنه عن آبائه الی المرتضی عن المصطفی علیه وآله السلام وفی ذلك کله استدلال علی مذهب الاثنی عشریة التحفة الاثنی عشریة حیث جعله کله کالثابت

بلکہ جسکو تم پکارتے ہو وہ دیکھنے والا اور سننے والا ہے وہ تم مین سے ہر ایک کے ساتھ اوسکی اونٹ کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے

اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن شعیب سے کہا کہ مین نے سعید بن مسیب رضؓ کے بازو مین نماز پڑھی اور باآواز بلند دعا کی۔ پس اونہون نے مجھکو جھڑکا اور کہا کہ شاید تجھکو یہہ گمان ہے کہ اللہ جلشانہ تیرے نزدیک نہین ہے۔

اور روایت کیا ہے بخاری و مسلم و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضؓ سے مرفوعًا۔ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ مین اپنے بندہ کے گمان کے ساتھہ ہون جیسا کہ وہ میرے ساتھہ گمان رکھتا ہو۔ اور مین اوسکے ساتھہ ہون جبکہ وہ مجھے یاد کرے۔ الحدیث۔ روایت کیا ہے احمد نے انس رضؓ سے مثل اسکے جسمین اذا ذکرنی کے جا پر اذا دعانی ہے۔

اور روایت کیا ہے سفیان نے۔ اور اونکی جہت سے وکیع نے۔ اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ دونون نے اپنے اپنے مصنف مین۔ اور احمد نے کتاب الزہد مین۔ اور ابو نعیم نے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان مین بسند صحیح کعب رضؓ سے۔ کہا اونھون نے کہ موسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی آیا تو قریب ہے کہ مین تجہ سے آہستہ مناجات کرون۔ ویا بعید ہے کہ باآواز بلند ندا کرون تو ارشاد ہوا کہ اے موسے مین اپنے یاد کرنیوالے کا ہمنشین ہون۔

اور روایت کیا ہے ابوالشیخ نے کتاب الثواب مین عبداللہ بن عمیر سے۔ اور دینوری نے کتاب المجالسہ مین عبیدہ رضؓ سے مثل اسکے اور دیلمی نے ثوبان رضؓ سے مرفوعًا کسیقدر زیادتی کے ساتھہ۔

اور حاملین عرش مین سے فرشتہ اعظم کی تسبیح (سبحانک این کنت و این تکون) بھی اسی لحاظ سے ہے۔ جس سے مکان معین مین ہونیکا گمان یا وہم ذات الٰہی کے متعلق نہین ہو سکتا۔

کہا ابو یعلے نے اپنی مسند مین کہ روایت کیا ہمکو اسرائیل نے معاویہ بن اسحٰق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھکو اجازت دیگئی ہے کہ (تم سے) ایک فرشتہ کا حال بیان کرون جسکے دونون پاؤن ساتوین زمین سے نیچے نکلے ہوئے ہین اور عرش اوسکے کندہے پر ہے اور وہ کہتا ہے سبحانک این کنت و این تکون۔ اسکی سند شروط ائمہ صحاح ستہ کے موافق صحیح ہے سوائے معاویہ کے۔ روایت کیا ہے اون سے بخاری نے (جبکہ دوسرا راوی بھی روایت کیا ہو) اور ابوداؤد نے کتاب القدر مین

والنسأی وابن ماجة وحدث عنه شعبة ولا یحدث الاعن ثقة عنده وجماعة و
قال ابو حاتم لا باس به ووثقه احمد والنسأی وابن حبان فقیل لابی زرعة وحده شیخ
واہٍ ولعله لمثل هذا الحدیث علیل غیر حجة فحدیثه وحده حجة وقد عزاه السیوطی
فی الدر المنثور لابی یعلی وابن مردویه بسند صحیح مع ان له شواهد هو بها متعاضد
فللطبرانی فی الکبیر وابی نعیم فی الحلیة عن ابن عباس رفعا ان الله عزوجل ملکا لو قیل له
التقم السموٰت السبع والارضین بلقمة واحدة لفعل تسبیحه سبحانک حیث کنت
وللطبرانی فی الاوسط عن انس اذن لی ان احدث عن ملک من حملة العرش رجلاه
فی الارض السابعة السفلے علی قرنه العرش ومن شحمة اذنه وعاتقه خفقان
سبعمائة عام یقول ذلک الملک سبحانک حیث کنت وللخطیب فی المتفق والمفترق
عن ابن عمر نحوه وفیه ابو معشر المدنی ولکنه متعاضد بالشواهد وفیه ما بین عاتقه
الی شحمة اذنه سبعمائة سنة وسبحانک حیث ما کنت فلینظر ولیمعن ولیتدبر فی
معانی سبحانک این کنت واین تکون وسبحانک حیثما کنت وسبحانک حیث کنت
مطابقةً بالآیات المتلوات ونحوها وللبخاری ومسلم والنسأی والبیهقی فی الاسماء
والصفات عن انس رفعا ان احدکم اذا قام فی صلوته فانه یناجی ربه وان ربه بینه و
بین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته ولکن عن یساره او تحت قدمه ولموسی بن

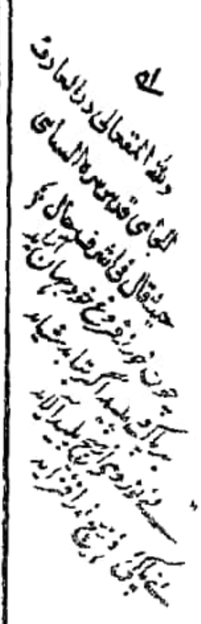
اور نسائی وابن ماجہ نے اور شعبہ نے اونسے روایت کی ہے اور شعبہ اوسی سے روایت کرتے ہین جو اونکے نزدیک ثقہ ہو اور سوائے شعبہ کے اونسے اور ایک جماعت نے بہی روایت کیا ہے اور ابو حاتم نے اونکی نسبت کہا ہے کہ اونمین کوئی خطر نہین ہے اور احمد و نسائی وابن حبان نے اونکو ثقہ کہا ہے پس صرف ابو زرعہ کا اونکو شیخ واہی کہنا علیل ہے دلیل نہین ہوسکتا۔ پس صرف معاویہ کی حدیث مقبول ہے۔ اور شاید کہ ایسے مضمون کی حدیثونکی روایت کیوجہ سے ہی اونہون نے یہ بات کہی ہے اور اس حدیث کو سیوطی نے درمنثور مین بہ سند صحیح ابو یعلے وابن مردویہ کیطرف نسبت کیا ہے۔ اسکے علاوہ اوسکے شواہد بہی ہین جن سے اوسکو قوت ہوتی ہے۔ چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے معجم کبیر مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابن عباسؓ سے مرفوعاً۔ کہ خدائے تعالی کا ایک ایسا فرشتہ بہی ہے کہ اگر اوسکو حکم ہو تو ساتون آسمان وزمین کو ایک لقمہ کرجائے۔ اوسکی تسبیح سبحانک حیث کنت ہے۔

اور روایت کیا ہے طبرانی نے معجم اوسط مین انسؓ سے کہ مجہکو حکم دیا گیا ہے کہ حاملین عرش مین سے ایک فرشتہ کا حال (تمسے) بیان کرون کہ اوسکے پاؤن ساتوین زمین مین ہین۔ اور عرش معلی اوسکی سینگ پرہے اور اوسکے کان کی لو سے کاندہے تک سات سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اوسکا وظیفہ سبحانک حیث کنت ہے۔

اور روایت کیا ہے خطیب نے کتاب المتفق والمفترق مین ابن عمرؓ سے بہ تبدل بعض الفاظ۔ جسکے راویونمین ابو معشر مدنی بہی ہین (جو ضعیف ہین) لیکن دوسری ہم معنے روایتون سے اوسکو قوت حاصل ہوتی ہے پس غور کرنا چاہئے کہ سبحانک این کنت واین تکون و سبحانک حیث ما کنت و سبحانک حیث کنت کی مضمون کو آیات مذکورہ وغیرہ سے کس قدر مطابقت اور مناسبت ہے۔

اور روایت کیا ہے بخاری ومسلم ونسائی نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین انسؓ سے مرفوعاً (یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز مین کہڑا ہوتا ہے۔ تو وہ (اوسوقت) اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور بار تیعالے اوسکے اور قبلہ کے درمیان رہتا ہے پس چاہئے کہ نمازی (اوسوقت) قبلہ کی جانب نہ تہوکے بلکہ (اگر ضرورت ہو تو) بائین جانب ویا قدم کے نیچے تہوکے

عقبة فابن جريج فالبخاري ومسلم والحاكم فالبيهقي عن ابن عمر رفعا اذا كان احدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فان الله قبل وجهه اذا صلى ولابن ماجة عن ابي وائل شقيق بن سلمة عن حذيفة انه راى شبث بن ربعي بزق بين يديه فقال يا شبث لا تبزق بين يديك فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان ينهى عن ذلك و قال ان الرجل اذا قام يصلي اقبل الله عليه بوجهه حتى ينقلب او يحدث حدث سوء ولابن خزيمة في التوحيد عن شقيق قال كنا عند حذيفة فقام شبث بن ربعي فصلى فبصق بين يديه فقال له حذيفة يا شبث لا تبصق بين يديك ولا عن يمينك عن يمينك كاتب الحسنات ولكن عن يسارك او من ورائك فان العبد اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم قام الى الصلوة اقبل الله عليه بوجهه فيناجيه فلا ينصرف عنه حتى ينصرف او يحدث حدث سوء ومعنى الاحاديث ان الله تعالى قبل وجه العبد بينه وبين القبلة اذا صلى باقبال رحاني لا يفنيه بل يبقيه ويحييه ويرعيه ويحميه لكونه يناجيه فهو يقبل عليه بوجهه فيناجيه فلا يبزق قبل وجهه المخصوص منه تعالى باعظم شرف في هذا الوقت الخاص وان كان تعالى باطنا كما يليق بالحضرة في كل جهة ومكان سبحانه ما اعظم شانه واحسانه كنور الشمس ولله على تنزيه بلا تشبيه و لله المثل الاعلى وقد قال الله تعالى (الله نور السموات والارض) الآية وورد نوراً انى اراه ومن اسمائه الحسنى النور وقد ورد



اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے پہر (اونکی جہت سے) ابن جریج نے پہر (اونکی جہت سے) بخاری اور مسلم نے اور حاکم نے پہر (اونکی جہت سے) بیہقی نے۔ ابن عمرؓ سے مرفوعاً۔ کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز پڑہتا ہو تو اپنے روبرو نہ تہوکے کیونکہ نماز کے وقت اللہ جل شانہ روبرو ہوتا ہے۔

اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے کہ حذیفہؓ نے شبث بن ربعی کو (نماز کیوقت) روبرو تہوکتے ہوے دیکہا پس کہا اے شبث اپنے روبرو مت تہوکا کرو کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے منع فرماتے تہے اور فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کو کہڑا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے اوسکے مقابل ہوجاتا ہے یہانتک کہ وہ شخص فارغ ہوجاوے یا کوئی بُرا کام کرے

اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین شقیق سے کہا اونہون نے کہ ہم (چندلوگ) حذیفہؓ کے پاس تہے پس شبث بن ربعی نے نماز پڑہنی شروع کی اور نماز مین اپنے روبرو تہوکا۔ تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ اے شبث نہ اپنے سامنے تہوکا کرو نہ سیدہی جانب کیونکہ سیدہی جانب نیکیونکا لکہنے والا فرشتہ ہوتا ہے بلکہ اپنی بائین جانب یا پیچہے تہوکنا چاہیے۔ اسلئے کہ بندہ جبکہ اچہی طرح وضو کر کر نماز کو کہڑا ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ اوسکے طرف اپنے وجہ کریم سے مقابل ہوتا ہے اور اوس سے مناجات کرتا ہے پس رُخ نہین پہیرتا ہے یہانتک کہ بندہ فارغ ہوجاوے یا کوئی بُرا کام کرے۔

الغرض اِن احادیث کے معنے یہہ ہین کہ بندہ جبکہ نماز پڑہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اوسکے اور قبلہ کے درمیان متوجہ برحمت ہوتا ہے (نہ بعظمت چونکہ) اوسکو فنا نہین کرتاہے بلکہ باقی رکہتا ہے اور نجات دیتا ہے رعایت وحمایت کرتاہے کیونکہ بندہ (اوسوقت) مناجات کرتا ہے تو خداے تعالیٰ اپنی وجہ کریم سے اوس کے طرف متوجہ ہوتا ہے اور اوس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اسلئے اوس وقت خاص مین روبرو ہرگز نہین تہوکنا چاہیے اگرچہ جناب باری تعالیٰ باطناً ہرطرف اور ہر مکان مین ہے جیسا کہ اوسکی شان کے لائق ہے۔ مثل نور آفتاب کے بہ تنزیہ بلا تشبیہ سبحانہ ما اعظم شانہٗ واحسانہٗ۔ اور فرمایا خدائے تعالیٰ نے اللہ نور السموات والارض الآیہ۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ اللہ نور ہے مین اوسکو کسطرح دیکہون۔ اور اسماء حسنے مین النور بہی ہے۔

ایضا اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء رواه احمد ومسلم و
ابوداؤد والنسائی وابو یعلی عن ابی هریرة وورد اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف
اللیل الاٰخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر الله فی تلک الساعة فکن اخرجه الترمذی
والنسائی والحاکم عن عمرو بن عبسة وَلابن مردویه والبیهقی فی الشعب عن عبادة بن
الصامت رفعاً ان من افضل ایمان المرء ان یعلم ان الله معه حیث کان وللطبرانی فی الکبیر
والاوسط عنه رفعه ان افضل الایمان ان تعلم ان الله معك حیث ما کنت وهذا الذی
ذکرنا نتیجة وسط لم یمسه حجاب غلط فانه اعمال للدلائل الطرفین واشغال بمسائل الشرفین
والخیر کله فی الاعمال والاشغال دون الاهمال والاغفال والتاویل لاحد النصین فی
الطرفین من غیر دلیل علیل لیس علیه تعویل فانه تعلیل وتعطیل للظاهر کما هو ظاهر
لاتعمیل ولیس احدهما فی هذا اولی من الاٰخر فتدبر وتبصر (فائدة) الی الجمع بین النصوص
علی الخلوص عائدة قال ابن القیم تامل خطاب القران تجد ملکا له الملك کله وله الحمد
کله ازمة الامور کلها بیده ومصدرها منه ومورد ها الیه مستویا علی العرش لا یخفی
علیه خافیة من اقطار مملکته عالما بما فی نفوس عبیده مطلعا علی اسرارهم وعلانیتهم
منفردا بتدبیر المملکة یسمع ویری ویعطی ویمنع ویثیب ویعاقب ویکرم ویهین و
یخلق ویرزق ویمیت ویحیی ویقدر ویقضی ویدبر الامور نازلة من عنده دقیقها

اور نیز وارد ہوا ہے کہ بندہ اپنے رب سے حالت سجود مین قریب و نزدیک تر ہوتا ہے (اس حالت مین)
زیادہ دعا کرو اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابو یعلے نے ابو ہریرہ سے روایت کیا
اور وارد ہوا ہے کہ رب اپنے بندیسے اخیر رات مین قریب و نزدیک تر ہوتا ہے اگر تجھہ بن اللہ کے ذاکرین
مین سے ہونیکی اسوقت مین طاقت ہی تو ہو اسکو ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عمرو بن عبسہ سے روایت
کیا اور ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبادہ بن الصامت سے مرفوعاً روایت کیا کہ آدمی کا
یہ جاننا کہ اللہ ہر جگہ میرے ہمراہ ہے افضل ایمان مین سے ہے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط مین عبادہ بن
الصامت سے مرفوعاً روایت کیا کہ تیرا یہ جاننا کہ جہانمین ہون اللہ میرے ہمراہ ہی افضل ایمان ہے یہ جو
ہمنے ذکر کیا طریق متوسط خالی از غلط ہے اسلئے کہ اسمین طرفین کے دلائل پر عمل در آمد اور ہر دو شرع
کے مسائل مین مشغولی حاصل ہوتی ہے اور کامل بہلائی مشغول ہونے اور عمل کرنے مین ہی نہ غافل
رہنے اور ترک کرنے مین ۔ اور دو آیت یا حدیث جو دو طرف مین ہین اونمین سے ایک کی تاویل کرنے
بغیر دلیل کے ضعیف ہے اوسپر اعتماد نہین ہے اسلئے کہ یہ ضعیف کردینا اور ظاہر کو اوسکی اصلیت سے
پہیر دینا اور بیکار بنانا ہے نہ اوسپر عمل کرنا اور دونون مین سے ایک کو دوسرے پر اس بارہ مین کوئی
مزیت نہین ہے خوب سمجھو اور دیکھو **فائدہ** خلوص کے ساتہ تمام نصوص کو جمع کرنے کے طرف
توجہ دلانے والا ابن قیم نے کہا کہ قران کے خطاب مین تامل کر تو ایسا شاہ عالم پناہ تجھکو معلوم ہوگا
کہ تمام ملک اوسیکا ہے اور تمامی مدائح اوسیکے لئے ہین تمام کامونکی باگین اوسیکے دست قدرت
مین ہین اور اونکا شروع اوسیسے اور اونکی ہی رجوع طرف ہے ۔ اوسکا مقام عرش ہے اوسپر کوئی
چیز اوسکے سلطنت کے حصون کی پوشیدہ نہین بندون کے دلونکا حال جانتا ہے اونکی ظاہر و باطن
سے خبردار ہے تدبیر سلطنت مین اکیلا بلا شرکت ہی سنتا اور دیکھتا ہے دیتا اور روکتا ہے ثواب
دیتا اور عذاب کرتا ہے اکرام کرتا اور ذلیل کرتا ہے پیدا کرتا اور رزق دیتا ہے مارتا اور زندہ
کرتا ہی اپنے مخلوق پر ہر طرح کے حال کا اندازہ ٹہیراتا ہے اور حکم جاری کرتا ہے سب چہوٹے
بڑے کام اوسیکے طرف سے اوترتے ہین ۔

وجليلها اصولها عائدة اليه لا تتحرك ذرة الا باذنه ولا تسقط من ورقة الا بعلمه فتأمل كيف تجده يثني على نفسه ويمجد نفسه ويحمد نفسه وينصح عباده ويدلهم على ما فيه سعادتهم وفلاحهم ويرغبهم فيه ويحذرهم مما فيه هلاكهم ويتعرف اليهم باسمائه وصفاته ويتحبب اليهم بنعمه وآلائه يذكرهم بنعمه عليهم ويأمرهم بما يستوجبون به تمامها ويحذرهم من نقمه ويذكرهم بما اعد لهم من الكرامة ان اطاعوه وبما اعد لهم من العقوبة ان عصوه ويخبرهم بصنعه في اوليائه واعدائه وكيف كانت عاقبة هؤلاء وهؤلاء ويثني على اوليائه بصالح اعمالهم واحسن اوصافهم ويذم اعداءه بسيئ اعمالهم وقبيح صفاتهم ويضرب الامثال وينوع الادلة والبراهين ويجيب عن شبه اعدائه احسن الاجوبة ويصدق الصادق ويكذب الكاذب ويقول الحق ويهدي السبيل ويدعوا الى دار السلام ويذكر اوصافها وحسنها ونعيمها ويحذر من دار البوار ويذكر عذابها وقبحها وآلامها ويذكر عباده فقرهم اليه وشدة حاجتهم اليه من كل وجه وانهم لا غنى لهم عنه طرفة عين ويذكر غناه عنهم وعن جميع الموجودات وانه الغني بنفسه عن كل ما سواه وكل ما سواه فقير اليه بنفسه وانه لا ينال احد ذرة من الخير فما فوقها الا بفضله ورحمته ولا ذرة من الشر فما فوقها الا بعدله وحكمته وتشهد من خطابه عتابه لاحبابه الطف عتاب وانه مع ذلك مقيل عثراتهم وغافر زلاتهم ومقيم اعذارهم ومصلح فسادهم والدافع عنهم والحامي عنهم والناصر لهم والكفيل بمصالحهم والمنجي لهم

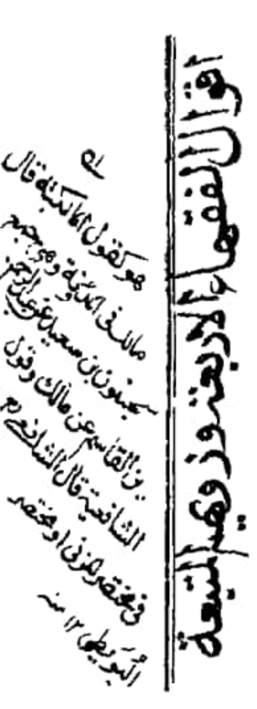
اور اوسی کیطرف چڑہتے ہین - ایک ذرہ بغیر اوسکے اذن کے نہین ہلتا ہے اور ایک پتا بغیر اوسکی
علم کے نہین گرتا ہے تو تامل کر تو اوسکو پا دیگا کہ کسطرح اپنے ذات پاک کی ثنا اور تمجید اور مدح کرتا اور اپنے
بندونکے خیر خواہی کرتا ہے کہ جسمین اونکی سعادت اور فلاح ہے وہ اونکو بتلاتا ہے اور اوسکی طرف اونکو رغبت
دلاتا ہے اور جسمین اونکی ہلاکی اور خرابی ہے اوس سے اونکو ڈراتا ہے اور اپنے اسما و صفات کو
بتلا کر اپنی ذات سے اونکو شناسا کرتا ہے اپنے نعمتون کے اظہار سے اور اپنے انعامات یاد دلا کے
اونکو ایسے کامون کا حکم کرتا ہے جنکے وجہ سے کامل انعام پانے کے مستحق ہو جائین - اور اپنے عذابون سے
اونکو ڈراتا ہے اور جو درجات عالیہ اپنی اطاعت پر اونکے لئے مقرر کئے ہین اونکو بیان کرتا ہے اور
جو عذاب و تکالیف اپنی معصیت اور نافرمانی پر اونکے لئے ٹھہرا رکہے ہین اونکی خبر دیتا ہے اور اپنے اولیا
اور اعدا کے ساتہہ جو برتاؤ کیا ہے اور جو کچہہ اونکا مآل کار ہوا ہے اوس سے آگاہ اور خبردار
کرتا ہے اور بسبب اعمال صالحہ اور اوصاف حمیدہ کے اپنے اولیا کی ثنا و مدح کرتا ہے اور
اعمال قبیحہ اور صفات ذمیمہ کیوجہ سے اعدا کی مذمت و برائی کرتا ہے ہر طرح کی مثالین اور
انواع و اقسام کے دلایل اور براہین بیان کرتا ہے اور اپنے اعدا کے شبہات کا خوب ترین جواب دیتا ہے
صادق اور راست باز کی تصدیق اور کاذب اور دروغ گو کی تکذیب کرتا ہے حق کہتا اور راہ راست کی ہدایت کرتا اور اپنی
جنت دار السلام کیطرف بلاتا اور اوسکے اوصاف خوبیین اور نعمتین بیان کرتا ہے اور دوزخ سے ڈراتا ہے اور اوسکی عذابات و جراحتین
اور تکالیف بیان کرتا ہے اور اپنی طرف اپنے بندونکا ہر طرح شدت سے محتاج ہونا ظاہر کرتا ہے اور یہ کہ بندونکو اوس سے طرفۃ العین بہی بے پروائی
نہین اور وہ اپنی مخلوقات سے اپنی بے پروائی کو واضح کرتا ہے اور نیز بیان کرتا ہے کہ بذات خود اپنی سوا سے بے پروا ہے اور اوسکی
ماسوا اوسکے فقیر و حاجتمند ہین کوئی بدون اوسکی فضل و رحمت کے ایک ذرہ بہر اور اوس سے زیادہ بہلائی تک نہین پہونچ سکتا
اور نہ کوئی ذراسی برائی کو بغیر اوسکے عدل و حکمت کے پہونچ سکتا ہے و نیز اوسکے خطاب سے اوسکا عتاب لطف آمیز احبائے لو
مشاہدہ کرتا ہے اور با این ہمہ اونکے لغزشون سے درگذر کرتا اور خطاؤن کو معاف کرتا ہے اور اونکی عذرات کو قایم کرتا ہے
اور اونکی خرابی و فساد کی اصلاح کرتا ہے اور اونکا طرفدار اور حامی ہوتا ہے اور اونکی فلاح و بہبود کا کفیل اور
ضامن ہوتا ہے اور اونکو ہر تکلیف سے نجات دینے والا ہے -

یٰسین

من كل كرب والموفى لهم بوعده وانه وليهم الذى لا ولى لهم سواه فهو مولاهم الحق وينصرهم على عدوهم فنعم المولى ونعم النصير واذا شهدت القلوب من القرآن ملكا عظيما جوادا رحيما جميلا هذا شأنه فكيف لا تحبه وتنافس فى القرب منه وتنفق انفاسها فى التودد اليه ويكون احب اليها من كل ما سواه ورضاه آثر عندها من رضى كل من سواه وكيف لا تلهج بذكره ويصير حبه والشوق اليه والانس به هو غذاءها وقوتها ودواءها بحيث ان فقدت تلك فسدت وهلكت ولن تنتفع بحياتها انتهى نقله السيوطى فى الاتقان بعنوان فائدة (قُلْتُ) جملة ما بدا ى مقالة عالية صافية وقد بقى لها باقية متلافية هى انه سبحانه مع ما بيّنه وعيّنه كما نطق قرآنه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون واينما تولوا فثم وجه الله وهو معكم اينما كنتم واذا سألك عبادى عنى فانى قريب مع ما مضى من سبب نزوله وقوله تعالى جوابا لكليمه موسى عليه السلام انا جليس من ذكرنى وكما انطق به رسوله وبرهانه والذى نفس محمد بيده لو انكم دليتم احدكم بحبل الى الارض السفلى لهبط على الله وكقوله خصر من الله باخص صلواته وطوله عن تسبيح احد حملة العرش سبحانك اين كنت واين تكون وقوله ان الذى تدعون اقرب الى احدكم من عنق راحلته وقوله وان ربه بينه وبين القبلة وان العبد اذا قام الى الصلوة اقبل الله عليه بوجهه فيناجيه وغير ذلك الماضى مما يوافيه

اور جو اون سے وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرنے والا ہے وہ اونکا ایسا دوست ہے کہ اوسکے سوا کوئی اونکا دوست نہین اور وہ اونکا مولا برحق ہے۔ اور اونکو دشمنون پر اونکی مدد کرتا ہے وہ بہت ہی خوب مولا اور عمدہ مددگار ہے اور جبکہ قرآن سے ایسے بادشاہ عظیم الشان سخی مہربان پاکیزہ صفات کا قلوب کو مشاہدہ ہوتا ہے تو کیون نہ اوسکو دوست رکھین گے اور اوسکی نزدیکی مین کیون نہ رغبت کرینگے اور اپنے دم کو اوسکی محبت مین کیون نہ خرچ کرینگے اور اوسکے ماسوا ہر شئے سے زیادہ تر اوسکو کیون نہ محبوب رکھین گے اور اوسکی رضامندی کو تمام مخلوق کی رضامندی پر کیون نہ مقدم سمجھینگے اور کیون نہ زبان سے اوسکا ذکر کرتے رہین گے اور اوسکی محبت و شوق و لذت کیون نہ اونکی جانون کی غذا اور دوا ہو جائیگی کہ اگر وہ اوسکو نہ پاوین تو خراب و ہلاک ہو جائین اور اپنی زندگی سے کچھہ نفع نہ اوٹھاوین تمام ہوا کلام ابن قیم کا اس تقریر کو سیوطی نے اتقان مین فائدہ کے عنوان سے نقل کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ تمام بیان نہایت خوب اور صاف ہے لیکن اسمین کچھہ باقی ہے جسکی تلافی مطلوب ہے وہ یہ کہ اللہ سبحانہ ان صفتون کے ساتھہ جیسا کہ ابن قیم نے بیان کیا ہے ویسا ہی ہے جیسا کہ اپنے قرآن مین ارشاد فرماتا ہے کہ ہم انسان سے اوسکی شہ رگ سے زیادہ نزدیک ہین۔ اور ہم انسان کے طرف تم سے زیادہ نزدیک ہین لیکن تم نہین دیکھتے ہو اور جسطرف تم منھہ کرو اوس جگہ اللہ موجود ہے اور جہان تم ہو وہ تمہارے ساتھہ ہے اور جب تم سے ای محمد میرے بندے میری شان پوچھین تو مین قریب ہون و نیز فرمایا اپنے کلیم موسیٰ کے جواب مین جو مجھکو یاد کرتا ہے مین اوسکا ہمنشین ہون اور جیسا کہ اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہوایا ہے کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر تم سب سے نیچی کی زمین تک کسی کو ایک رسی مین لٹکاؤ تو وہ اللہ پر اوتریگا اور مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ تعالیٰ اونکو اپنی اخص صلوات اور کرامات سے مخصوص فرماوے ملائکہ حاملین عرش ہین سے ایک کی تسبیح کی ذکر مین کہ پاکی ہے تجھکو تو جہان ہے اور جس جگہہ تو ہووے اور نیز یہ کہ جسکو تم پکارتے ہو تمہاری سواری کی گردن سے زیادہ تمہارے قریب و نزدیک تر ہے اور یہ کہ بندہ کا رب اوسکی اور قبلہ کے درمیان مین ہے اور بندہ جب با رادہ نماز کہڑا ہوتا ہے اللہ اپنی ذات سے اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے پہر اوس سے مناجات کرتا ہے اور سوائے اسکے وہ دلائل سابقہ جو وافی اور کافی ہین

فاذا وجدت النفوس من القرآن والحديث ملكا مالكا مليكا كبيرا كريما جليلا جميلا
شأنه واحسانه هكذا فلا بد تودده وتشتاق وتتقرب اليه وتحبب لديه وتعتمد وتتوكل
في جميع اموره عليه بالوجه الحثيث وتميز في كل امر من الدنيا والدين والعقبى بين كل طيب
وخبيث هذا ولما فشى في المتاخرين من المتكلمين والفقهاء التاويل والتعطيل في الاعتلاء
والاستواء استحسنا ان نحكي ما روى او رأى المتقدمون من المتكلمين والفقهاء الذين شاع
بهم الاقتداء وذاع منهم الاهتداء موافقا لما عليه اهل بيت النبوة الكبراء وان طال
المقال دفعا للمراء والتوفيق من حضرة العظمة والكبرياء قال اعظم الفقهاء الاربعة واقدم
متكلمي صغار التبعة المتبعة ابو حنيفة النعمان في باب الايمان
من كتاب مسند الآثار رواية محمد بن الحسن عنه وهو اشهر مسانيده باظهر اسانيده رواه عن
محمد ابو سليمان الجوزجاني وابو حفص الكبير البخاري واسمعيل الرازي قال انا عطاء بن رباح
عن عبد الله بن رواحة انه سمى شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واوصى بها
جارية له كانت في الغنم فكان يتعاهدها وينظر اليها كلما اتى الغنم حتى سمنت وصلحت
فجاء يوما ففقدها من الغنم فسالها عنها فقالت ضلت فلطم وجهها فلما اسرى ذلك عنه
اتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاخبره بالقصة فقال لم املك نفسي ان لطمتها قال فاعظم
ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقال لعلها مؤمنة قال يا رسول الله انها سوداء



اور جب لوگون کے دل قرآن اور حدیث مین ایسا بادشاہ مالک بڑا اختیار والاکرم کرنے والاشان جلال اور جمال والا احسان والا پاوینگے تو ضرور اوس سے محبت رکھین گے اور اوسکے مشتاق ہونگے اور اوسکی نزدیکی چاہنےوالے ہونگے اور اوسکی محبت چاہینگے اور اوسپر ہی سب کامون مین بہت جلد بہروسا اور اعتماد رکھینگے اور اپنے دنیا اور دین اور عقبی کے کام مین ہر پاک اور ناپاک مین فرق سمجھینگے اور چونکہ متاخرین فقہا و متکلمین مین دربارۂ مسئلہ اعتلا[1] و استوا و تاویل و تعطیل[2] شایع ہوگئی ہے ہمنے مستحسن سمجھا کہ روایتین اور رائین متقدمین فقہا و متکلمین کی جنکا اقتدا شایع اور کبرا اہل بیت نبوت کے موافق اون سے ہدایت یابی ہوئی ہے نقل کرین تا نزاع مرتفع ہوجاے اگرچہ کلام دراز ہوجاے اور توفیق بارگاہ عظمت وکبریا سے ہے۔ اعظم فقہا ارلعہ و اقدم متکلمین صغار تبعہ متبعہ ابو حنیفہ نعمان نے باب الایمان مین کتاب الاثار کے جو روایت محمد بن الحسن کی آپ سے ہے (اور یہ کتاب ابوحنیفہ کے مشہور ترین مسانید سے ظاہر ترین اسانید ہے کہ اسکو ابو سلیمان جوزجانی اور ابو حفص کبیر بخاری اور اسمعیل رازی تینون نے محمد بن الحسن سے روایت کیا ہی) فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عطا بن ابی رباح نے عبداللہ بن رواحہ سے کہ انہون نے اپنے گلہ مین سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص کر رکھی تھی اور اپنی باندی کو جو گلہ مین رہتی تھی اوسکی حفاظت کی تاکید کردی تھی اور جب گلہ مین آتے تھے اوسکا خیال رکھتے تھے اور دیکھتے رہتے حتے کہ وہ فربہ اور خوشنما ہوگئی ایک روز آکر انہون نے اوسکو نہ پایا تو باندی سے دریافت کیا اوس نے کہا کہ گم ہوگئی غصہ ہوکر اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا جب غصہ فرو ہوا تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوکر تمام قصہ عرض کیا اور کہا مین نے بے اختیار ہوکر طمانچہ مار دیا۔ خاطر مبارک پر یہ امر گران گذرا اور فرمایا کہ شاید وہ مومنہ ہے عبداللہ نے عرض کیا کہ وہ حبشیہ ہے۔

---

[1] یعنے عرش معلی کے اوپر ہونا اور بیٹھنا۔
[2] تاویل کلام کو ظاہر معنے سے پھیر دینا اور تعطیل اوسکو معطل رکھنا ۱۲

قال فقال ائت بها فلما جاء بها قال لها النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم هی مؤمنة قال فقال عبد اللہ بن رواحة فهی حرة یا رسول اللہ وابن ابی رباح عن ابن رواحة منقطع ولکنه متصل من وجوه اخری صحیحة فاخرجه الحافظ ابن خسرو فی مسند ابی حنیفة عنه عن عطاء بن ابی رباح ان رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم حدثوه ان عبد اللہ بن رواحة کانت له راعیة تتعاهد غنمه فذکر نحوه بابسط منه ونحو هذه القصة قصص اخری تؤدی معناها عن معاویة بن الحکم السلمی اخرجها مالک فی الموطا وابن ابی شیبة ومسلم وابو داود والنسائی وعن محمد بن الشرید اخرجها اصحاب السنن وعن ابی هریرة اخرجها احمد والبغوی والقاضی ابو احمد الغسال فی کتاب المعرفة له وحسنها الذهبی وعن ابن عباس اخرجها الغسال بسند صحیح وعن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب قصة جلة نحوها اخرجها الغسال باسناد صحیح عنه فقوله صلی اللہ علیه وآله وسلم بعد سوالها وجوابها انها مؤمنة حکم منه بانه من لم یقل مثله لیس بمؤمن ومن هنا ما روی شیخ الاسلام عبد اللہ الانصاری فی کتابه الفاروق باسناده عن ابی بکر ابن نصیر بن یحیی عن الحکم بن عبد اللہ ابی مطیع البلخی صاحب الفقه الاکبر قال سالت ابا حنیفة عمن یقول لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقال قد کفر لان اللہ تعالی یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشه فوق سبع سموٰت فقلت انه یقول اقول

له قال الحاکم فی معرفة انواع علوم الحدیث سمعت محمد بن صالح بن هانی یقول سمعت ابا بکر محمد بن اسحق یقول من لم یقر ان اللہ تعالی علی عرشه قد استوی فوق سبع سمواته فهو کافر بربه یستتاب فان تاب والا ضربت عنقه والقی علی بعض المزابل حیث لا یتاذی المسلمون والمعاهدون بنتن ریحه وکان ماله فیئا لا یرثه احد من المسلمین اذ المسلم لا یرث الکافر کما قال صلی اللہ علیه وآله وسلم ۱۲ منه

فرمایا کہ اوس کو لیکر آؤ۔ حسب الارشاد اوسکو حاضر کیا تو اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالی کہان ہے اوس نے عرض کیا کہ آسمان مین ہے۔ پہر فرمایا کہ مین کون ہون اوس نے عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہین اسپر ارشاد ہوا کہ یہ مومنہ ہے۔ عبد اللہ نے عرض کیا کہ اب یہ آزاد ہے۔ ابن ابی رباح کی روایت گو ابن رواحہ سے منقطع[1] ہے لیکن یہ حدیث دوسرے صحیح طرق سے متصل ہی چنانچہ حافظ ابن خسرو نے مسند ابی حنیفہ مین عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہو کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ کی ایک بکریان چرانے والی تہی۔ اور زیادہ بسط سے اوسیکے مانند ذکر کیا۔ اور ایسی ہی اکثر قصص ہین جن سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ معاویہ بن الحکم سلمی سے مالک نے موطا مین اور ابن ابی شیبہ ومسلم وابو داؤد ونسائی نے اور محمد بن شرید سے اصحاب سنن نے اور ابوہریرہ سے احمد اور بغوی نے اور قاضی ابو احمد عسال نے اپنی کتاب المعرفۃ مین اسکو روایت کیا ہی اور ذہبی نے اسکی تحسین کی ہے۔ اور عسال نے بسند صحیح ابن عباس سے اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے اونکے دادا کا قصہ اسی کے مانند باسناد صحیح روایت کیا ہی۔ پس فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد سوال وجواب کہ وہ مومنہ ہے۔ اس بارہ مین حکم صریح ہے کہ جو کوئی ایسا نہ کہے وہ مومن نہین ہے۔ یہی وجہ ہی کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری نے اپنی کتاب الفاروق مین باسناد خود ابو بکر بن نصیر بن یحیی سے اونہون نے حکم بن عبد اللہ ابو مطیع البلخی صاحب فقہ اکبر سے نقل کی ہو کہ مین نے ابو حنیفہ سے پوچھا جو شخص کہے کہ مین نہین جانتا میرا رب آسمان مین ہے یا زمین مین وہ کون ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ بلاشک کافر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ (الرحمن علی العرش استوی)[2] اور اللہ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے۔ مین نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ مین کہتا ہون۔

---

[1] یعنی اِن دونون سے ایک واسطہ کٹ گیا ہی ۱۲

[2] رحمن عرش کے اوپر بیٹھا ہے ۱۲

على العرش استوى ولكن لا ادرى العرش فى السماء او فى الارض فقال اذا انكر انه فى السماء فقد كفر وفى رواية لغيره من قال لا اعرف ربى فى السماء او فى الارض فقد كفر لان الله تعالى على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموٰت قلت فان قال انه على العرش ولكنه يقول لا ادرى العرش فى السماء ام فى الارض قال هو كافر لانه انكر ان يكون فى السماء ومن انكر ان يكون فى السماء فقد كفر لان الله تعالى فى اعلى عليين وهو يدعى من اعلى لا من اسفل وقال ابو حنيفة فى الوصية الشهيرة عند الحنفية ثم نقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له حاجة اليه واستقرار عليه وهو الحافظ للعرش وغير العرش فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوق ولو صار محتاجا الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى فهو منزه عن ذلك علوا كبيرا نقله الشيخ على القارى فى شرح الفقه الاكبر وقال البيهقى فى كتاب الاسماء والصفات انا ابو زكريا ابن الحارث الفقيه قال انا ابو محمد ابن حيان اى ابو الشيخ الحافظ انا احمد بن جعفر بن نصر ثنا يحيى بن يعلى قال سمعت نعيم بن حماد يقول سمعت نوح بن ابى مريم ابا عصمة اى المشهور بالجامع لجمعه العلوم يقول كنا عند ابى حنيفة اول ما ظهر اذ جاءته امراة من ترمذ كانت تجالس جهما فدخلت الكوفة فاظننى اقل ما رايت عليها عشرة الاف من الناس تدعوا الى رايها فقيل لها ان ههنا رجلا قد نظر فى المعقول يقال له ابو حنيفة فاتته فقالت انت الذى تعلم الناس المسائل وقد تركت دينك واين

ونعّم

(الرحمٰن علی العرش استویٰ) لیکن یہ کہ عرش آسمان مین ہے یا زمین مین یہ معلوم نہین۔ ابوحنیفہ نے کہا جب وہ
اللہ تعالی کے آسمان پر ہونیکا منکر ہے تو بلا شبہہ کافر ہے۔ اور ابو مطیع کے علاوہ اور شخص کے روایت مین ہے
کہ جو شخص کہے مین نہین جانتا میرا رب آسمان مین ہے یا زمین مین ہے۔ بیشک وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ تعالی عرش
پر بیٹھا ہے اور اوسکا عرش ساتون آسمانون کے اوپر ہے۔ سایل نے کہا کہ اگر وہ کہے کہ اللہ عرش پر تو ہے لیکن
یہ معلوم نہین کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین مین ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ کے آسمان مین ہونیکا
منکر ہوا اور جو اسکا منکر ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی اعلی علیین مین ہے۔ اور بلندی کے جانب سے اوسکو
پکارا جاتا ہے نہ پستی کیطرف سے اور ابوحنیفہ نے وصیت مین (جو حنیفون کے یہان مشہور ہے) کہا ہے ہم مقر ہین
کہ اللہ تعالی عرش پر ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو عرش کی کچھ ضرورت ہو اور اوسکو اوسپر استقرار ہو اور وہی
نگہبان ہے عرش اور غیر عرش کا اگر عرش کا محتاج ہوتا تو مخلوق کیطرح عالم کو بنانے اور اوسکی تدبیر کی قدرت
نہ رکھتا اور اگر اوسکو عرش پر جلوس و استقرار کی احتیاج ہوتی تو عرش پیدا کرنے کے قبل کس جگہ تھا۔ لہذا
وہ اس سے منزہ اور بلند و برتر ہے۔ اسکو نقل کیا ہے شیخ علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین۔ اور بیہقی نے
کہا ہے کتاب الاسما والصفات مین کہ خبر دی ہمکو ابوزکریا بن حارث فقیہ نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابومحمد بن حیان
یعنی حافظ ابو الشیخ نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن جعفر بن نصیر نے کہ ہم سے حدیث کی ہے یحیی بن یعلی نے کہا سنا
مین نے نعیم بن حماد سے وہ کہتے تھے مین نے سنا ہے ابا عصمہ نوح بن ابی مریم سے جو جامع العلوم ہونے کیوجہ
سے ملقب بجامع ہے کہ ہم ابوحنیفہ کے پاس تھے اونکی ابتدا شہرت کے ایام مین ایک عورت ترمذ سے آئی جو جہم کے
پاس بیٹھا کرتی تھی وہ کوفہ مین داخل ہوی اور اقل درجہ دس ہزار آدمی اس کے گرد مین نے دیکھے وہ
وہ لوگو نکو اپنی مذہب کی طرف بلاتی تھی کسی نے اوس سے کہا کہ یہان ایک معقولی آدمی ہے جسکو لوگ ابوحنیفہ کہتے
ہین وہ عورت ابوحنیفہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تم ہی لوگون کو مسائل سکہاتے ہو حالانکہ تم نے اپنا
دین ترک کر دیا ہے۔

الملك الذی تعبده فسکت عنہا ثم مکث عنہا سبعۃ ایام لا یجیبہا ثم خرج الینا وقد وضع کتابا
ان اللہ تبارك وتعالی فی السماء دون الارض فقال لہ رجل ارایت قول اللہ عزوجل (وھو
معکم اینما کنتم) قال ھو کما تکتب الی الرجل انی معك وانت غائب عنہ والمعنی بالسماء فی
حدیث الجاریۃ السوداء وقول ابی حنیفۃ الجہۃ السامیۃ العالیۃ فیشمل العرش والسماء
الدنیا اذ ینزل الیہا وھو مستو علی العرش بشا وقال اسحق بن ابراھیم قال
ابو حنیفۃ اتانا من المشرق رایان خبیثان جہم معطل ومقاتل مشبہ وقال
محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ افرط جہم فی النفی حتی قال انہ
لیس بشیء وافرط مقاتل فی الاثبات حتی جعل اللہ تعالی مثل خلقہ وقال
الحسین بن اشکاب عن ابی یوسف بخراسان صنفان ما علی الارض ابغض الی منہم المقاتلیۃ
والجہمیۃ اثبتہا الحفاظ المزی والذھبی والعسقلانی فی التہذیب والتذھیب وتہذیب
التہذیب وقال الذھبی وغیرہ قصۃ ابی یوسف صاحب ابی حنیفۃ مشہورۃ فی استتابۃ
بشر المریسی اما انکر ان یکون اللہ تعالی فوق العرش وانکر الصفات واظہر قول جہم رواھا
ابن ابی حاتم وغیرہ واسند اللالکائی فی کتاب السنۃ وغیرہ عن محمد بن الحسن قال اتفق الفقہاء
کلہم من المشرق الی المغرب علی الایمان بالقرآن والاحادیث التی جاء بہا الثقات عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی صفۃ الرب عزوجل من غیر تشبیہ ولا وصف

اور تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو وہ کہان ہے۔ ابوحنیفہ ساکت رہے اور سات روز تک اوسکو جواب نہ دیا پھر ایک کتاب لکھکر ہمارے پاس لائے کہ اللہ تبارک وتعالی آسمان مین ہی زمین مین نہین ہی ایک آدمی نے کہا تمکو معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے فرماتا ہی (وہو معکم اینما کنتم)[۵۱] ابوحنیفہ نے کہا کہ اسکی ایسی مثال ہی کہ تم کسی کو خط مین لکھو مین تیرے ساتھ ہون اور تم اوس سے دور ہو۔ اور مراد آسمان سے جاریہ سوداکی حدیث مین اور ابوحنیفہ کے مقولہ مین بلندی وبالائی جہت ہی جو شامل ہی عرش اور دنیا کے آسمان کو اسلیے کہ اللہ تعالے دنیا کی آسمان پر نزول فرماتا ہی اور عرش پر اپنی شان سے موجود رہتا ہی۔ اور اسحق بن ابراہیم نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتے تھے ہمارے پاس مشرق سے دو اعتقاد خبیث آئے ہین ایک جہم معطل[۵۲] کا اور دوسرا مقاتل مشبہ[۵۳] کا۔ اور محمد بن سماعہ نے بواسطہ ابی یوسف ابی حنیفہ سے روایت کی ہی کہ جہم نے صفات کے انکار مین یہان تک افراط[۵۴] کی کہ اللہ تعالی کو کہا کہ وہ شئی نہین ہے یعنی شئی کا لفظ اوسکی حق مین مت بولو اور مقاتل نے صفت کے ثابت کرنے مین اتنا غلو[۵۵] کیا کہ اللہ تعالی کو مثل مخلوق کے ٹہیرا دیا۔ اور حسین بن اشکاب نے ابی یوسف سے روایت کی ہی کہ خراسان مین دو گروہ ہین جنکو مین سب اہل دنیا سے برا سمجہتا ہون۔ مقاتلیہ[۵۶] اور جہمیہ[۵۷]۔ اس روایت کو حافظ مزی اور ذہبی اور عسقلانی نے تہذیب اور تذہیب اور تہذیب التہذیب مین ثابت کیا ہے اور ذہبی وغیرہ نے کہا کہ ابوحنیفہ کے شاگرد ابویوسف کا قصہ مشہور ہی بشر مریسی سے توبہ لینے کا جبکہ اللہ کے عرش پر ہونے کا اور صفات کا منکر اور جہم کے قول کا قایل ہوا تہا ابن ابی حاتم وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہی۔ اور لالکائی نے کتاب السنۃ وغیرہ مین محمد بن الحسن سے روایت کی ہی کہ مشرق اور مغرب کے تمام علما متفق ہین قرآن اور اون حدیثون پر ایمان لانے مین کہ جنکو معتبر لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ عزوجل کی صفت مین روایت کیا ہی بدون تشبیہ[۵۸] و توصیف وتفسیر کے۔

---

[۵۱] وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو۔

[۵۲] اللہ کی صفات کا منکر۔

[۵۳] اللہ کی صفات کو مخلوق کے صفات سے مشابہت کرنیوالا۔

[۵۴] کمی کرنا۔ [۵۵] بڑہانا۔ [۵۶] مقاتل کے پیرو۔ [۵۷] جہم کے پیرو۔

[۵۸] اللہ کی صفات کو مخلوق کے صفات سے مشابہت دینا اور اپنی عقل سے معنی بیان کرنا ١٢

ولاتفسير فمن فسر اليوم شيئا منها وقال بقول جهم فقد خرج عما كان عليه النبي صلى
الله عليه وآله وسلم واصحابه وفارق الجماعة فانهم لم يصفوا ولم يفسروا ولكن افتوا بما
في الكتاب والسنة ثم سكتوا فمن قال بقول جهم فقد فارق الجماعة لانه وصف الرب
بصفة لاشئ قال الحافظ ابو عثمان اسمعيل بن عبد الرحمن الصابوني النيسابوري من اعيان
اهل الاثر بخراسان واحد شيخة البيهقي في جزئه في اصول الدين وقرات لابي عبد الله بن
ابي حفص البخاري وكان شيخ بخارى في عصره بلا مدافعة وابو حفص كان من كبار اصحاب محمد
ابن الحسن الشيباني قال ابو عبد الله اعني ابن ابي حفص هذا سمعت عبد الله بن عثمان وهو
عبدان شيخ مرو يقول سمعت محمد بن الحسن الشيباني يقول قال حماد بن ابي حنيفة قلنا
لهؤلاء ارأيتم قول الله عز وجل (وجاء ربك والملك صفا صفا) قالوا اما الملئكة فيجيئون
صفا صفا واما الرب تعالى فانا لا ندري ما عنى بذلك ولا ندري كيف جيئته فقلنا لهم
انا لم نكلفكم ان تعلموا كيف جيئته ولكنا نكلفكم ان تؤمنوا بمجيئه ارايتم من انكر ان الملك
لايجيئ صفا صفا قالوا كافر مكذب قلنا فكذلك من انكر ان الله لايجيئ فهو كافر مكذب
وعلى هذا كله فما عن بعضهم في ابي حنيفة وابن الحسن انهما جهميان ففي غاية البطلان
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ولعبد الله بن احمد في الرد على الجهمية وغيره
بطرق صحيحة عن عبد الله بن المبارك انه قيل له كيف نعرف ربنا قال بانه تعالى

پس اب جو کوئی کسی صفت کی تفسیر کرکے جہم کا پیرو بنے وہ اوس اعتقاد سے خارج ہی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اور گروہ سنت وجماعت سے علیحدہ ہی اسلئے کہ انہون نے صفات کی توصیف وتفسیر نہین کی بلکہ کتاب وسنت کے مطابق فتوی دیا اور سکوت اختیار کیا اسلئے جہم کے مقولہ کا قائل جماعت سے علیحدہ ہی کہ وہ اللہ کی وہ صفت بیان کرتا ہی جو صفت اوسی چیز کی ہو جو کچھہ چیز نہین ہی حافظ ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی نیشاپوری نے (جو خراسان کے بڑے محدث اور بیہقی کے اوستادون مین ہین) اپنی جزو اصول الدین مین لکہا ہے کہ مین نے ابی عبد اللہ بن ابی حفص بخاری کا کلام (جو بالاتفاق اپنے زمانہ مین شہر بخارا کے شیخ تہے اور اونکے پدر ابو حفص محمد بن الحسن شیبانی کے شاگردون مین سے تہے) پڑہا ہے کہ مین نے عبد اللہ بن عثمان ملقب بعبدان شیخ مرو کے شیخ سے سنا ہے کہ مین نے محمد بن الحسن شیبانی سے سنا ہی کہ حماد بن ابی حنیفہ کہتے تہے ہمنے اون لوگون سے کہا کہ تمہارے نزدیک اللہ عزوجل کے قول (وجاء ربک والملک صفا صفا) سے کیا مراد ہے - اونہون نے کہا کہ فرشتے صف بصف آئین گے لیکن اللہ سبحانہ تعالی نے اپنے آنے سے کیا مراد لی ہے اور اوسکا آنا کیسا ہے اسکو ہم نہین جانتے ہمنے اون سے کہا کہ رب کے آنے کی کیفیت کے اظہار کی ہم تمکو تکلیف نہین دیتے بلکہ صرف اوسکے آنے پر ایمان لانے کو کہتے ہین یہ تبلاؤ کہ جو کوئی فرشتون کے صف بصف آنے کا منکر ہو وہ کون ہے کہا کہ کافر اور قرآن کا جہٹلانے والا ہی - ہمنے کہا کہ اسیطرح اللہ کے آنے کا منکر بہی کافر اور جہٹلانے والا ہی - ابو حنیفہ اور محمد بن الحسن سے یہ عقائد ثابت ہو لینے کے بعد بعض لوگونکا یہ مقولہ کہ وہ دونون جہمی تہے نہایت لغو ہے - لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم - اور عبد اللہ بن احمد وغیرہ نے جہمیہ کے رد مین صحیح طریقون سے عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اون سے کسی نے کہا کہ ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ -

فوق سمٰوٰاته على عرشه بائن من خلقه ولا نقول كما تقول الجهمية انه ههنا فى الارض وله
ان رجلا قال لابن المبارك يا ابا عبد الرحمٰن قد خفت من كثرة ما ادعوا على الجهمية قال
لا تخف انهم يزعمون ان الهك الذى فى السماء ليس بشئ قال الصابونى قال ابو عبد الله
ابن ابى حفص البخارى ايضا فى كتابه ذكرا براهيم بن الاشعث قال سمعت الفضيل بن
عياض يقول اذا قال لك الجهمى انا لا أومن برب يزول عن مكانه فقل انت انا أومن برب
يفعل ما يشاء انتهى وقول الفضيل ذكره ابو عبد الله ابن اسمٰعيل البخارى فى الرد على الجهمية
ايضا وكانه عن فضيل خذه صاحبه اسحٰق بن راهويه فقال رداً على ابن ابى صالح الجهمى
قيله رواه البيهقى فى الاسماء والصفات بسند صحيح وروى ابن ابى حاتم ثنا على بن الحسن
بن يزيد السلمى ان هشام بن عبد الله الرازى صاحب محمد بن الحسن حبس رجلا فى التجهم
فتاب فجيئ به الى هشام ليمتحنه فقال له اتشهد ان الله عز وجل على عرشه بائن من خلقه
فقال اشهد ان الله على عرشه ولكن لا ادرى ما بائن من خلقه فقال ردوه الى الحبس فانه لم يتب
وقال عمدة الحنفية الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوى فى بيان عقيدة اهل
السنة والجماعة على مذهب فقهاء الملة ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد بن الحسن ومن لم يتوق
النفى والتشبيه زل ولم يصب التنزيه الى ان قال والعرش والكرسى حق كما بين فى كتابه وهو
مستغن عن العرش وما دونه محيط بكل شئ وفوقه (قلت) هذا كما لا يخفى على

آسمانون کے اوپر اپنے عرش پر ہے اپنے خلق سے جدا ہی اور جہمیون کے طرح ہم نہین کہتے کہ وہ یہان زمین
مین ہے اور وہی یہ بہی روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے ابن المبارک سے کہا اے ابو عبدالرحمن مجہکو جہمیہ
پر زیادہ بددعا کرنے سے خوف معلوم ہوتا ہی اوہون نے کہا کہ کچہہ خوف نہ کرو اسلئے کہ وہ گمان کرتے ہین کہ تمہارا
معبود جو آسمان پر ہے وہ شئے نہین ہے یعنی اوسکے حق مین شئے کا لفظ مت بولو کہ شئے کا لفظ مخلوق کے حق پر
بولا جاتا ہے۔ صابونی کہتے ہین کہ ابو عبداللہ بن ابی حفص بخاری نے اپنی کتاب مین یہ بہی کہا ہی کہ ابراہیم بن الاشعث
نے ذکر کیا ہے کہ مین نے سنا ہی فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تہو کہ جب جہمی تجہہ سے کہے کہ مین ایسے رب پر
ایمان نہین لاتا جو اپنی جگہ سے سرک جاتا ہی تو کہہ کہ مین ایمان لاتا ہون ایسے رب پر کہ کرتا ہے جو چاہتا ہی۔ انتہی
اور فضیل کا قول ابو عبداللہ ابن اسمعیل بخاری نے بہی جہمیہ کے رد مین ذکر کیا ہی اور گویا کہ فضیل سے اونکے شاگرد اسحق
بن راہویہ نے یہ مقولہ لیکر علی بن ابی صالح جہمی کی قول کی تردید مین بیان کیا ہی اسکو بیہقی نے بسند صحیح الاسماء والصفات
مین روایت کیا ہی اور ابن ابی حاتم روایت کرتے ہین کہ بیان کیا ہم سے علی بن حسن بن یزید سلمی نے کہ ہشام بن
عبداللہ رازی شاگرد محمد بن حسن شیبانی نے ایک شخص کو جہمی ہونے کیوجہ سے قید کیا وہ تائب ہوا اور امتحان کیلئے
ہشام کے پاس لایا گیا ہشام نے اوس سے کہا تو اعتقاد رکہتا ہے کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اپنی مخلوق سے جدا ہے
اوس نے کہا مین معتقد ہون کہ اللہ اپنے عرش پر ہی لیکن یہ معلوم نہین کہ مخلوق سے جدا ہونا کیا ہے
ہشام نے کہا کہ اسکو پہر قید مین لیجاؤ یہ تائب نہین ہوا ہے۔ اور عمدہ علماے حنفیہ حافظ ابو جعفر طحاوی
نے بیان عقیدہ اہل سنت وجماعت موافق مذہب فقہاء ملت ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد بن الحسن مین لکہا
ہے کہ جو کوئی نفی اور تشبیہ سے نہین بچا اوسکو لغزش ہوئی اور تنزیہ کو نہین پہونچا پہر کہا طحاوی نے کہ عرش
اور کرسی حق ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے اور وہ بے پرواہ ہے عرش اور اوس چیز سے
جو عرش کے نیچے ہے اور وہ ہر شئے کو محیط ہی اور اوسکے اوپر ہے **مین کہتا ہون** کہ ہوشیار سمجہدار پر
مخفی نہین ہے۔

المتبصر المتدبر ناظرا فيما ذكرنا من الجمع بين الامرين فافهم ولا تتوهم والله اعلم ولابي الشيخ الاصبهاني والبيهقي عن يحيى بن يحيى قال كنا عند مالك بن انس فجاء رجل فقال يا ابا عبد الله الرحمن على العرش استوى كيف استواءه فاطرق مالك راسه حتى علاه الرحضاء ثم قال الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما اراك الا مبتدعا ثم امر به ان يخرج ولابي القاسم اللالكائي عن جعفر بن عبد الله قال جاء رجل الى مالك فذكر نحو هذه القصة وللبيهقي بسند صحيح عن عبد الله بن وهب قال كنا عند مالك بن انس فدخل رجل فقال يا ابا عبد الله الرحمن على العرش استوى كيف استواءه فاطرق مالك واخذته الرحضاء ثم رفع راسه فقال الرحمن على العرش استوى كما وصف نفسه ولا يقال له كيف وكيف عنه مرفوع وانت رجل سوء صاحب بدعة اخرجوه قال فاخرج الرجل وما روى يحيى وجعفر عن مالك كانه اخذه عن شيخه ربيعة بن ابي عبد الرحمن المعروف بالراى فاخرج الخلال واللالكائي بسند كله ائمة من طريق سفيان بن عيينة والبيهقي في الاسماء والصفات من طريق عبد الله بن صالح بن مسلم قال لا سئل ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن قوله تعالى استوى على العرش كيف استوى قال الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول ومن الله الرسالة وعلى الرسول البلاغ وعلينا التصديق وكان ربيعة بلغه نحو ذلك عن ام المؤمنين ام سلمة فاخرج ابن منده وابن مردويه

کہ یہ مقولہ دلیل صریح ہے ہمارے بیان جمع بین الامرین پر سمجھو اور شک مت کرو واللہ اعلم۔ ابو الشیخ اصبہانی
اور بیہقی نے یحیی بن یحیی سے روایت کی ہی کہ ہم مالک بن انس کے پاس تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا
اللہ عرش پر بیٹھا ہے کسطرح بیٹھا ہے۔ مالک نے اپنا سر جھکا لیا اور اونکو پسینہ آگیا پہر کہا کہ استوا معلوم
ہے لیکن اوسکی کیفیت سمجھ سے باہر ہے اور اوس پر ایمان لانا واجب اور اوسکا پوچھنا بدعت
ہے اور میرے نزدیک بلاشک تو بدعتی ہے پہر اوسکے نکالدینے کا حکم دیا اور ابو القاسم لالکائی
نے جعفر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ ایک شخص مالک کے پاس آیا اور اسیکے مانند ذکر
کیا اور بیہقی نے بسند صحیح عبد اللہ بن وہب سے روایت کی ہی کہ ہم مالک کے پاس تھے ایک شخص نے
آکر کہا اے ابو عبد اللہ اللہ عرش پر بیٹھا ہے۔ کس طرح بیٹھا ہے۔ مالک نے سر جھکا لیا اور اونکو
پسینہ آگیا پہر اپنا سر اوٹھا کر کہا کہ رحمٰن عرش پر بیٹھا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیکن یہ
نہین کہہ سکتے کہ کس طرح بیٹھا ہے اوسکی شان اس سے ارفع ہے کہ کوئی کہے کیونکر ہے
اور تو برا آدمی اور بدعتی ہے پہر اوسکو نکلوا دیا اور یحیی اور جعفر نے یہ جو مالک سے روایت کیا ہی
گویا کہ مالک نے اپنے شیخ ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن المعروف بالرائے سے اسکو سیکھا ہے چنانچہ خلال
اور لالکائی نے ایسی سند سے کہ جسمین سب آئمہ ہین سفیان بن عیینہ کے طریق سے اور بیہقی نے
الاسماء والصفات مین عبد اللہ بن صالح ابن مسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ
ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے کسی نے اللہ تعالی کے قول (استوی علی العرش) کا مطلب پوچھا کہ
کس طرح بیٹھا ہے ربیعہ نے کہا کہ بیٹھنا معلوم ہے لیکن اوسکی کیفیت سمجھ سے باہر ہے اور اللہ تعالی
نے پیغام بھیجا اور رسول کا کام تہا پیغام پہونچا دینا اور ہمپر لازم ہے اوسکا تصدیق کرنا ہے
اور گویا کہ ربیعہ کو اسکے مانند ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پہونچا ہے ابن مندہ
اور ابن مردویہ۔

واللالكائی باسانید صحیحۃ عن محمد بن اشرس الکوفی وابی کنانۃ الکوفی ثنا ابو المغیرۃ النضر بن اسمٰعیل الحنفی ثنا قرۃ بن خالد عن الحسن عن امہ عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول والاقرار بہ ایمان والجحود بہ کفر ولعبد اللہ بن احمد فی الرد علی الجہمیۃ عن ابیہ عن شریح بن النعمان عن عبد اللہ بن نافع الصائغ صاحب مالک وخصیصہ قال سمعت مالک بن انس یقول اللہ فی السماء وعلمہ فی کل مکان قال الذہبی ہذا ثابت عن مالک وروی الحافظ عبد الغنی المقدسی وشیخ الاسلام ابو الحسن علی الہکاری وغیرہما فی جمعہم عقیدۃ الشافعی قال القول فی السنۃ التی انا علیہا ورأیت اہل الحدیث علیہا الذین رأیتہم مثل سفیان ومالک وغیرہما الاقرار بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وذکر اشیاء ثم قال وان اللہ فوق عرشہ علی سمائہ یقرب من خلقہ کیف یشاء وینزل الی سماء الدنیا کیف یشاء وذکر سائر الاعتقاد وروی المقدسی والہکاری عن الحسن بن ہشام البلدوی قال ہذہ وصیۃ محمد بن ادریس الشافعی اوصی ان یشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وذکر الوصیۃ الی ان قال فیہا والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق وان اللہ تعالی یری فی الآخرۃ عیانا ینظر الیہ المومنون ویسمعون کلامہ وانہ تعالی فوق العرش وذکر

الشافعی ومن نعمہ

اور لالکائی نے باسانید صحیحہ محمد بن اشرس کوفی و ابو کنانہ کوفی سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ابو مغیرہ نضر بن اسمٰعیل حنفی نے بیان کیا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ حسن بصری سے اونہون نے اپنے والدہ سے اونہون نے اُمّ سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ استواء معلوم ہے اور اوسکی کیفیت سمجھ سے باہر ہے اور اوسکا اقرار ایمان اور انکار کفر و طغیان ہے۔ اور عبداللہ بن احمد نے جہمیہ کے رد مین اپنے والد سے اونہون نے شریح بن النعمان سے اونہون نے عبداللہ بن نافع صائغ مالک کے مخصوص شاگرد سے روایت کیا ہے کہ مین نے مالک بن انس سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین ہے اور اوسکا علم ہر مکان مین ہے۔ ذہبی کہتے ہین کہ مالک سے یہ ثابت ہو۔ اور حافظ عبدالغنی مقدسی اور شیخ الاسلام ابوالحسن علی ہکاری وغیرہما نے اپنے مولفہ عقیدہ شافعی مین روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا جس طریقہ پر مین ہون اور وہ اہل حدیث جنکو مین نے دیکھا ہے اونکو اوسپر دیکھا ہے مثل سفیان اور مالک وغیرہما کے وہ اقرار کرنا اور شہادت دینا ہے اسپر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اور محمد اللہ کے رسول یعنے پیغام پہونچانے والے ہین۔ پھر اور باتونکے ذکر کے بعد یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین اپنے عرش کے اوپر ہے جسطرح چاہتا ہے اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور دنیا کے آسمان کے طرف نزول فرماتا ہے جسطرح چاہتا ہے۔ پہر تمام عقائد کو ذکر کیا۔ اور مقدسی و ہکاری نے حسن بن ہشام بدوی سے روایت کیا ہے کہ محمد بن ادریس شافعی کی یہ وصیت ہو کہ گواہی دیوے کہ کوئی معبود نہین ہے اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا اور وصیت کا ذکر کیا یہان تک کہ کہا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اور اللہ تعالیٰ آخرت مین خوب ظاہر دکہائی دیگا اہل ایمان اوسکو دیکہین گے اور اوسکا کلام پاک سنین گے۔ اور اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے پھر ذکر کیا۔

سائر الوصية وروى الحافظ عبد الرحمن بن ابی حاتم فالقاضی الشهيد ابو الحسين محمد
بن القاضی ابی یعلی محمد بن الفراء الحنبلی فی طبقات الحنابلة والحافظ ابو موسی المدنی
فالحافظ عبد الغنی المقدسی فی اعتقاد الشافعی عن یونس بن عبد الاعلی المصری قال
سمعت اباعبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی یقول وقد سئل عن صفات اللہ عزوجل وما
ینبغی ان یؤمن بہ فقال اللہ تبارک وتعالی اسماء وصفات جاء بها کتابه واخبر بها
نبیه صلی اللہ علیه واله وسلم امته لایسع احدا من خلق اللہ قامت علیه الحجة الا
الایمان بها اذ القران نزل به وصح عنده بقول النبی صلی اللہ علیه واله وسلم فیما روی
عنه العدل فان خالف ذلك بعد ثبوت الحجة علیه فهو باللہ کافر فاما قبل ثبوت
الحجة علیه من جهة الخبر فمعذور بالجهل لان علم ذلك لا یدرك بالعقل ولا
بالرؤیة وبالفکر ونحو ذلك اخبار اللہ سبحانه ایانا انه سمیع بصیر وان له یدین
بقوله سبحانه بل یداه مبسوطتان وان له یمینا بقوله سبحانه والسموات مطویات
بیمینه وان له وجها بقوله تعالی کل شیء هالك الا وجهه وقوله عزوجل ویبقی
وجه ربك ذو الجلال والاکرام وان له قدما بقوله صلی اللہ علیه واله وسلم
حتی یضع الجبار فیها قدمه یعنی فی جهنم وانه یضحك من عبده المؤمن بقوله صلی اللہ
علیه واله وسلم للذی قتل فی سبیل اللہ انه لقی اللہ وهو یضحك الیه وانه یهبط

تمام وصیت کو اور حافظ عبد الرحمن بن ابی حاتم پھر قاضی شہید ابو حسین محمد بن قاضی ابو یعلی محمد بن فراء حنبلی نے طبقات حنابلہ مین اور حافظ ابو موسی مدنی پھر حافظ عبد الغنی مقدسی نے اعتقاد شافعی مین یونس بن عبد الاعلی مصری سے نقل کیا ہے کہ مین نے سنا ہے ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی سے وہ کہتے تھے جب کسی نے اونسے اللہ کی صفتون اور اوس اعتقاد سے کہ جسپر ایمان لانا ضرور ہے پوچھا تھا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے لئے ایسے اسما و صفات ہین جنکو اللہ سبحانہ تعالے نے اپنی کتاب مین بیان کیا ہے - اور جنکی اوسکی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دی ہے اللہ کی مخلوق مین سے کسی کو مجال اور وسعت نہین کہ اونپر ایمان نہ لائے - جب اوسکے پاس حجۃ پہونچہ چکی ہو قرآن اور حدیث سے اسلئے کہ قرآن اوس اعتقاد کو لایا ہے اور اوس آدمی کے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہو چکا ہے بسبب روایت کرنے عادل ضابط لوگون کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لہذا بعد ثابت ہونے حجۃ کے اگر وہ شخص اس عقیدہ کے خلاف کرے تو اللہ کا منکر ہے - ہان حجۃ ثابت ہونے سے پہلے جبتک کہ اس عقیدہ کی اوسکو خبر نہ پہونچی ہو معذور ہے معلوم نہونے کے وجہ سے اسلئے کہ اس عقیدہ کا علم نظر و فکر و عقل وغیرہ سے حاصل نہین ہو سکتا ہے اور اسکی مثال یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور دیکھتا ہے - اور اللہ کے لئے دو ہاتہہ ہین جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالے نے فرمایا ہے کہ اللہ کے دونون ہاتہہ کشادہ ہین - اور اللہ کے لئے دہنا ہاتہہ بھی ہے جیسا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمانون کو اکھٹا کر کے قیامت مین اپنی دہنی ہاتہہ مین لیگا - اور اللہ کے لئے چھرہ بھی ہے اسلئے کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ہر شئی ہلاک ہوگی بجز اوسکی چھرہ[1] کے اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ ای محمد تیری رب صاحب عظمت و کرامت کا چھرہ باقی رہیگا - اور اللہ کیلئے پانو بھی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (کہ جب دوزخ کہیگی میرا پیٹ نہین بھرا ہے مجھہ مین اور دوزخی ڈالو) اوسوقت اللہ سبحانہ تعالے دوزخمین اپنے پیر کو رکھیگا (دوزخ کہیگی بس بس میرا پیٹ بھر چکا) اور اللہ ہنستا ہے اپنے بندے مومن سے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کے راستہ مین قتل کیا جاتا ہے وہ اللہ سے ملتا ہے اس حال مین کہ اللہ اوسکے طرف ہنستا ہے

[1] یعنے اللہ تعالیٰ خود بذات خود باقی رہیگا ۱۲

كل ليلة الى السماء الدنيا الخبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بذلك وانه ليس
باعور لقول النبى صلى الله عليه وآله وسلم اذ ذكر الدجال قال انه اعور وان ربكم
ليس باعور وان المؤمنين يرون ربهم يوم القيامة بابصارهم كما يرون القمر ليلة
البدر وان لله تعالى اصبعا بقوله صلى الله عليه وآله وسلم ما من قلب الا
وهو بين اصبعين من اصابع الرحمٰن عز وجل فان هٰذه المعانى التى وصف الله
تعالى بها نفسه ووصفه بها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مما لا يدرك
حقيقة ذلك بالفكر والروية ولا يكفر بالجهل بها احد الا بانتهاء الخبر اليه
بها فان كان الوارد بذلك يقوم فى الفهم مقام المشاهدة فى السماع وجب
الدينونة على سامعها بحقيقته والشهادة عليه كما عاين وسمع من
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ونحن نثبت هٰذه الصفات وننفى
التشبيه كما نفى ذلك عن نفسه تعالى ذكره فقال ليس كمثله شئ وهو السميع
البصير انتهى وروى السلفى فالذهبى عن على بن عبد الله الحلوانى قصة
حاصلها انه واصحابه كتبوا الى المزنى يسألونه ويستعلمون منه فكتب اليهم
الجواب وفيه فى حق الله الحق تعالى السميع البصير العليم الخبير المنيع الرفيع
عال على العرش بائن من خلقه وروى اللالكائى عن المروزى قال قلت لابى

اور اللہ آسمان دنیا پر اوترتا ہے جیسا کہ خبر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اور اللہ کانا نہین ہے
جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت ذکر کیا تھا دجّال کا کہ کانا ہے۔ اور تمہارا
رب کانا نہین ہے۔ اور مسلمان قیامت مین اپنے رب کو اپنے انکھوں سے دیکھینگے جیسا کہ چودہوین
رات کے چاند کو دیکھتے ہین (کہ کسی قسم کا شک وشبہ اوسکے دیکھنے مین نہین ہوتا ہے اسیطرح خدا
کے دیکھنے مین بہی شک وشبہ نہین ہوگا) اور اللہ کے لئے انگلی بھی ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دل نہین مگر وہ اللہ عزّوجل کے انگلیون مین سے دو انگلیون کے اندر ہے یہ تمام
صفتین کہ جنکو اللہ عزّوجل نے اپنی ذات پاک کیلئے بیان فرمایا ہے اور اوسکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اونکے ساتھ اوسکو موصوف کیا ہے از آن قبیل ہین کہ اونکی حقیقت نظر وفکر سے دریافت
نہین ہوسکتی اور نہ اونکے نہ جاننے سے کوئی کافر بنتا ہے مگر بعد خبردار ہونے کے اگر یہ خبر قائم مقام مشاہدہ
اور معائنہ کی ہو تو سننے والے پر ان صفات کو حق جاننا اور اوسپر گواہی دینا واجب ہوجاتا ہے جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا یا دیکھا۔ اور ہم ان صفات کو ثابت کرتے ہین اور اللہ کو
کسی مخلوق کے مشابہ نہین کہتے ہین جسطرح خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے کہا ہے کہ اوسکی مثل کوئی
چیز نہین ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ سلفی اور پھر ذہبی نے علی بن عبد اللہ حلوانی سے ایک
قصہ روایت کیا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ علی بن عبد اللہ اور اونکی ساتھیون نے مزنی (تلمیذ خاص شافعی)
کے پاس پوچھنے اور معلوم کرنے کیلئے لکھا اوسکے جواب مین اللہ جل شانہ کی تعریف مین مزنی نے یہ تحریر کیا کہ
وہ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے جاننے والا ہے خبر رکھنے والا ہے بلند ہے اونچا ہے عرش پر اپنی مخلوق سے
جدا ہے۔ اور لالکائی نے مروزی سے روایت کیا ہے کہ مین نے۔

عبداللہ احمد ابن حنبل ما معنی قوله وهو معکم ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم قال علمه محیط بالکل و ربنا علی العرش بلا حد وصفة وروی الخلال عن یوسف بن موسی القطان قیل لابی عبداللہ احمد ابن حنبل اللہ فوق السماء السابعة علی عرشه بائن من خلقه و علمه و قدرته بکل مکان قال نعم وروی القاضی ابو الحسین محمد ابن الفراء الحنبلی فی طبقات الحنابلة فی ترجمة ابی العباس احمد بن جعفر الفارسی الاصطخری بسنده عنه قال قال ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل هذه مذاهب اهل العلم واصحاب الاثر واهل السنة المتمسکین بعروقها المعروفین بها المقتدی بهم فیها من لدن النبی صلی اللہ علیه واٰله وسلم الی یومنا هذا ادرکت من ادرکت من علماء اهل الحجاز والشام وغیرهم علیها فمن خالف شیئا من هذه المذاهب او طعن فیها او عاب قائلها فهو مخالف مبتدع خارج عن الجماعة زائل عن منهج السنة وسبیل الحق ثم ساقها بطولها وفیها وخلق سبع سمٰوات بعضها فوق بعض وسبع ارضین بعضها فوق بعض وبین الارض العلیا والسماء الدنیا خمسمأة عام وبین کل سماء الی سماء مسیرة خمسمأة عام والماء فوق السماء العلیا السابعة وعرش الرحمٰن عزوجل فوق الماء واللہ عزوجل علی العرش والکرسی موضع قدمیه وهو یعلم

تها

ابی عبداللہ احمد بن حنبل سے اللہ تعالیٰ کے قول (وھو معکم۔ مایکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم) کے معنی دریافت کئے احمد نے کہا کہ اوسکا علم سبکو محیط ہے اور ہمارا رب عرش پر ہے بدون کسی حد اور صفت کے۔ اور خلّال نے یوسف بن موسی القطان سے روایت کیا ہے کہ ابی عبداللہ احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کیا اللہ ساتوین آسمان پر اپنے عرش کے اوپر اپنے مخلوق سے جدا ہے اور اوسکا علم و قدرت ہر مکان مین ہے۔ احمد نے کہا ہان ایسا ہی ہے۔ اور قاضی ابو الحسین محمد بن الفراء حنبلی نے حنبلیونکے طبقات مین ابی العباس احمد بن جعفر فارسی اصطخری کے ترجمہ مین بسند خود اونسے روایت کیا ہی کہ کہا ابو عبداللہ احمد بن حنبل نے یہ مذہب ہین اون علماء و محدثین متبعین سنت کے کہ جنہون نے سنت کو مضبوط پکڑا ہے اور اس صفت مین مشہور و پیشوا ہین عہد مبارک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت تک اسلئے کہ مین نے مکہ اور مدینہ اور شام وغیرہ کے علماء کو اسی طریقہ پر پایا ہے لہذا جو کوئی ان مذہبون مین سے کسی بات کا مخالف ہو یا اون پر طعن کرے یا اونکی متبع کو عیب لگائے وہ مخالف بدعتی جماعت سے خارج و طریق سنت و راہ حق سے دور ہے۔ پھر اس تمام مطول روایت کو بیان کیا۔ اس مین یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے اسطرح کہ ایک کے اوپر دوسرا ہے اور اسطرح سات زمینونکو پیدا کیا کہ ایک کے اوپر ایک ہے اور اوپر والے زمین سے دنیا کے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہے اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہے اور پانی اوپر والے ساتوین آسمانکے اوپر ہے اور رحمن عزّ وجل کا عرش پانی کے اوپر ہے اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور کرسی اوسکے دونون پیرونکے جگہہ ہے اور وہ جانتا ہے۔

---

۱ وہ تمہارے ساتھ ہے ۱۲۔ ۲ کوئی سرگوشی تین آدمیون مین نہین ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اونکا چوتھا ہوتا ہے ۱۲

ما في السموات والارضين السبع وما بينهما وما تحت الثرى وما في قعر
البحار الى قوله ويعلم كل شيء لا يخفى عليه من ذلك شيء وهو على العرش فوق
السماء السابعة ودونه حجب من نار ونور وظلمة وما هو اعلم بها الى آخر ما هاهنا

اسحق

واقواله فيه كثيرة جدا وللخلال في السنة عن حرب بن اسمعيل قال قلت
لاسحق بن راهويه في قول الله تعالى ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم كيف
تقول فيه قال حيث ما كنت فيه فهو اقرب اليك من حبل الوريد وهو بائن

الاوزاعی

من خلقه ثم ذكر عن ابن المبارك هو على عرشه بائن من خلقه ثم قال واعلى شيء
من ذلك واثبته قوله تعالى الرحمن على العرش استوى وللبيهقي بسند صحيح عن
الاوزاعي امام اهل الشام قال كنا والتابعون متوافرون نقول ان الله فوق عرشه

الاشعری

ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته وقال شيخ الاشاعرة ابو الحسن على الاشعري
في كتابه الابانة عن اصول الديانة باب ذكر الاستواء على العرش ان قال قائل
ما تقولون في الاستواء قيل له نقول ان الله عز وجل مستو على عرشه كما قال
الرحمن على العرش استوى وقد قال الله عز وجل اليه يصعد الكلم الطيب وقال
بل رفعه الله اليه وقد قال عز وجل يدبر الامر من السماء الى الارض ثم يعرج
اليه وقال حكاية عن فرعون يا هامان ابن لي صرحا لعلي ابلغ الاسباب اسباب

جو کچھ ساتون آسمان وزمین اور اونکی درمیان مین ہے اور جو کچھ تحت[۱] الثریٰ مین اور دریاؤن کے تہ مین ہی۔ (احمد بن حنبل کے) اس مقولہ تک کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اوس پر کچھ چھپا نہین رہتا اور وہ عرش پر ساتوین آسمانکے اوپر ہے اور اوس سے ورے آگ اور نور اور اندہیری کے پردے ہین اور وہ کچھ ہی جسکو وہ خوب جانتا ہی اختتام بیان تک۔ اور احمد بن حنبل کے اقوال اس بارہ مین نہایت کثرت سے ہین اور خلاّل نے حرب بن اسمٰعیل سے کتاب السنہ مین روایت کیا ہے کہ مین نے اسحٰق بن راہویہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول (مَا یکون من نجوی[۲] ثلثة الا هو رابعهم) مین۔ کیا کہتے ہو۔ کہا جس جگہ تو ہو وہ تیری شاہ رگ سے قریب تر ہے اور وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ پھر اسحٰق نے ابن المبارک سے نقل کیا کہ اللہ تعالےٰ اپنے عرش پر ہے۔ اپنے مخلوق سے جدا ہے۔ پہر کہا کہ اعلیٰ ترین وبہترین ثبوت اسکا اللہ تعالیٰ کا قول (الرحمٰن[۳] علی العرش استویٰ) ہے۔ اور بیہقی نے بسند صحیح اوزاعی امام اہل شام سے روایت کیا ہے کہ ہم کہتے تھے اسوقت مین کہ تابعین بکثرت موجود تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور اللہ کے اون صفات پر ہم ایمان رکھتے ہین کہ جو احادیث نبویہ مین وارد ہین۔

اور شیخ الاشاعرہ ابو الحسن علے اشعری نے اپنی۔ کتاب الابانہ عن اصول الدیانہ کے (جو عقایدمین ہے) باب الاستواء علی العرش مین کہا ہے اگر کوئی پوچھے استوار مین تم کیا کہتے ہو۔ اوس سے کہا جائیگا کہ ہم کہتے ہین کہ اللہ عزّ وجل اپنے عرش پر بیٹھا ہے جیساکہ خود فرماتا ہے (الرحمٰن علی العرش استویٰ) اور فرماتا ہے (الیه[۴] یصعد الکلم الطیب) اور عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر مین فرمایا (بل[۵] رفعه الله الیه) اور فرمایا کہ وہ تدبیر سے اوتارتا ہے کام آسمان سے زمین تک۔ پھر وہ اوسیکے طرف چڑہ جاتا ہے اور فرعون کا یہ مقولہ حکایت کیا۔ ای ہامان میرے لئے ایک ایسا محل بنا کہ آسمانونکے راستون پر پہونچکر۔

---

[۱] تمام زمینون کے نیچے ۱۲ [۲] کوئی سرگوشی تین مین نہین ہوتی مگر اللہ تعالےٰ اونکا چوتھا ہوتا ہی ۱۲ [۳] رحمٰن عرش پر بیٹھا ۱۲ [۴] اللہ کے طرف چڑہتی ہین پاک کلمے ۱۲ [۵] بلکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنے طرف اوٹھا لیا ۱۲

السمٰوات فاطلع الی الٰہ موسیٰ وانی لاظنہ کاذباً کذب موسیٰ علیہ السلام
فی قولہ ان اللہ عزوجل فوق السمٰوات۔ وقال عزوجل ءامنتم من فی السماء
ان یخسف بکم الارض فالسمٰوات فوقہا العرش فلما کان العرش فوق السمٰوات
قال عزوجل ءامنتم من فی السماء لانہ مستوٍ علی العرش التی فوق السموات وکل
ما علا فھو سماء فالعرش اعلی السمٰوات ولیس اذا قال ءامنتم من فی السماء
یعنی جمیع السمٰوات وانما اراد العرش الذی ھو اعلی السمٰوات الا تری ان اللہ
عزوجل ذکر السمٰوات فقال وجعل القمر فیھن نورا ولم یرد ان القمر یملأھن
جمیعا وانہ فیھن جمیعا ورأینا المسلمین جمیعا یرفعون ایدیھم اذا دعوا نحو
السماء لان اللہ عزوجل مستوٍ علی العرش الذی ھو فوق السمٰوات فلولا ان اللہ
عزوجل علی العرش لم یرفعوا ایدیھم نحو العرش کما لا یحطونھا اذا دعوا الی الارض
الی اخر ما ذکر فی تحقیق الامر والرد علی من انکر وقال شیخ الاسلام ابو عبد اللہ
محمد بن خفیف الشیرازی المحدث الفقیہ الشافعی الصوفی فی عقیدۃ الصوفیۃ و
یعتقد انہ علی عرشہ استوٰی وانہ ینزل الی السماء الدنیا عند الاسحار بمعنی الصفۃ
لا بمعنی الامثال وانہ خلق ادم لا بید قدرتہ بل بید صفتہ وھکذا جمیع الاخبار
الصحیحۃ التی رویت فی الصفات یعتقد ایمانا وتسلیما لا مقایسۃً ولا مقایسۃً

ظ الذی

شیخ الاسلام ابن خفیف الصوفی

موسیٰ کے معبود کے طرف جھانکونگا اور مین اوسکو گمان کرتا ہون کہ وہ جھوٹا ہے ۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کے اُس بیان کو جھٹلاتا تھا کہ اللہ عزّ وجل آسمانون کے اوپر ہے ۔ اور اللہ عزّ وجل نے فرمایا کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اوس ذات پاک سے جو آسمان مین ہے اس سے کہ تمکو زمین مین دھنسا دیوے ۔ کیونکہ وہ عرش پر بیٹھا ہے اور عرش آسمانون کے اوپر ہے جب عرش آسمانون کے اوپر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم بے خوف ہو گئے اوس سے جو آسمان مین ہے ۔ اور (محاورہ عرب مین) ہر بلند چیز آسمان ہے اسلئے عرش اعلیٰ ترین سمٰوٰات ہے اور (أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ) کے کھنے سے تمام آسمان مراد نہین ہین بلکہ عرش جو سب آسمانون سے بلند ہے وہ مراد ہے ۔ دیکھو اللہ عزّ وجل نے آسمانون کے ذکر مین فرمایا اور چاند کو اوہین نور بنایا ۔ اس سے یہ مقصود نہین کہ چاند نے تمام آسمانونکو بھر رکھا ہے اور وہ اون سب مین ہے ۔ اور ہم کل مسلمانون کو دعا کے وقت آسمانکے طرف ہاتھ اوٹھاتے ہوئے دیکھتے ہین اسی لئے کہ اللہ عزّ وجل عرش پر بیٹھا ہے جو آسمانون کے اوپر ہے اگر وہ عرش پر نہوتا تو عرش کیطرف مسلمان اپنے ہاتھ نہ اٹھاتے جسطرح کہ زمین کے جانب دعا کے وقت ہاتھ نہین جھکاتے اس امر کی تحقیق اور اوسکے منکرین کی تردید کے آخر بیان تک ۔

اور کھا شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی محدث فقیہ شافعی صوفی نے صوفیہ کے عقیدہ مین اور یہ اعتقاد رکھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بیٹھا ہے اور وہ دنیا کے آسمان کیطرف سحر[1] کے اوقات مین نزول فرماتا ہے باعتبار صفت کی نہ باعتبار جسم کے اور اوس نے آدم کو اپنے صفت کے ہاتھ سے بنایا ہے یہہ معنی نہین کہ بہ قدرت سے بنایا اور اسیطرح تمام روایات صحیحہ پر جو اللہ تعالیٰ کے صفات کے بیان مین وارد ہین اعتقاد کر کے ایمان لائے اور تسلیم کرے قیاس وعقل کو دخل نہ دے ۔

[1] رات کا آخر حصہ ۱۲

هذا وقد افرد جمع من حفاظ المحدثين وايقاظ المحققين تواليف لهذا فلا حاجة
بنا الى الاطالة ههنا (**تنبيه**) فی فتح الباری عن ابی طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص الذهبی صاحب کتاب العلم من طریق عبد الله بن شریك العامری عن ابیه
قال قیل لعلی ان هنا قوما علی باب المسجد یدعون انك ربهم فدعاهم فقال لهم
ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم انما انا عبد
مثلکم آکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعت الله اثابنی ان شاء
وان عصیت خشیت ان یعذبنی فاتقوا الله وارجعوا فابوا فلما کان الغد غدوا
علیه فجاء قنبر فقال قد والله رجعوا یقولون ذلك الکلام فقال ادخلهم فقالوا
کذلك فلما کان الثالث قال لئن قلتم ذلك لاقتلنکم باخبث قتلة فابوا الا ذلك
فقال یا قنبر ائتنی بفعلة معهم مرورهم فخذ لهم اخدودا بین باب المسجد والقصر
وقال احفروا فابعدوا فی الارض وجاء بالحطب فطرحه بالنار فی الاخدود وقال انی
طارحکم فیها او ترجعوا فابوا ان یرجعوا فقذف بهم فیها حتی اذا احترقوا قال
انی اذا رأیت امرا منکرا اوقدت ناری ودعوت قنبرا وهذا سند حسن انتهی وقد
حدث فی هذا الزمان احداث علی آثارهم یهرعون فانا لله وانا الیه راجعون یجب
اشد الوجوب علی اولی الامر ویتحتم اوکد الحتم علی اهل العلم والقدر ان یعتنوا ویهتموا

یہ یاد رکھو۔ اور اس بارہ مین بہت سے حفاظ محدثین اور باخبر محققین نے مستقل تصانیف کی ہین۔ اسلئے ہمکو زیادہ بیان کرنے کی یہان ضرورت نہین ہے۔ (**تنبیہ**) فتح الباری مین ابی طاہر محمد بن عبد الرحمن المخلص نے جو مصنف کتاب العلم سے بطریق عبد اللہ بن شریک عامری اونکی باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ یہان مسجد کے دروازہ پر چند ایسے لوگ ہین جو آپ کو اپنا رب کہتے ہین۔ حضرت نے اونکو طلب فرما کر پوچھا تمہاری خرابی ہو تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا کہ آپ ہمارے رب ہین اور خالق۔ رزاق ہین۔ فرمایا تمہاری خرابی ہو مین بھی تم جیسا بندہ ہون جسطرح تم کھانا کھاتے پانی پیتے ہو مین بھی کھاتا پیتا ہون۔ اگر مین اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرون تو وہ چاہے تو مجھکو ثواب عطا کرے اور اگر نافرمانی کرون تو ڈرتا ہون کہ مجھکو عذاب دیوے۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اس بدعقیدہ سے باز آؤ اونہون نے انکار کیا اور دوسرے دن پھر آئے قنبر (مولا حضرت کے مولیٰ) نے آکر قسمیہ عرض کیا کہ وہ لوگ پھر وہی کلام کھتے ہین فرمایا کہ اونکو لاؤ اونہون نے آکر ویساہی کہا۔ تیسرے روز فرمایا اگر تم ایسا کہو گے تو تمکو مین بہت بری طرح قتل کرونگا وہ لوگ اپنی بات پر اڑے ہوے رہے حضرت نے فرمایا ای قنبر مزدورونکو مع اونکی آلات کے لے آؤ۔ پھر مسجد اور محل کے درمیان اونکے لئے ایک خندق بنوائی اور فرمایا کھودو اور زمین مین دور تک کھودو اور اوس کھائی مین لکڑیان آگ کے ساتھہ ڈلوائین اور فرمایا کہ مین تمکو اس مین ڈالونگا تم توبہ کرو۔ اون لوگون نے تائب ہونے اور اپنے عقیدہ سے رجوع کرنے سے انکار کیا تو آپنے اونکو اوس خندق مین گروا دیا جب وہ لوگ جل گئے تو فرمایا جب مین کوئی بری بات دیکھونگا آگ جلوا کر قنبر کو بلاؤنگا۔ اور یہ سند حسن[۱] ہے۔ اب اس زمانہ مین بھی کچھہ مبتدع لوگ اونہین سوختہ کردہ گمان حضرت ولایت مآب کے پیرو پیدا ہوئے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکام و علماء و ذی مقدرت لوگون پر نہایت ضروری اور اشد واجبات سے ہے کہ اس طرف متوجہ رہین اور باہتمام تمام۔

---

[۱] جس سند کے راویون مین کوئی جھوٹا اور غیر معتبر آدمی نہ ہو اوسکو (حسن) کہتے ہین ۱۲

بازالة هذا الامر وعظا وبيانا ويعزروهم غاية التعزير حبسا وضربا وقتلا اعلانا والتوفيق من الله رب كل شئ فسبحان الذى بيده ملكوت كل شئ وفى خطبة للمولى على المرتضى يوشك ان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ومن القرآن الا رسمه وفيها مساجدكم يومئذ عامرة وقلوبكم وابدانكم خربة من الهدى شر من تحت ظل السماء فقهاء كم منهم تبدو الفتنة وفيهم تعود اخرجه البيهقى فى شعب الايمان واشار اليه البخارى فى الرد على الجهمية **لا يستطيع احد من الانام ان يرى الله تعالى فى دار الدنيا الا فى المنام او فى القلب بحقيقة الايمان بالرب** قال ذو الجلال المتعال ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارنى انظر اليك قال لن ترانى الآية قال ابن ابى شيبة فى مصنفه ثنا وكيع عن حسن بن صالح عن منصور عن شيخ يكنى ابا محمد ان الحسين بن على كان يقول فى قنوت الوتر اللهم انك ترى ولا ترى وانت بالمنظر الاعلى الحديث وقال ابو يعلى فى مسنده نا ابراهيم بن محمد بن عرعرة نا محمد بن عباد الهنائى نا البراء بن ابى فضالة نا الحضرمى عن ابى مويم رضيع الجارود قال كنت بالكوفة فقام الحسن بن على خطيبا فقال ايها الناس رأيت البارحة فى منامى عجبا رأيت الرب تعالى فوق عرشه فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى قام

اس عقیدۂ فاسدہ کو پند ونصیحت وقید وقتل اور ضرب وتشہیر کی سخت سزائین دیکر دفع کرین اور توفیق اللہ ہرشئے کے مالک کیطرف سے ہو اور پاک ہیوہ ذات ستودہ صفات کہ جسکے ہاتھ مین ہرشئے کی ملکیت ہی۔ اور حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ایک خطبہ مین ہی قریب ہی کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن شریف کے فقط حرف باقی رہ جائینگی۔ تمہاری مسجدین اوس زمانہ مین آباد اور دل وبدن ویران ہدایت سے خالی ہونگے آسمان کے نیچے سب سے بدتر تمہارے علماء ہونگے اونہین سے فساد شروع ہوگا اور اُنہین کی جانب عود کریگا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور جہمیہ کے رد مین بخاری نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اس دار دنیا مین کوئی نہین دیکھہ سکتا مگر خواب مین یا پختگی ایمان کے باعث دلسے رب کے اوپر ایمان لانیکی حقیقت مین فرمایا ذوالجلال متعال نے جبکہ آئے موسیٰ ہمارے وقت موعود پر اور اونکے رب نے اونسے کلام کیا موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب دکھلا مجھکو اپنی ذات پاک کہ دیکھون مین تجھکو فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ تومجکو نہین دیکھہ سکیگا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین کہا کہ ہم سے وکیع نے حدیث کی حسن بن صالح سے حسن بن صالح نے منصور سے منصور نے ایک شیخ سے کہ جسکی کنیت ابو محمد ہی ابو محمد نے کہا کہ حسینؑ ابن علیؓ قنوت وترمین پڑہا کرتے تہے کہ اے بار خدا تو دیکھتا ہے اور تجھے کوئی نہین دیکھتا اور تو دیکھنے کے اوس مقام پر ہے جو بہت اونچا ہے تمام حدیث دیکھو۔ اور ابو یعلی نے اپنی مسند مین کہا کہ ہمسی بیان کیا ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم سے محمد بن عباد ہنائی نے بیان کیا اور محمد نے کہا کہ ہم سے براء بن ابی فضالہ نے بیان کیا براء نے کہا کہ ہم سے حضرمی نے بیان کیا ابی مریم سے روایت کرکے جو جارود کا دودہ پلایا ہوا ہے ابو مریم نے کہا کہ مین کوفے مین تہا حسن بن علیؓ نے خطبہ پڑہا فرمایا کہ اے لوگو آج کی رات مین نے اپنی خواب مین ایک تعجب کی چیز دیکھی مین نے رب کو اوسکے عرش کے اوپر دیکھا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یہانتک کہ۔

قال رأيت ربّ العزة في المنام فقلت يارب ما افضل ما يتقرب به المتقربون اليك فقال بكلامي يا احمد قلت يارب بفهم او بغير فهم قال بفهم وبغير فهم اخرجه جماعة من الحفاظ اخرهم ابن الجزري في النشر في القراءات العشر قال صاحب الخلاصة من الحنفية وفي الفتاوى رؤية الله تعالى وتقدس في المنام تكلموا فيها قال بعض المشائخ يجوز منهم الامام الزاهد ركن الاسلام الصفار الانصاري قال المصنف وافقه جدي شيخ الاسلام عبد الرشيد بن الحسين واكثر مشائخ سمرقند لا يجوزون ذلك حتى قال الشيخ الامام ابو منصور الماتريدي من قال هكذا فهو شر من عابد الوثن وعليه المحققون من مشائخ بخاري منهم جدي ابو امّي الامام ظهير الدين الكبير وابنه خالي انتهى وفيما مضى عن الامام علي المرتضى تحقيقاً لما رأى الهمام الحسن المجتبى وما عن ابي حنيفة واحمد ردّ على كل من خالفه وقال المولى علي المرتضى لم تره العيون بمشاهدة العيان ولكن رأته القلوب بحقائق الايقان وفي رواية لم تره العيون بمشاهدة الابصار ولكن رأته القلوب بحقائق الايمان رواه فئة من اهل السنة والشيعة وله شواهد في كتاب الاحسان هو بها متعاضد **لا يستطيع احد ثناء على الله انما الله تعالى كما اثنى على نفسه** روى ابن ابي شيبة واحمد وابن منيع والاربعة وابو يعلى ويوسف القاضي في سننه والطبراني في الاوسط والحاكم

(یعنے احمد بن حنبل نے) کہاکہ مین نے رب العزۃ کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ ای رب کون سا افضل کام ہے
جس سے مقرب لوگ تجہہ سے نزدیک ہوتے ہین فرمایا کہ ای احمد میرے کلام سے۔ مین نے عرض کیا کہ سمجھکر یا بدون
سمجھے۔ فرمایا سمجھین یا نہ سمجھین۔ اوسکو حفاظ کی ایک جماعت نے روایت کیا اور اونکے آخر ابن جرزی نے
نشر فی قرارات العشر مین لکہا ہے حنفیون مین سے صاحب خلاصہ نے کہا فتاوے مین ہی کہ اللہ تعالی کو خواب مین دیکہنے کے
مسئلہ مین علمار نے گفتگو کی ہے بعض مشایخ اسکے جواز کے قائل ہین کہ اللہ کو خواب مین آدمی دیکھہ سکتا ہے۔ انہین سے
امام زاہد رکن الاسلام صفار انصاری ہین صاحب خلاصہ نے کہا کہ میرے دادا شیخ الاسلام عبدالرشید بن حسین نے
صفار سے اتفاق کیا ہے اور اکثر مشایخ سمرقند کے اسکو جایز نہین رکھتے یہان تک کہ ابو منصور ماتریدی نے کہا جو اللہ
کی رویت کا خواب مین قائل ہو وہ بت پرست سے بدتر ہے اور اسی پر محققین مشایخ بخارا ہین اور میرے نانا
ظہیر الدین کبیر اور میرے ماموں اونہین مین ہین انتہی۔ اور حضرت علی کا حضرت امام حسن مجتبی کے خواب کو تصدیق فرمانا
اور ابو حنیفہ اور احمد کا اللہ تعالی کو خواب مین دیکہنا جو سابق مین منقول ہوا ہے ہر ایک مخالف کی تردید کرتا ہے۔
اور مولی علی مرتضی نے فرمایا کہ اللہ کو انکہون نے نہین دیکہا لیکن دلون نے پختہ یقینون سے دیکہا ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ انکہون نے اوسکو نظرون سے نہین دیکہا لیکن دلون نے ایمان کی حقیقت سے دیکہا ہے۔ اسکو حضرت
علی سے ایک جماعت اہل سنت وشیعہ نے نقل کیا ہے اور اسکی بہت سی شہادتین کتاب الاحسان مین ہین جس سے یہ
حدیث قوت پاتی ہے۔ اللہ تعالی کی تعریف کی کسیکو قدرت نہین ہے اوسکی ذات پاک ویسی ہی ہے کہ جسطرح
اوس نے خود اپنی ذات پاک کی تعریف فرمائی ہے ابن ابی شیبہ اور احمد و ابن منیع اور اصحاب سنن اربعہ اور ابو یعلی نے
اور یوسف قاضی نے اپنی سنن مین اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے۔

فی المستدرک والبیهقی فی السنن والضیاء فی المختارة عن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول فی آخر وترہ اللّٰھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک ورواہ الطیالسی بلفظ لا احصی نعمتک ولا ثناء علیک ورواہ النسائی فی الکبریٰ فابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن ابراھیم بن عبداللہ بن عبدالقاری عن علی بن ابی طالب قال بتُّ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلة فکنت اسمعہ اذا فرغ من صلوٰتہ وتبوّأ مضجعہ یقول اللّٰھم انی اعوذ بک من عقوبتک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک لا استطیع ثناء علیک ولو حرصت ولکن انت کما اثنیت علی نفسک

الایمان بملائکة الرحمٰن تعالی

کما ذکروا فی القرآن والاخبار والآثار عن اھل بیت النبوة والعرفان قال اللہ المتعال کل آمن باللہ وملائکتہ الآیة وقال اللہ المتعال الحمد للہ فاطر السموٰات والارض جاعل الملٰئکة رسلا اولی اجنحة مثنیٰ وثلٰث وربٰع یزید فی الخلق مایشاء الآیة وقال اللہ المتعال ینزّل الملائکة بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا فاتقون وقال تنزل الملائکة والروح فیھا باذن ربھم وذکر اللہ تعالی الملائکة فی القرآن لا یحصی واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن الانباری فی کتاب الاضداد

مستدرک مین اور بیہقی نے سنن مین اور ضیار نے مختارہ مین عبدالرحمن ابن حارث بن ہشام سے اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وتر کی آخر مین پڑہتے تھے ای اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے رضا کی ساتہہ تیری غصہ سے اور تیرے دی ہوی راحت کے ساتہہ تیری عذاب سے اور تیری ذات کے ساتہہ تجہہ سے مجھکو تیری تعریف کی طاقت نہین تو ویسا ہی ہے جسطرح تو نے خود اپنی ذات کی تعریف فرمائی ہے - اور طیالسی کی روایت مین یہ لفظ ہین کہ مین تیری نعمت اور ثنا کو گہیر نہین سکتا اور نسائی نے کبریٰ مین اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ مین ابراہیم بن عبداللہ ابن عبد قاری سے ابراہیم نے علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ مین ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین رہا مین نے سنا کہ آپ نماز سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ کر فرماتے تھے کہ ای اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری عذاب سے اور پناہ چاہتا ہون تیری رضا کی ساتہہ تیرے غصہ سے اور تیری ذات کے ساتہہ تجہہ سے مجہہ مین طاقت نہین تیری ثنا کی اگرچہ مین حرص کرون - لیکن تو ویسا ہے جسطرح تو نے اپنی ثنا کی ہے - ایمان لانا رحمن کے فرشتون پر جسطرح کہ قرآن واحادیث واقوال اہل بیت النبوۃ والعرفان مین مذکور ہین فرمایا اللہ متعال نے کہ سب یعنے نبی اور مومن ایمان لائے اللہ پر اور اوسکی فرشتون پر اور فرمایا اللہ متعال نے کہ سب تعریفین اوس اللہ کیلئے ہین جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتون کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہین - زیادہ کرتا ہے اپنی خلقت مین جو چاہتا ہے - اور فرمایا اللہ متعال نے کہ اوتارتا ہے فرشتون کو روح کے ساتہہ اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے کہ لوگون کو ڈرسناؤ کہ نہین کوئی معبود سوائے میرے سو مجہہ سے ڈرو - اور فرمایا فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے شب قدر مین اوترتے ہین - قرآن مین اللہ تعالی نے فرشتونکا ذکر بہت جگہ کیا ہے - ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اور ابن انباری نے کتاب الاضداد مین -

وابو الشيخ في العظمة والبيهقي في الاسماء والصفات عن علي بن ابي طالب في قوله
تعالى ويسألونك عن الروح قال هو ملك من الملائكة له سبعون الف وجه لكل وجه
منها سبعون الف لسان لكل لسان منها سبعون الف لغة يسبح الله تعالى بتلك
اللغات كلها يخلق الله من كل تسبيحة ملكا يطير مع الملائكة الى يوم القيمة وقال تعالى
والطور وكتاب مسطور في رق منشور والبيت المعمور الاية وروى اسحق بن راهويه
والحارث بن ابي اسامة في مسندهما وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم في تفاسيرهم
والصابوني في المأتين والبيهقي في شعب الايمان عن خالد بن عرعرة قال قال علي سلوني
عما شئتم ولا تسئلوني الا عما ينفع او يضر فقال رجل يا امير المؤمنين ما الذاريات
ذروا قال ويحك الم اقل لك لا تسأل الا عما ينفع او يضر تلك الرياح قال فما المقسمات
امرا قال تلك الملائكة قال فما البيت المعمور قال بيت في السماء يقال له الضراح وهو
بحيال الكعبة من فوقها حرمته في السماء كحرمة البيت في الارض يصلي فيه كل يوم
سبعون الفا من الملائكة فلا يعودون اليه ابدا الى قوله في بناء البيت وهبط جبريل
على ابراهيم بالحجر الاسود الحديث وروى عنه بعضه الازرقي في تاريخ مكة ولعبد
الرزاق وابن جرير وابن المنذر وابن الانباري في المصاحف عن ابي الطفيل ان ابن الكواء
سأل عليا عن البيت المعمور ما هو قال ذلك الضراح بيت فوق سبع سموات تحت العرش

اورابوالشیخ نے عظمۃ مین اور بیہقی نے اسماء والصفات مین علی بن ابیطالب رضؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالے نے
جو فرمایا ہے اور پوچھتے ہین تجھسے حال روح کا فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے فرشتون مین سے اوسکے ستر ہزار
منہ ہین ہر منہ مین ستّر ہزار زبانین ہین ہر زبان مین ستّر ہزار بولیان ہین وہ ان سب بولیون مین اللہ کی پاکی بولتا ہے
اللہ تعالی اوسکے ہر ایک پاکی کے کلمہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ فرشتونکے ساتھ اوڑتا ہے قیامت کے
دن تک ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہے طور کی اور اوس کتاب کی کہ لکھی گئی ہے کشادہ ورق مین اور قسم ہے بیت معمور کی
اسحاق ابن راہویہ اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند مین اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر
مین ۔ اور صابونی نے مائتین مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین خالد بن عرعرۃ سے روایت کیا کہ فرمایا حضرت
علی نے مجھ سے سوال کرو جو چاہو مگر وہ باتین پوچھو کہ مفید یا مضر ہون ۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا امیرالمؤمنین
(الذّاریات ذروا) سے کیا مراد ہے فرمایا افسوس ہے تجھ پر مین کہہ چکا ہون کہ مت سوال کرو مجھ سے مگر
مفید یا مضر بات تو نکا ۔ ذاریات ہوائین ہین ۔ اوس نے عرض کیا کہ (المقسمات امرا) سے کیا مراد ہے ۔ فرمایا
کہ فرشتے ہین ۔ عرض کیا کہ بیت المعمور کیا ہے ۔ فرمایا ایک مکان ہے آسمان مین اوسکو ضُراح کہتے ہین اور وہ کعبہ کے
اوپر اوسکے مقابل مین ہے اوسکی حرمت آسمان مین ایسی ہے جیسی کعبہ کی حرمت زمین مین ہے اوسمین ہر روز
ستّر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین پھر وہ کبھی اوسکے طرف نہین آتے ۔ اوسکے بعد ذکر تعمیر کعبہ مین فرمایا اور جبرئیل
حجر اسود کو لیکر حضرت ابراہیم کے پاس اوترے آخر حدیث تک دیکھو اور ازرقی نے اس حدیث کا بعض حصہ حضرت
علی سے تاریخ مکہ مین نقل کیا اور عبدالرزاق اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن انباری نے مصاحف مین ابی
الطفیل سے روایت کیا کہ ابن کوّاء نے حضرت علی سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ ایک مکان موسوم
بضُراح ہے ساتوین آسمان کی اوپر عرش کے نیچے ۔

يدخله كل يوم سبعون الف ملك ثم لا يعودون اليه الى يوم القيمة ولخشيش بن
اصرم فى الاستقامة عن على قال اول ما خلق الله تعالى القلم ثم خلق النون و هى
الدواة ثم خلق اللوح فكتب الدنيا وما يكون فيها حتى تفنى من خلق مخلوقا وعمل معمول
برا و فجورا وما كان من رزق حلال وحرام او رطب ويابس ثم وكل بذلك الكتاب
ملئكة ووكل بالخلق ملائكة وقال المتعال له معقبات من بين يديه ومن خلفه
يحفظونه من امر الله وقال وان عليكم لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون
ولابن المنذر وابى الشيخ عن على فى قوله تعالى له معقبات من بين يديه ومن خلفه
يحفظونه من امر الله قال ليس من عبد الا ومعه ملائكة يحفظونه من ان يقع عليه
حائط او يتردى فى بئر او يأكله سبع اوغرق او حرق فاذا جاء القدر خلوا بينه وبين
القدر ولابى داؤد فى القدر وابن ابى الدنيا فى مكائد الشيطان وابن عساكر فى
تاريخ دمشق عن على قال لكل عبد حفظة يحفظونه لا يخر عليه حائط او يتردى
فى بئر او تصيبه دابة حتى اذا جاء القدر الذى قدر له خلت عنه الحفظة فاصابه
ما شاء الله ان يصيبه وفى لفظ ابى داؤد انه ليس من الناس احد الا وقد وكل به
ملك فلا تريده دابة ولا شئ الا قال اتقه اتقه فاذا جاء القدر خلا عنه ولابن
سعد وابن جرير وابن عساكر عن ابى مجلز قال جاء رجل من مراد الى على وهو يصلى فى المسجد

اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پھر قیامت تک اوسکے طرف پلٹ کر نہین آتے۔ اور خشیش بن اصرم نے
استقامتہ مین حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ فرمایا کہ اوّل اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو اور وہ دوات ہے۔ پھر
لوح محفوظ کو اور اوسمین دنیا اور دنیا کی سب اشیا کا حال فنا ہونے تک لکھا مخلوق کی پیدایش اور اعمال بد و
نیک اور رزق حلال اور حرام یا تر اور خشک جو کچھ ہوا۔ پھر اوس کتاب پر فرشتونکو مقرر کیا اور خلقت پر
فرشتونکو مقرر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بندہ کے لئے ایک کے بعد ایک آنیوالے ہین اوسکے آگے سے اور اوسکے
پیچھے سے کہ حفاظت کرتے ہین اوسکی اللہ کے حکم سے۔ اور فرمایا تمہارے اوپر نگہبان ہین عزت والے لکھنے
والے جانتے ہین جو تم کرتے ہین اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے اللہ تعالیٰ کے قول (له معقبات من بين
يديه ومن خلفه يحفظونه من امر الله) کی تفسیر مین حضرت علی سے روایت کیا کہ ہر بندہ کے
ساتھہ فرشتے ہین جو اوسکو بچاتے ہین دیوار کے نیچے دب جانے یا کنوین مین گرنے یا درندہ کے پھاڑ کھانے یا ڈوب
جانے یا جل جانے سے پھر جب وقت مقدر آتا ہے وہ فرشتے اوس سے اور مقدر چیز سے الگ ہو جاتے ہین۔ اور
ابو داؤد نے کتاب القدر مین اور ابن ابی الدنیا نے مکائد الشیطان مین اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین
حضرت علی رضہ سے روایت کی کہ اونہون نے فرمایا کہ ہر بندے کے لئے نگہبان ہین جو اوسکی نگہبانی کرتے ہین کہ اوسپر
کوئی دیوار نہ گر پڑے یا کنوین مین نہ گرے یا جانور ایذا نہ دیوے یہانتک کہ جب وقت مقدر آتا ہے جو اوسکے لئے
ٹھرایا ہوا ہے۔ حفاظت کرنے والے فرشتے علیحدہ ہو جاتے ہین اور جو کچھ کہ اللہ تعالےٰ پہونچانا چاہتا ہے
پہونچتا ہے۔ اور ابو داؤد کے الفاظ یہ ہین ہر آدمی پر ایک فرشتہ مقرر ہے جب کوئی جانور یا کوئی چیز اوسکو
اذیت رسانی کا قصد کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے علیحدہ رہ علیحدہ رہ جب تقدیری امر پیش آتا ہے تو اوسکو چھوڑ
دیتا ہے اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابن عساکر نے ابی مجلز سے روایت کیا ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی حضرت
علی رضہ کے خدمت مین آیا اور آپ مسجد مین نماز پڑہتے تھے۔

[13] اوسکے لئے یعنی بندے کیلئے ایک کے بعد ایک آنیوالے ہین اوسکے آگے سے اور اوسکے پیچھے سے کہ اوسکی نگہبانی کرتے ہین اللہ کے حکم سے

فقـــال احترس فان اناسا من مراد يريدون قتلك فقال ان مع كل رجل ملكين
يحفظانه مما لم يقدر فاذا جاء القدر خليا بينه وبينه ولابی داؤد وخشيش وابن عساکر
عن يعلى بن مرة نحوه بزيادة ولابی داؤد وابن عساكر عن قتادة مرسلا نحوه ولابن ابی شيبة
عن الحسن بن عبد الله قال مررت الى الحمام فرآنی ابو صادق فقال معك ازار فان عليا كان
يقول من كشف عورته اعرض عنه الملك وفی الحفظة الكرام الكاتبين عن الحبر عند ابن
جرير وقفا وعند البزار وابن مردويه رفعا قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری وقد اشتمل
كتاب العظمة لابی الشيخ من ذكر الملئكة على احاديث وآثار كثيرة وفيه عن على انه ذكر
الملئكة فقال منهم الامناء على وحيه والحفظة لعباده والسدنة لجنانه والثابتة
فی الارض السفلى اقدامهم المارقة من السماء العليا اعناقهم الخارجة من الاقطار اكنافهم
الماسة بقوائم العرش اكتافهم وعن الحسن عن على قال علمنی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ثواب الوضوء فقال يا على اذا قدمت وضوءك فقل بسم الله العظيم الحمد لله الذی هدانا للاسلام
الى ان قال والملك قائم على رأسك يكتب ما تقول ثم يختمه بخاتم ثم يعرج به الى السماء فيضعه
تحت عرش الرحمن اخرجه ابو القاسم ابن منده فی كتاب الوضوء والمستغفری فی الدعوات
والديلمی فی مسند الفردوس بطرق عن خارجة بن مصعب صاحب ابی حنيفة وله طرق
اخرى وأخرج الطبرانی وابن مردويه وابن النجار عن الحسن بن على قال قالوا يا رسول الله أرأيت

اوسنے عرض کیا کہ آپ اپنے حفاظت کے لئے پہرہ مقرر فرمائے قبیلہ مراد کے کچھ اشخاص آپکے قتل کے درپے ہین
فرمایا کہ ہر آدمی کے ساتھہ دو فرشتے حفاظت کرنے والے ہین جب تک کہ حکم مقدر نہ پہونچے اور جب حکم مقدر
پہونچتا ہے تو وہ دونو علیحدہ ہوجاتے ہین۔ اور ابو داؤد اور خشیش اور ابن عساکر نے یعلی بن مرہ سے
اوسیکے مانند کچھ بڑہا کر روایت کیا۔ اور ابو داؤد اور ابن عساکر نے قتادہ سے مثل اوسکے مرسلاً روایت کیا
ہے اور ابن ابی شیبہ نے حسن بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ مجھکو ابو صادق نے حمام کے طرف جاتے ہوئے دیکھا
فرمایا کیا تیرے ساتھہ لنگی ہے (یعنے حمام مین نہانے کیلئے) حضرت علی کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو برہنہ
کرتا ہے فرشتہ اوس سے منہ پہیر لیتا ہے اور محافظین کرام کاتبین کے بیا نمین حبر (عبداللہ بن عباس) سے ابن
جریر نے موقوفاً اور بزار اور ابن مردویہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔
حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا کہ ابو الشیخ کی کتاب العظمۃ مین فرشتونکے ذکر کی حدیثین اور آثار بہت ہین
اور اوسمین حضرت علی سے منقول ہے کہ بعض فرشتے اللہ کے وحی کے امانت دار ہین اور بعضے اوسکے بندونکے
نگہبان ہین۔ اور بعض جنتون کے خدام ہین اور بعضونکے قدم سب سے نیچی کی زمین پر جمے ہوے ہین اور گردنین
ساتوین آسمان سے نکلے ہوئی ہین۔ اور پہلو اطراف و جوانب سے باہر نکلے ہوئے ہین اور مونڈہے عرش کے
پایون سے لگے ہوئے ہین۔ اور حسن نے یعنے حضرت حسن بصری نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وضو کا ثواب سکہایا فرمایا ای علی جب تم وضو کرو تو کہو شروع کرتا ہون مین اللہ بزرگ کے
نام سے سب تعریف ہے اوس اللہ کو کہ ہمکو اسلام کی ہدایت فرمائی۔ یہانتک کہ فرمایا فرشتہ تمہاری سر کے قریب
کہڑا ہوا لکہتا ہے جو تم کہتے ہو پہر اوسپر مہر لگا کر اوسکو لیکر آسمان کے طرف چڑہتا ہے اور رحمن کے عرش کے نیچے رکہدیتا
ہے روایت کیا ہے اسکو ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الوضو مین اور مستغفری نے دعوات مین اور دیلمی نے
مسند الفردوس مین چند طریقونسے خارجہ بن مصعب ابو حنیفہ کے شاگرد سے اور علاوہ انکے اسکے اور طرق بھی
ہین اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ابن نجار نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ خبر دیجے ہمکو۔

جس روایت کو تابعی بدون ذکر صحابی کے بیان کرے اوسکو مرسل کہتے ہین ۱۲ صحابہ اور تابعین کے اقوال کو آثار کہتے ہین ۱۲

قول الله ان الله وملائكته يصلون على النبي قال ان هذا لمن المكتوم ولولا انكم سألتموني عنه ما اخبرتكم عنه ان الله عز وجل وكل بي ملكين لا اذكر عند عبد مسلم فيصلي علي الا قال ذانك الملكان غفر الله لك وقال الله وملائكته جوابا لذينك الملكين آمين ولا اذكر عند عبد مسلم فلا يصلي علي الا قال ذانك الملكان لا غفر الله لك وقال الله و ملائكته لذينك الملكين آمين وعن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي انه امر بالسواك وقال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان العبد اذا تسوك ثم قام يصلي قام الملك خلفه فيسمع لقراءته فيدنو امنه او كلمة نحوها حتى يضع فاه على فيه فما يخرج من فيه شيئ من القرآن الا صار في جوف الملك فطهروا افواهكم للقرآن رواه البزار في مسنده وقال لا نعلمه عن علي باحسن من هذا الاسناد وقد رواه بعضهم عن ابي عبد الرحمن عن علي موقوفا (قلت) اخرجه ابن المبارك في الزهد والآجري في اخلاق حملة القرآن والبيهقي في السنن وقال السيوطي في الاتقان في سند البزار جيد ولبعضه شاهد عن عمر عند ابن زنجويه في فضائل الاعمال وعن علي قال اذا توضا المسافر فان اقام قام عن يمينه ملك وعن شماله ملك فان اذن واقام صلى خلفه صفوف من الملائكة اخرجه عبيد الله بن محمد بن حفص العيشي في جزئه وعن عطاء الخراساني عن مولى امرأته ام عثمان عن علي قال اذا كان يوم الجمعة خرج الشياطين يربثون الناس الى اسواقهم

اللہ تعالیٰ کے قول (ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی) کی مطلب سے فرمایا کہ یہ منجملہ اسرار کے
ہے اگر تم مجھسے نہ پوچھتے تو تمکو مین نہ بتلاتا اللہ عز وجل نے میرے لئے دو فرشتے معین فرمائے ہین جب کوئی بندہ
مسلمان میرے ذکر کے وقت مجھپر درود بھیجتا ہے یہ دونون فرشتے کہتے ہین اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے اور
اللہ تعالیٰ اور اوسکے ملائکہ اون دونو فرشتونکی جواب مین آمین کہتے ہین اور جب کسی بندہ مسلمان کے قریب میرا ذکر
ہوتا ہے اور وہ مجھپر درود نہین بھیجتا تو یہ دونو فرشتے کہتے ہین اللہ تیری مغفرت نکرے اور اللہ تعالیٰ اور اوسکے
فرشتے اون دونو فرشتونکے جواب مین آمین کہتے ہین۔ اور ابو عبدالرحمن سلمی سے ہے وہ حضرت علی سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک
کرکے نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اوسکے پیچھے کھڑا ہوکر اوسکی قرات سنتا اور اوسکے قریب ہوتا ہے (یا
کوئی اور کلمہ اسیکا ہم معنی فرمایا) یہان تک کہ اپنا منہ اوسکے منہ پر رکھدیتا ہے اور جسقدر قرآن اوسکے منہ سے نکلتا
ہے فرشتہ کے پیٹ مین داخل ہوتا ہے اسلئے تم اپنے مونہونکو قرآن پڑھنے کیلئے پاک رکھو۔ بزار نے اسکو اپنے
مسند مین روایت کیا اور کہا کہ ہمکو اس حدیث کی سند حضرت علی سے اس سند سے بہتر معلوم نہین ہوئے۔ اور
بعضون نے اس روایت کو ابو عبدالرحمن سلمی سے حضرت علی سے موقوف روایت کیا ہے۔ **(مین کہتا ہون)**
اسکو روایت کیا ہے ابن المبارک نے زہد مین اور آجری نے اخلاق حملۃ القرآن مین اور بیہقی نے سنن مین
اور سیوطی نے اتقان مین کہا ہے بزار کی سند جید ہے اور ابن زنجویہ کے فضایل الاعمال مین عمر رضی اللہ عنہ سے
اسکے بعض حصہ کی شہادت منقول ہے۔ اور حضرت علی سے روایت ہی فرمایا کہ جب مسافر وضو کرتا ہے پھر اگر
اقامت پڑھتا ہے تو اوسکے دہنے طرف ایک فرشتہ اور اوسکے بائین طرف ایک فرشتہ کہڑا ہوتا ہے پھر اگر اذان کے
بعد اقامت پڑھتا ہے تو فرشتونکی صفین اوسکے پیچھے نماز پڑھتے ہین عبیداللہ بن محمد بن حفص علیشمی نے اسکو اپنے جزو
مین روایت کیا ہے اور عطاء خراسانی نے اپنی زوجہ اُم عثمان کے مولیٰ سے اونہون نے حضرت علی سے روایت
کیا ہے کہ جمعہ کے روز شیاطین اپنے جھنڈے لیکر نکلتے ہین لوگون کو بازارون مین روک لینی کیلئے۔

ومعهم الرايات وتقعد الملئكة على ابواب المساجد يكتبون الناس على قدر منازلهم السابق والمصلي والذي يليه الى ان قال هكذا سمعت من نبيكم صلى الله عليه وآله وسلّم اخرجه ابن ابي شيبة واحمد وعن علي قال لما كان اول ليلة من رمضان قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم واثنى على الله وقال ايها الناس قد كفاكم الله عدوكم من الجن ووعدكم الاجابة وقال ادعوني استجب لكم الا وقد وكل الله عز وجل بكل شيطان مريد سبعة من الملئكة فليس بمحلول حتى ينقضي شهر رمضان الحديث اخرجه الاصبهاني في الترغيب وللبيهقي في السنن والشعب بسند متعاضد بالشواهد عن علي قال انا والله حرضت عمر على القيام في شهر رمضان قيل وكيف ذالك يا امير المؤمنين قال اخبرته ان في السماء السابعة حظيرة يقال لها حظيرة القدس فيها ملائكة يقال لهم الروح وفي لفظ الروحانيون فاذا كان ليلة القدر استاذنوا ربهم في النزول الى الدنيا فيأذن لهم فلا يمرون بمسجد يصلى فيه ولا يستقبلون احدا في طريق الا دعوا له فاصابه منهم بركة فقال له عمر يا ابا الحسن فحرض الناس على الصلوٰة حتى تصيبهم البركة فامر الناس بالقيام ولابن مردويه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم هل تدرون ما تفسير هذه الآية كلا اذا دكت الارض دكا دكا وجاء ربك والملك صفا صفا وجيئ يومئذ بجهنم قال اذا كان يوم القيامة تقاد جهنم بسبعين الف زمام

ملائکہ صلوٰۃ تراویح کی دعا و العشرین ... السابق کیلئے

اور فرشتے مسجدونکے دروازونپر بیٹھتے ہین لوگونکے مراتب لکھنے کے لئے اول وقت آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے یہان تک کہ فرمایا ایسا ہی سنا ہے مین نے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسکو روایت کیا ہے اور حضرت علی سے روایت ہے فرمایا کہ رمضان کی پہلی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر اللہ تعالی کی تعریف کی اور فرمایا ای لوگو اللہ تعالی نے تمہارے دشمن شیطان سے تمکو بےخوف کردیا اور تمہاری دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ مجھسے دعا کرو مین قبول کرونگا۔ خبردار رہو اللہ تعالی نے ہر سرکش شیطان پر سات فرشتے معین فرما دئے ہین ماہ رمضان گذر لینے تک اوسکو قید رکھتے ہین اسکو اصبہانی نے ترغیب مین روایت کیا ہے اور بیہقی نے سنن اور شعب مین ایسی سند سے کہ دوسرے شہادتون سے قوت پاتی ہے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ قسم اللہ کی مین نے ہی عمر کو ماہ رمضان کے قیام (جماعت تراویح) پر برانگیختہ کیا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین یہ کسطرح ہوا فرمایا کہ مین نے اونکو خبر دی کہ ساتوین آسمان مین ایک مکان ہے جسکو حظیرۃ القدس کہتے ہین اوسمین بہت سے فرشتے ہین جنکو روح کہا جاتا ہے (اور ایک روایت مین روحانیین ہین) وہ شب قدر مین اپنے رب سے دنیا کیطرف اوترنے کی اجازت چاہتے ہین اونکو اللہ اجازت دیتا ہے وہ جب کسی مسجد پر گذرتے ہین کہ جسمین نماز ہورہی ہے یا کسی کے سامنے آتے ہین کسی راہ مین تو اوسکے لئے دعاء خیر کرتے ہین اور اونکی خیر وبرکت اوسکو پہونچتی ہے اسپر عمر رضہ نے کہا کہ ای ابا الحسن پھر ہم لوگون کو نماز پر یعنے رات کو نفلین پڑھنے پر برانگیختہ کرین کہ اونکو یہ برکت پہونچے پھر لوگون کو قیام (نماز تراویح) کا حکم دیا اور ابن مردویہ نے حضرت علی رضہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم اس آیت (كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) کی تفسیر جانتے ہو فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ کھینچکر لایا جائیگا ستر ہزار رسون سے۔

بيد سبعين الف ملك فتشرد شردة لولا ان الله حبسها لاحرقت السموات
والارض ولابن مردويه عن ابی سعيد قال لما نزلت هٰذه الاية تغير رسول الله
صلی الله عليه واٰله وسلّم وعرف فی وجهه حتی اشتد علی اصحابه ما رأوا من حاله
فسأل علی فقال جاء جبريل فاقرأنی هٰذه الاية فقيل وكيف يجاء بها قال فذكر نحوه
ولابن وهب فی كتاب الاهوال عن زيد بن اسلم نحوه والاتيان بجهنم كذلك رواه
مسلم والترمذی وابن جرير وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردويه عن عبد الله
رفعا وابن ابی شيبة وعبد بن حميد والترمذی وعبد الله بن احمد فی زوائد الزهد
وابن جرير عنه وقفا يُعدّ رفعا وعن علی فی قوله تعالی وما انزل علی الملكين ببابل
هاروت وماروت قال هما ملكان من ملائكة السماء اخرجه ابن ابی حاتم قال السيوطی
فی الاتقان وقد افردت فی قصتهما جزءً وعن عمير بن سعيد قال سمعت عليا يخبر
القوم ان هٰذه الزهرة تسميها العرب الزهرة وتسميها العجم اناهيذ وكان الملكان
يحكمان بين الناس فاتتهما فاراد ها كل واحد منهما عن غير علم صاحبه فقال احدهما
لصاحبه يا اخی ان فی نفسی بعض الامر اريد ان اذكره لك قال اذكره يا اخی لعل الذی فی نفسی
مثل الذی فی نفسك فاتفقا علی امر فی ذلك فقالت لهما المرأة الا تخبرانی بما تصعدان
به الی السماء وبما تهبطان به الی الارض فقالا باسم الله الاعظم نهبط وبه نصعد

جو ستّر ہزار فرشتون کی ہاتھہ مین ہونگے اور وہ اسطرح کا بہا گتا بہا گیگا کہ اگر اللہ تعالی اوسکو نہ روکے تو آسمان و زمین کو جلا ڈالے ۔ اور ابن مردویہ نے ابی سعید سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ بدل گیا اور آپکے چہرۂ مبارک پر یہ بات پہچانی گئی اور صحابہ نے جو یہ حالت آپ کی دیکھی اونکو شدت کا غم ہوا ۔ حضرت علی رضؓ نے پوچھا تو فرمایا کہ جبرئیل نے آکر یہ آیت مجھکو پڑہائی کسی نے عرض کیا کہ دوزخ کس طرح لائے جائیگی تو جیسا پہلی روایت مین گذرا ہے اوسیکے مانند فرمایا اور ابن وہب نے کتاب الاہوال مین زید بن اسلم سے اسی طرحکا مضمون روایت کیا ہے اور اسیطرح دوزخ کے لانے کو مسلم اور ترمذی اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عبداللہ سے مرفوعاً اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ترمذی اور عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین اور ابن جریر نے اونسے موقوف روایت کیا کہ وہ مرفوع کی شمار مین ہے ۔ اور حضرت علی رضؓ سے اللہ تعالی کے قول وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت ۔ کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ دونون آسمان کے فرشتون مین سے ہین ابن ابی حاتم نے اسکو روایت کیا ہے ۔ سیوطی نے اتقان مین کہا ہے کہ ہاروت اور ماروت کا قصہ مین نے ایک مستقل جزو مین لکھا ہے اور عمیر بن سعید سے منقول ہے کہ مین نے حضرت علی رضؓ کو لوگون سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

یہ زہرہ اسکو عرب زہرہ اور عجم اناہید کہتے ہین اور دونو فرشتے لوگون کے درمیان مین فیصلہ کیا کرتے تہے وہ اونکے پاس آئے اون دونون مین ہر ایک نے بدون علم اپنے ساتہی کے اوسکی رغبت کی پہر ایک نے دوسرے سے کہا ای بہائی میرے دلمین ایک بات ہے اوسکو مین تجہہ سے ذکر کرنا چاہتا ہون اوسنے کہا بیان کر ای بہائی شاید جو تیرے دلمین ہے ویسا ہی میرے دلمین ہو پہر دونو اوس معاملہ مین ایک بات پر متفق ہوئے اور زہرہ نے اونسے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلاؤ جسکے ذریعہ سے تم آسمان پر چڑہتے ہو اور جسکے ذریعہ سے زمین مین اوترتے ہو ۔ اونہون نے کہا کہ اللہ کے اسم اعظم کی برکت سے اوترتے اور چڑہتے ہین ۔

لہ اور ہاروت وماروت دو فرشتون پر بابل مین جو کچھ کہ نازل کیا گیا ۔۱۲

فقالت ما انا بمواتيتكما الذی تریدان حتی تعلمانیه فقال احدهما لصاحبه علمها
ایاه قال فکیف لنا بشدة عذاب الله فقال الآخر انا نرجوا سعة رحمة الله فعلمها
ایاه فتکلمت به فطارت الی السماء ففزع ملك فی السماء لصعودها فطأطأ رأسه فلم
یجلس بعد ومسخها الله فکانت کوکبا اخرجه اسحٰق وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا
فی العقوبات وابن جریر وابو الشیخ فی العظمة والحاکم وصححه ولاسحٰق وابن مردویه
عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعن الله الزهرة فانها هی التی
فتنت الملکین هاروت وماروت ولابن ابی حاتم وابن عساکر عن ابی جعفر الباقر قال
السجل ملك وکان هاروت وماروت من اعوانه وکان له کل یوم ثلث لمحات ینظرهن
فی ام الکتاب فنظر نظرة لم تکن له فابصر فیها خلق آدم وما فیه من الامور فاسر ذلك
الی هاروت وماروت فلما قال تعالی انی جاعل فی الارض خلیفة قالوا اتجعل فیها من
یفسد فیها قال لاذلك استطالة علی الملئکة ولعبد بن حمید عن علی فی قوله تعالی
کطی السجل قال السجل ملك ولابن ابی الدنیا فی کتاب المطر وابن جریر وابن المنذر و
الخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیهقی فی سننه عن علی قال الرعد ملك والبرق ضربه
السحاب بمخراق من حدید ولعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر والخرائطی فی مکارم
الاخلاق وابن ابی حاتم وابی الشیخ وابی نعیم والبیهقی فی سننه من طرق عن علی قال

اوسس نے کہا کہ مین تمہاری خواہش پوری نہین کرسکتی جب تک کہ اسم اعظم مجھکو نہ بتلا دو ۔ ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہا کہ اسم اعظم اوسکو سکہا دے اوسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سختی سے ہمارا کیا حال ہوگا دوسرے نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کی امید ہے اوس نے زہرہ کو اسم اعظم سکہا دیا وہ اوسکو پڑہکر آسمان کے طرف اوڑ گئی اور ایک فرشتہ جو آسمان مین تہا وہ اوسکے چڑہنے سے گہبر آگیا اور پھر نہ بیٹھا اور اللہ نے زہرہ کو مسخ کردیا وہ ایک ستارہ بنگئی ۔ اسحٰق اور عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا نے عقوبات مین اور ابن جریر اور ابو الشیخ نے عظمت مین اور حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور اسحٰق اور ابن مردویہ نے حضرت علیؑ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ لعنت کرے زہرہ کو یہ وہی ہے جس نے ہاروت وماروت دو فرشتونکو فتنہ مین ڈالا اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے ابی جعفر باقر سے روایت کیا ہے کہ سجل ایک فرشتہ ہے اور ہاروت وماروت اوسکے مددگار تہے ۔ ہر روز تین دفعہ نظر کرتا تہا کہ وہ تین بار اصل کتاب مین دیکہتا تہا اوس نے ایکبار اور دیکہا جسکی اوسکو اجازت نہ تہی تو حضرت آدم کی پیدایش اور اوسکے متعلق باتین اوسکو معلوم ہوئین اوسنے یہ قصہ بطور راز کے ہاروت وماروت سے بیان کردیا جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا مین زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہون ۔ فرشتون نے عرض کیا کیا ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کریگا یہ بات فرشتون کے اوپر اپنی برائی کی راہ سے ہاروت وماروت نے کہی تہی ۔ اور عبد بن حمید نے حضرت علی رضی سے اللہ تعالیٰ کے قول (کطی السجل) کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ سجل ایک فرشتہ ہے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب المطر مین اور ابن جریر اور ابن منذر اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین اور بیہقی نے اپنی سنن مین حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ رعد ایک فرشتہ ہے اور برق بادل کو مارنے کا لوہے کا گرز ہے اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اپنی سنن مین متعدد طریقون سے حضرت علی سے روایت کیا ہے ۔

ولد الکلب (حاشیہ)

یا جبریل قال اذهب فانظر فذهبت ففتحت البیت فلم اجد فیه شیئا غیر جرو وکان
یلعب به الحسن فقلت ما وجدت الا جروا قال انها ثلث لم یلج ملك ما دام فیها ابدا واحد منها
کلب او جنابة او صورة روح واخرجه مسدد فی المسند مختصرا ان جبریل اتی النبی صلی الله علیه
وآله وسلم فسلم ثم رجع فقال سلمت ثم رجعت فقال انی لا ادخل بیتا فیه صورة ولا کلب
ولا بول ذلك ان جروا للحسن او للحسین کان فی البیت ولابن جریر فی التفسیر وابی الشیخ فی العظمة
عن علی بن الحسین قال اسم جبریل عبد الله واسم میکائیل عبید الله واسم اسرافیل عبد الرحمن وکل شیء رجع
الی ایل فهو معبد لله عز وجل ونحوه لابن جریر عن ابن عباس بدون الجملة الثالثة ولابن ابی حاتم
عنه الاولی والاخرة وللدیلمی عن ابی امامة رفعا بدون الجملة الاخیرة ولابن ابی داود فی المصاحف
وابن عساکر عن ابی جعفر قال کان ابوبکر یسمع مناجاة جبریل للنبی صلی الله علیه وآله وسلم ولا یراه
وللحاکم فی المستدرك عن علی قال ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال لجبریل من یهاجر معی قال
ابوبکر الصدیق وعن ابی صالح الحنفی عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ولابی بکر
یوم بدر مع احدکما جبریل ومع الاخر میکائیل واسرافیل ملك عظیم یشهد القتال او یقف فی
الصف اخرجه ابن ابی شیبة واحمد وابن منیع وابن ابی عاصم والدورقی وابو یعلی وابن ابی داود
وابن جریر وصححه وابن عقدة والحاکم وابو نعیم فی الحلیة والعشاری فی فضائل الصدیق وخیثمة فی
فضائل الصحابة واللالکائی فی السنة والبیهقی فی الدلائل وابو عمر فی الاستیعاب والضیاء فی المختارة

عرض کیا کہ آپ تشریف فرما کر ملاحظ فرماوین مینے جاکر دروازہ مکان کا کہولا اوس مین بجز پلّے کہ
کچہہ نہ پایا کہ اوس سے حسنؓ کہیلتے تہے مین نے کہا کہ بجز پلّے کے کچہہ نہین دیکہتا ہون عرض کیا
کہ تین چیزین ہین اونمین سے گہر مین ایک بہی جب تک رہتی ہے فرشتہ داخل نہین ہوتا کتّا یا
جنابت یا جاندار کی تصویر اور مسددنے اسکو مسند مین مختصر روایت کیا کہ جبرئیل نے نبی صلّی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر سلام عرض کیا پہر واپس ہوئے فرمایا سلام عرض کرکر
کیون واپس ہوگئے تہے عرض کیا کہ مین اوس گہر مین نہین داخل ہوتا ہون جس مین تصویر یا کتا
یا پیشاب ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ایک پلّہ حسنؓ یا حسینؓ کے کہیلنے کا گہر مین ہے اور ابن جریر نے
تفسیر مین اور ابوالشیخ نے عظمۃ مین علی بن حسین سے روایت کیا فرمایا کہ جبرئیل کا نام عبداللّٰہ
اور میکائیل کا نام عبید اللّٰہ اور اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے اور جو کچہہ ایل کی طرف منسوب ہے اوسکے معنی
مین اللّٰہ کا بندہ اور اسی کے مثل ابن جریر نے ابن عباسؓ سے بدون جملہ ثانیہ کے اور
ابن ابی حاتم نے اونسے پہلا اور دوسرا جملہ اور دیلمی نے ابوامامہ سے مرفوعاً بدون
جملۂ اخیرہ کے روایت کیا اور ابن ابی داؤد نے مصاحف مین اور ابن عساکر نے ابوجعفر
سے روایت کیا فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جبرئیل کا باتین کرنا ابوبکرؓ
سنتے تہے مگر جبرئیل کو دیکہتے نہ تہے اور حاکم نے مستدرک مین حضرت علیؓ سے روایت
کیا فرمایا جبرئیل سے رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے ہمراہ کون ہجرت کریگا عرض کیا
کہ ابوبکر صدیقؓ اور ابوصالح حنفی سے حضرت علی سے نقل کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے
اور ابوبکر سے بدر کے دن فرمایا کہ تم دونون مین سے ایک کے ساتہ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتہ اسرافیل ہے اور اسرافیل بڑا
فرشتہ ہے لڑائی مین حاضر ہوتا ہے یا صف قتال مین قیام کرتا ہے اسکو ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابن منیع اور ابن ابی عاصم و
دورقی و ابویعلی و ابن ابی داؤد و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن جریر نے صحیح کہا ہے و نیز ابن عقدہ و حاکم و
ابونعیم نے حلیہ مین اور عشاری نے فضائل صدیقؓ مین اور خیثمہ نے فضائل صحابہ مین اور لالکائی نے سنتہ مین
اور بیہقی نے دلائل مین اور ابوعمر نے استیعاب مین اور ضیاء نے مختارہ مین روایت کیا ۔

وعن علی قال کنت علی قلیب یوم بدر امیح منه فجاءت ریح شدیدة ثم جاءت ریح شدیدة لم ار

ریحا اشد منها الا التی کانت قبلها ثم جاءت ریح شدیدة فکانت الاولی میکائیل فی الف

من الملئکة عن یمین النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم والثانیة اسرافیل فی الف من الملئکة عن

یسار النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم والثالثة جبرئیل فی الف من الملئکة وکان ابوبکر عن یمینہ وکنت

عن یسارہ الحدیث اخرجہ ابویعلی وابن جریر والبیہقی فی الدلائل وفیہ ابوالحویرث عبدالرحمن

ابن معاویة ضعیف ولکنہ متعاضد بالشواھد وعن محمد بن جبیر قال حدثنی رجل من بنی

اود ان علی بن ابیطالب خطب الناس بالعراق وھو یسمع فقال بینا انا بقلیب بدر جاءت

ریح لم ار مثلها قط شدیدة ثم ذھبت ثم جاءت ریح اخری لم ار مثلها الا التی قبلها ثم ذھبت

ثم جاءت ریح اخری لم ار مثلها الا التی قبلها فکانت الاولی جبرئیل فی الف مع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم وکانت الریح الثانیة میکائیل فی الف عن میمنة النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم و

ابی بکر وکانت الریح الثالثة اسرافیل فی الف عن میسرة النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وانا فی المیسرة الحدیث

اخرجہ ابن جریر واخرج وکیع وابن ابی شیبة فی مصنفہ واسحق بن راھویہ واحمد والبزار والنسائی

فی خصائص علی والحسن بن سفیان وابویعلی وابن حبان فی صحیحہ والطبرانی وابونعیم فی الحلیة بطرق

جمة صحیحة وحسنة عن الامام حسن بن علی انہ خطب حین استشھد علی فقال یا اھل الکوفة لقد

فارقکم بالامس رجل لم یسبقہ الاولون بعلم ولا یدرکہ الاخرون کان رسول اللہ علیہ والہ وسلم اذا

اور حضرت علی سے منقول ہے فرمایا کہ بدر کے دن مین ایک کنوئین مین اوترکر پانی بھرتا تہاکہ ناگاہ ایک سخت ہوا چلی پھر دوسری اوس سے سخت چلی کہ اوس سے زیادہ تند ہوا بجز پہلی ہوا کے کبھی دیکھنے مین نہین آئی پھر اور تیز ہوا چلی پہلی ہوا میکائیل تہے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف مین اور دوسری ہوا اسرافیل تھے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین طرف مین۔ اور تیسری ہوا جبرئیل تھے مع ہزار ملائکہ کے اور ابوبکر آپ کے داہنی طرف اور مین بائین جانب تہا۔ آخر حدیث تک اسکو ابو یعلی وابن جریر نے وبیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور اسکے سند مین ابو الحویرث عبد الرحمن بن معاذ ضعیف وائی واقع ہے لیکن دوسرے شواہد اسکو قوت دیتے ہین اور محمد ابن جبیر سے منقول ہے کہ بنی ازد کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ علی ابن ابیطالب نے عراق مین خطبہ پڑہا اور وہ یعنے ازدی سنتا تہا فرمایا کہ مین قلیب بدر کے اوپر تھا ایک ہوا آئی کہ اوسکے مثل مین نے کبھی سخت ہوا نہین دیکھی پھر موقوف ہو گئی اوسکے بعد دوسری ہوا آئی کہ اوسکے مثل بھی کبھی بجز پہلی ہوا کے دیکھنے مین نہین آئی پھر موقوف ہو گئی۔ پھر تیسری ہوا آئی اوسکے مثل بھی بجز پہلی ہوا کے نہین دیکھنے مین آئی۔ پہلی ہوا جبرئیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری ہوا میکائیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابوبکر کی داہنی جانب سے۔ اور تیسری ہوا اسرافیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین جانب سے اور مین بائین جانب مین تھا الحدیث۔ اسکو ابن جریر نے روایت کیا اور وکیع نے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین اور اسحاق ابن راہویہ اور احمد اور بزار نے اور نسائی نے خصائص علی مین وحسن ابن سفیان وابو یعلی نے وابن حبان نے اپنے صحیح مین اور طبرانی نے وابو نعیم نے حلیہ مین بہت سے صحیح اور حسن طریقون سے امام حسن بن علی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے بعد شہادت حضرت علی خطبہ مین فرمایا کہ ای اہل کوفہ رحضت ہوا کل تم سے ایک مرد کہ پہلے لوگ اوس پر علم مین سبقت نہین لیگئے اور پچھلے اوسکے برابر نہین ہوسکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بعثہ فی سریۃ بالرایۃ کان جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فلا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ قال
البزار لا نعلم احدا یروی ھذا الا الحسن واسنادہ صالح (قلت) لبعضہ بعض شاھد فی
ما مضی عن المولی المرتضی وبالجملۃ فالجملۃ مما خصص بہا الامام الحسن من العلم المکنون والسر المصون
ولابی نعیم فی الحلیۃ عن علی قال کنا نتحدث ان ملکا ینطق علی لسان عمر وعن سوید بن غفلۃ من جملۃ
خطبۃ بلیغۃ لعلی ثم ضرب اللہ بالحق علی لسانہ ای عمر حتی رأینا ان ملکا ینطق علی لسانہ اخرجہ خیثمۃ
واللالکائی وابو الحسن علی بن احمد البغدادی فی فضائل ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما والشیرازی فی الالقاب
وابن مندۃ فی تاریخ اصبہان وابن عساکر وعن علی فی قصۃ بدر فجاء رجل من الانصار بالعباس
ابن عبد المطلب اسیرا فقال العباس یا رسول اللہ ھذا واللہ ما اسرنی لقد اسرنی رجل اجلح من
احسن الناس وجھا علی فرس ابلق ما اراہ فی القوم فقال الانصاری انا اسرتہ یا رسول اللہ
فقال اسکت فقد ایدک اللہ بملک کریم اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد وابن جریر وصححہ والبیہقی
فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجہاد بعضہ ولابن المنذر وابن ابی حاتم عن علی قال کانت سیما
الملئکۃ یوم بدر الصوف الابیض فی نواصی الخیل واذنابہا واخرج ابن ابی حاتم وابو الشیخ عن
ابی جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی قال کان لذی القرنین صدیق من الملائکۃ یقال لہ زرافیل
وکان لا یزال یتعاھدہ بالسلام فقال ذو القرنین یا زرافیل ھل تعلم شیئا یزید فی طول العمر لنزداد
شکرا وعبادۃ قال مالی بذلک من علم ولکن ساسئل عن ذلک فی السماء فعرج زرافیل الی السماء فلبث

جسوقت آپ کو کسی لشکر مین نشان دیکر بھیجتے جبرئیل آپ کے جانب یمین اور میکائیل آپ کے جانب یسار ہوتے اور بغیر
فتح کے اوس جگہ سے مراجعت نہین فرماتے تھے ۔ بزار نے کہا کہ ہمارے علم مین بجز حضرت حسنؓ کے اس روایت کو کوئی نقل نہین
کرتا ہے اور اسناد اسکی صالح ہے مین کہتا ہون کہ اس حدیث کے بعض کے لئے بعض روایات جو مولی مرتضیٰؓ سے پہلی روایت
ہوئین شاہد ہین اور بالجملہ یہ امام حسنؓ کے علوم مکنونہ و اسرار مخصوصہ سی ہے اور ابونعیم نے حلیہ مین حضرت علی سی روایت
کیا کہ ہم کہا کرتے تہے کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان کے اوپر بولتا ہے اور سوید بن غفلہ سی منجملہ خطبۂ بلیغہ حضرت
علیؓ کے منقول ہے بیشک اللہ نے حق کو حضرت عمرؓ کی زبان پر بیان کیا ہے کہ ہم سمجھتے تہے کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان
پر بولتا ہے اسکو خثیمہ و لالکائی و ابوالحسن علی بن احمد بغدادی نے فضائل ابوبکرؓ و عمرؓ مین اور شیرازی نے القاب
مین اور ابن مندہ نے تاریخ اصبہان مین اور ابن عساکر نے روایت کیا اور حضرت علیؓ سے قصۂ بدر مین منقول ہے کہ
ایک انصاری عباس ابن عبدالمطلب کو قید کرکے لایا عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اسنے مجھکو قید نہین
کیا مجھکو ایک ابلق گھوڑے کے سوار نے کہ سر کی دونون طرف بال نہ تہے اور وہ اون لوگون مین سے تہا جو سب
لوگون سے زیادہ خوبصورت ہین مین اوس کو اس قوم مین نہین دیکھتا ہون انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلعم
مین نے قید کیا اسکو فرمایا سکوت کر مدد کی تیری اللہ نے ایک بزرگ فرشتہ سے اسکو ابن ابی شیبہ و
احمد و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن جریر نے اس کی تصحیح کی اور بیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور
ابن ابی عاصم نے جہاد مین کچھ حصہ اسکا روایت کیا ۔ اور ابن منذر و ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے
روایت کیا فرمایا کہ بدر کے روز فرشتون کی علامت اونکے گھوڑون کے پیشانیون اور دُمون مین
سفید اُون تہے اور ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی سے یعنی امام
محمد باقرؓ سے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین کا فرشتون مین سے ایک دوست تہا جو زرافیل
کہلاتا تہا اور ہمیشہ وہ وقت بوقت پر سلام کے لئے آیا کرتا تہا تب ذوالقرنین نے کہا ای زرافیل
تمکو معلوم ہے کوئی ایسی چیز جس سے عمر کی لمبائی زیادہ ہوتا کہ ہم شکر اور عبادت زیادہ
کرین کہا مجکو اس کا کچھ علم نہین ہے لیکن مین آسمان مین اسکا حال پوچھون گا پھر زرافیل
آسمان کی طرف چڑھ گئے ۔

ما شاء الله ان يلبث ثم هبط فقال انى قد سألت عما سألتنى عنه فاخبرت ان لله عينا فى ظلمة
هى اشد بياضا من اللبن واحلى من الشهد من شرب منها شربة لم يمت حتى يكون هو الذى يسأل الله
الموت الحديث والاخبار والآثار فى الملئكة عن اهل بيت النبوة فى غاية من الكثرة مبسوطة فى
كتبنا من علومهم مفرقة وانما مقصودنا ههنا الالمام بشئ من ذكرهم عليهم للمعرفة فلنقتصر
على هذا القدر ولقد حدثت فى هذه الايام فرقة فرق الله جمعهم وشتت شملهم يكفرون
بالملئكة وينكرون وجودهم وقد اخبر الله تعالى ورسله عنهم باشكالهم واعضائهم وافعالهم
واقوالهم وتسبيحهم وتقديسهم وقربهم من الله تعالى ونزولهم الى الارض وصعودهم الى السماء
وانهم مدبروا العالم بامر الله تعالى وهؤلاء اراذل الاشقياء يزعمون على خلاف الله ورسله
ان الملئكة عبارة عن القوى البشرية والخصال الحسنة قاتلهم الله ما اجرأهم على الكفر بين ملأ الله
الزور من ذكرهم نعوذ بالله من شرهم يجب على العلماء تكفيرهم وعلى الامراء تحذيرهم واستتابتهم فان
تابوا والا يجب على اولى الامر قتلهم اخر الامر والتوفيق من الله (الايمان بكتب الرحمن
عز وعلا) قال تعالى امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن بالله وملئكته
وكتبه وقال المتعال ان هذا لفى الصحف الاولى صحف ابراهيم وموسى وقال ذو الجلال انا انزلنا
التورىة فيها هدى ونور وقال ذو الافضال واتينا داود زبورا وقال المتعال فى عيسى واتيناه
الانجيل فيه هدى ونور ومصدقا لما بين يديه من التورىة وهدى وموعظة للمتقين

الايمان بكتب الرحمن عز وعلا

اور جب تک اللہ نے چاہا تب تک وہان ٹہیرے پھر اوترے پہر فرمایا کہ جو کچہ آپ نے مجہ سے پوچہا تھا
مین نے اوسکا حال پوچھا تو مجھکو خبر دی گئی کہ اللہ کا ایک چشمہ ہے کہ وہ دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ میٹھا ہے جو کوئی اوس مین سے ایکبار پی لیگا وہ نہین مریگا یہان تک کہ وہی اللہ سے موت مانگے آخر حدیث
تک دیکھو۔ اور ملائکہ کے ذکر کے اخبار و آثار اہل بیت نبوت سے نہایت کثرت سے ہین ہمارے کتب علوم متفرقہ
اہل بیت مین مبسوط ہین ہمارا مقصود اس جگہہ اونکا تھوڑا سا ذکر کرنا ہے اہل بیت کی روایت سے اونکے پہچاننے کے
لئے لہذا اسی قدر پر اکتفا بہتر ہے۔ اور اس زمانہ مین ایک فرقہ پیدا ہوا ہے اللہ تعالے اونکی جماعت کو پراگندہ و
پریشان کرے کہ فرشتون کے وجود سے انکار کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالے اور اوسکے رسولون نے فرشتون کے
اشکال و اعضاء و افعال و اقوال و تسبیح و تقدیس اور اللہ سے قریب ہونا اور زمین پر اوترنے اور آسمان پر
چڑہنے اور اللہ کے حکم سے عالم کی تدبیر کرنے کی خبر دی ہے اور وہ بدبخت ذلیل فرقہ اللہ اور اوسکے رسولونکے
خلاف گمان کرتا ہے کہ قوای بشریہ و نیک عادتون کو فرشتون سے تعبیر کیا گیا ہے اللہ تعالے اس شقی فرقہ
تباہ کرے کس قدر دلیر ہین ایسی چیز کے انکار و کفر پر کہ جسکے ذکر سے اللہ کی کتابین لبریز ہین علماء پر اونکا فسق
کہنا اور امرا پر دہمکانا اور توبہ لینا واجب ہے اگر توبہ کرین فبہا ورنہ آخر الامر حکام پر اونکا قتل کرنا واجب ہے
اور توفیق اللہ کی جانب سے ہے (**ایمان لانا رحمٰن بزرگ و برتر کی کتابون کے اوپر**)
فرمایا اللہ تعالے نے ایمان لایا رسول اوس چیز پر جو نازل ہوئی ہے اوسپر اوسکے رب کیطرف سے
اور سب اہل ایمان ہر ایک ایمان لایا اللہ اور اوسکے ملائکہ اور اوسکے کتابون کے اوپر۔ اور فرمایا خدائے
متعال نے کہ یہ کتب سابقہ مین ہے جو ابراہیم و موسیٰ کی کتابین ہین اور فرمایا ذوالجلال نے ہم نے
نازل کیا توراۃ کو اوسمین ہدایت و نور ہے اور فرمایا ذوالافضال نے دی ہم نے داؤد کو زبور
اور فرمایا خدای متعال نے عیسیٰ کے قصہ مین دی ہم نے اوسکو انجیل اوسمین ہدایت اور نور ہے
اور اپنی سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرنے والی ہے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیون کے
لئے۔

فی ایات کثیرة نترى واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابو الشیخ عن علی قال کتب الله الالواح لموسى وهو يسمع صريف الاقلام فی الالواح وعن علی قال ان الله تعالى خلق ثلثة اشياء بيده وكتب التورية بيده اخرجه الدارقطنی فی الصفات وحكمه الرفع وقد رفعه عبد الله بن الحارث عند ابن ابی الدنيا فی صفة الجنة وابی الشیخ فی العظمة والبیهقی فی الاسماء والصفات وكذا قال هذه الجملة كتب رواه عبد بن حمید وقاله میسرة وابراهیم وفیه اربعة اخرجه هناد واخرج ابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویه عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن النبی صلى الله علیه وآله وسلم قال الالواح التی انزلت على موسى كانت من سدر الجنة كان طول اللوح اثنی عشر ذراعا **وعن** اصبغ بن نباتة قال كنا جلوسا عند علی بن ابی طالب فاتاه یهودی فقال یا امیر المؤمنین متى كان الله فقمنا الیه فلهزناه حتى كدنا نأتی على نفسه قال علی خلوا عنه ثم قال اسمع یا اخا الیهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن كتابك الذی جاء به موسى بن عمران فان كنت قد قرأت كتابك وحفظته فانك ستجده كما اقول انما یقال متى كان لمن لم یكن ثم كان فاما من لم یزل بلا كیف یكون كان بلا كینونة كان لم یزل قبل القبل وبعد البعد لا یزال بلا كیف ولا غایة ولا ینتهی الیه غایة انقطعت دونه الغایات فهو غایة كل غایة فبكى الیهودی وقال والله یا امیر المؤمنین انها لفی التورية هكذا حرفا حرفا وانی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله اخرجه الاصبهانی فی الحجة **(قلت)** هذه الرواية بما فیها من معالم الدین وعزائم الیقین هی نفسها دلیل جلیل متین على ثبوتها وصحتها وحسن حفظ

جواب من ١٢

ای واصلة ومنتهیة الیه انقطعت دونه جمیع الغایات ١٢ منه

علاوہ اِن کے ذکر کتب میں بہت آیتیں پے درپے موجود ہیں اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابو الشیخ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے واسطے تختوں کو لکھا اور آپ تختوں پر قلموں کی آواز سنتے تھے حضرت علیؑ سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں اور فرمایا کہ توراۃ کو اپنے ہاتھ سے لکھا اسکو دارقطنی نے صفات میں روایت کیا اور یہ روایت حکما مرفوع ہے اور مرفوع روایت کیا اسکو عبد اللہ بن حارث سے ابن ابی الدنیا نے صفت جنت میں اور ابو الشیخ نے عظمت میں اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں اور یہ جملہ کعب نے بھی اسیطرح کہا ہے روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور میسرہ اور ابراہیم نے بھی کہا ہے اور اسمیں چار چیزوں کا ذکر ہے کہ جنکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اسکو ہناد نے روایت کیا۔ اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے جعفر بن محمد سے یعنی امام جعفر صادق رضؓ سے روایت کی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے جد سے وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا وہ تختے جو موسیٰ پر اوتارے گئے جنت کی بیری کے درختوں میں سے تھے اور لمبائی تختے کی بارہ گز تھی اور اصبغ ابن نباتہ سے منقول ہے کہ ہم حضرت علیؓ بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک یہودی نے اگر عرض کیا یا امیر المؤمنین اللہ کب ہوا ہم نے اوسپر حملہ کیا اور قریب تھا کہ اوسکو مار ڈالیں۔ فرمایا حضرت علی رضؓ نے علیحدہ ہوجاؤ اوس سے پھر فرمایا اے یہودی اپنے کان سے سُن جو میں کہتا ہوں اور اپنے دل سے یاد رکھ میں اوس کتاب کا مضمون تجکو سناتا ہوں جسکو موسیٰ بن عمران لیکر آئے ہیں اگر تونے اپنی کتاب پڑھی اور یاد کی ہے تو اِس مضمون کو جیسا میں کہتا ہوں تو پائیگا۔

کب ہوا اوس شخص کی نسبت بولتے ہیں کہ نہ ہو پھر ہوجائے اور جو کہ ہمیشہ سے بلا کیف ہے وہ تھا اور یون نہ کہو کہ ہوگیا وہ ہمیشہ سے ہے پہلے سے پہلے اور بعد کے بعد۔ ہمیشہ سے بلا کیف اور بے غایت ہے نہیں منتہی ہوتی ہے اوسکی طرف کوئی غایت غایات اوس سے ورے منقطع ہوجاتی ہیں وہ غایت ہر غایت کی ہے۔ یہ سنکر یہودی رویا اور عرض کی قسم ہے اللہ کی اے امیر المومنین یہ مضمون اسیطرح حرف بحرف توراۃ میں ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمد صلعم بندے اور رسول ہیں اسکو اصبہانی نے حجۃ میں روایت کیا ہے **میں کہتا ہوں** کہ یہ روایت اور جو کچھ اوسمیں دین کی نشانیاں اور یقین کی باتیں ہیں یہ خود بڑی پکی دلیل ہے اوس سب کے ثبوت اور صحت پر۔

ابن نباتة وضبطها وان له من ذمتها وعهدتها من البراءة غاية فانها مما لا قدرة على وضعها

له ولا لالف الاف مثله معه فانها من كلام الله عز وعلا فی کتابه تعالی والحمد لله على الهداية

الى الدراية لمجد الله **وعن** الوليد بن عبد الله عن ابيه قال بلغ عليا ان الاشتر قال ما بال ما فی

العسكر يقسم ولا يقسم ما فی البيوت فارسل اليه فقال انت القائل كذا قال نعم قال اما والله ما قسمت

عليكم الاسلاحا من مال الله كان فی خزانة المسلمين جلبوا به عليكم فنفلتكموه ولو كان لهم

ما اعطيتكموه لرددته على من اعطاه الله اياه فی كتابه ان الحلال حلال ابدا وان الحرام حرام ابدا

والله لئن ثنيتم لی الوسادة وبايعتمونی لاسيرن فيكم سيرة تشهد لی بها التورٰىة والانجيل و

الزبور انی قضيت بما فی القرآن واحسن ادبه بالدرة اخرجه ابن عساكر **وعن** علي قال بعثنی رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن فانی لاخطب يوما على الناس وحبر من احبار اليهود واقف فی يده

سفر ينظر فيه فنادانی فقال صف لنا ابا القاسم فقال علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس

بالقصير ولا بالطويل البائن وليس بالجعد القطط ولا بالسبط هو رجل الشعر اسود ضخم الراس مشرب

لونه حمرة عظيم الكراديس شثن الكفين والقدمين طويل المسربة وهو الشعر الذی يكون فی النحر

الى السرة اهدب الاشفار مقرون الحاجبين صلت الجبين بعيد ما بين المنكبين اذا مشى يتكفأ

كانما ينزل من صبب لم ار قبله مثله ولم ار بعده مثله قال علي ثم سكت فقال لی الحبر وماذا قال علي

هذا ما يحضرنی قال الحبر فی عينيه حمرة حسن اللحية حسن الفم تام الاذنين يقبل جميعا ويدبر جميعا

اور ابن نباتہ کے خوب اچھی طرح یاد رکھنے پر اور اوسکی ذمہ داری سے نہایت درجہ مین بری ہے کیونکہ یہ کلام اس طرحکا ہے کہ اوسکے بنالینے پر اوسکو اور اوسکے مانند ہزارون ہزار کو قدرت نہین ہے کیونکہ وہ اللہ کے کلام مین سے ہی جو اوسکی کتاب مین ہے اور اللہ کا شکر ہے جسنے اپنی عظمت کے سمجھنے کی راہ بتائی - اور ولید بن عبد اللہ سے روایت ہی وہ اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ حضرت علیؑ کو خبر پہونچی کہ مالک اشتر نے کھا کہ کیا باعث کہ جو کچہ لشکر مین ہے وہ تقسیم کیا جاتا ہے اور جو کچہ گھرون مین ہے وہ نہین تقسیم کیا جاتا آپ نے اوسکو بلا بہیجا اور فرمایا تو ہی نے ایسی بات کہی کھا ہان آپ نے فرمایا قسم اللہ کی مین نے تمپر تقسیم نہین کیا مگر کچہ ہتیار جو اللہ کے مال مین سے تہی جو مسلمانونکے خزانہ مین تھے - وہ گہر آئے اونکو تمہارے اوپر کہینچ لائے تہے سو وہ مین نے تمکو انعام مین دیا اور اگر وہ اونکا مال ہوتا تو مین تمکو نہ دیتا البتہ مین وہ اوسی کو پہیر دیتا جسکو اللہ نے اپنی کتاب مین دیاہے حلال حلال ہے اور حرام حرام ہے ہمیشہ تک قسم اللہ کی اگر تم میرے لئے مسند کو دو گردو اور مجہسے بیعت کرو تو البتہ مین تم مین اوسی چال پر چلونگا کہ میرے لئے توراۃ اور انجیل اور زبور کو اپنی دینکے کہ مین نے اوسکے موافق حکم کیا جو قرآن مین ہے اور آپ نے اوس شخص کو دُرہ سے اچھی طرح ادب دیا اسکو روایت کیا ابن عساکر نے - اور منقول ہے حضرت علی سے فرمایا مجہکو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن مین بہیجا مین ایکروز لوگون کو خطبہ سناتا تہا اور ایک عالم علماء یہود سے وہان کھڑا تہا اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تھی اوسکو دیکہتا تہا مجہکو آواز دیکر کھا کہ ہم سے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرو فرمایا حضرت علی نے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پست قد اور نہ بہت دراز قامت ہین - آپ کے سر کے بال نہ بہت پیچدار اور نہ بالکل سیدہے ہین بلکہ وہ بال سیاہ رنگ متوسط الحالت ہین - سر مبارک بڑا - رنگ مائل بسرخی - اعضا کے جوڑ بہاری - کف دست وپا پر گوشت - مسربہ دراز (سینہ سے ناف تک کے بال) پلکین لانبی بہوین ملے ہوئے - پیشانی کشادہ - سینہ چوڑا - رفتار کی ایسی حالت ہی کہ گویا نیچے زمین سے اوترتے ہین مین نے آپکا مثل نہ آپسے پہلے دیکہا اور نہ آپکے بعد دیکہا - فرمایا حضرت علی نے پہر مین نے سکوت کیا حبر (یہودی عالم) نے کھا اور کچہ بیان فرمائے - حضرت علی نے فرمایا اس وقت مجہے اسیقدر یاد تہا - حبر نے کہا دونو چشم مبارک مین سرخی اور داڑہی خوبصورت دہن خوش وضع - کان پورے ہین جب کسی جانب متوجہ ہوتے ہین تمام جسم سے متوجہ ہوتے ہین اور جب پشت پہیرتے ہین تمام جسم سے پشت پہیرتے ہین -

فقال علی ھٰذہٖ واللہ صفتہ قال الحبر وشیٔ اٰخر قال علی وما ھو قال الحبر وفیہ حیاء قال علی ھو الذی
قلت لک کانما ینزل من صبب قال الحبر فانی اجد ھٰذہٖ الصفۃ فی سفر اٰبائی ونجد یبعث من حرم اللہ
وامنہ وموضع بیتہ ثم یھاجر الی حرم یحرمہ ھو ویکون حرمتہ کحرمۃ الحرم الذی حرم اللہ ونجد انصارہ
الذین ھاجر الیہم قوماً من ولد عمرو بن عامر اھل نخل واھل الارض قبلہم یہود قال علی ھو ھو قال
الحبر فانی اشھد انہ نبی وانہ رسول اللہ الی الناس کافۃ فعلی ذلک احیا وعلیہ اموت وعلیہ ابعث
ان شاء اللہ اخرجہ ابن سعد وابن عساکر وعن علی ان یہودیا کان یقال لہ جریجرۃ وکان لہ علی النبی
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما
اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اذاً اجلس
معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فی ذلک الموضع الظہر والعصر والمغرب
والعشاء الاٰخرہ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یتھددونہ ویتوعدونہ
ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فقال ما الذی تصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی
یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاھداً ولا غیرہ فلما ترجل النھار
قال الیہودی اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ وشطر مالی فی سبیل اللہ
اما واللہ ما فعلت الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ
بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزین

حضرت علیؓ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی یہ آپ ہی کی صفت ہے۔ حبر نے کہا کہ اور یہی صفت ہے حضرت علیؓ نے فرمایا وہ
کیا ہے۔ حبر نے عرض کیا کہ آپ میں حیا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا مین تجھ سے بیان کر چکا کہ گویا نزول فرماتے تھے نیچی جگہ سے
عرض کیا حبر نے مین اس صفت کو اپنے باپ دادون کے کتاب مین پاتا ہون اور ہم پاتے ہین کہ آپ اللہ کے حرم و جائے امن
اور اوسکے گہر کی جگہ سے مبعوث ہوکر ایسے حرم کی طرف ہجرت فرمائینگے جسکو خود حرم بنائینگے اور اوسکی حرمت اللہ کے حرم کی مثل
ہوگی اور ہم پاتے ہین آپ کے انصار کو جنکی طرف آپ ہجرت فرمائینگے ایک قوم عمرو بن عامر کی اولاد سے کہجورون والی اور اوس ملک
زمین پر اونسے پہلے یہود قابض تھے۔ فرمایا حضرت علیؓ نے آپ وہی شخص ہین عرض کیا حبر نے کہ مین گواہی دیتا ہون آپ نبی ہین
اور تمام لوگون کی طرف اللہ کے رسول ہین اسی عقیدہ پر زندہ رہونگا اور اسی پر مرونگا اور اسی پر قبر سے اوٹھونگا اگر اللہ نے
چاہا اسکو ابن سعد و ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ ایک یہودی جسکو جبحبرہ کہا جاتا تھا اوسکے چند دینار
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذمہ قرض تھے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر تقاضا کیا آپ نے
فرمایا اے یہودی تجھکو دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہین ہے اوسنے عرض کیا کہ جب تک آپ میرا قرض
ادا نہ فرماوینگے مین آپ سے علحدہ نہ ہونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تیرے پاس
بیٹھا رہونگا اور اوس کے پاس جلوس فرماکر اوسی جگہ آپ نے ظہر و عصر و مغرب و عشا و صبح کی نماز پڑہی
اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکو زجر و توبیخ کرتے تھے اور اوسکو ڈراتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زجر و توبیخ کو معلوم فرماکر فرمایا تم اوس کے ساتھ
کیا کرتے ہو عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو ایک یہودی قید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو میرے رب نے معاہد پر اور اوسکے سوا اور ون پر
بہی ظلم کرنے سے منع کیا ہے جب دن چڑہا کہا یہودی نے مین گواہی دیتا ہون نہین
کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمدؐ رسول اللہ کے ہین اور نصف مال میرا فی سبیل اللہ ہے خبردار ہو
اللہ کی قسم ہے یہ کام مین نے اسی لئے کیا کہ آپ کی صفت جو توراۃ مین مذکور ہے مجھکو
معلوم ہو جاسے کہ محمدؐ بن عبد اللہ جائے پیدایش آپ کی مکہ اور جائے ہجرۃ طیبہ یعنے مدینہ۔ اور
ملک آپکا شام نہ کج خلق اور نہ سخت دل اور نہ بازارون مین شور کرنے والے اور نہ فحش پسند

بالفحشاء والاقوال للخناء اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله هذا مالی فاحکم فیه بما اراك

الله وكان اليهودی كثير المال اخرجه الحاكم والبيهقی فی دلائل النبوة وابن عساكر قال ابن حجر فی الاطراف

لم يتكلم عليه الحاكم وفی اسناده ابو علی محمد بن محمد بن الاشعث الكوفی كذبه جماعة (**قلت**)

آثار الصحة لائحة علی صفحات هذا الحديث دون الكذب الخبيث والنعت فی التورية من المتواتر

وقد قال السيوطی فی جمع الجوامع فی مسند علی فی حديث عنه عند البيهقی من جهة ابن الاشعث

ايراد البيهقی هذا الحديث عن ابن الاشعث عن اهل البيت فيه فائدة جليلة فان البيهقی التزم

ان لا يخرج فی تصانيفه حديثا يعلمه موضوعا خصوصا انه اورده فی السنن الكبری التی هی من

اجل كتبه وهی علی ابواب الاحكام التی لا يتساهل فی احاديثها وقد كنت اتوقی الاحاديث التی فی سنن

ابن الاشعث لان الائمة تكلموا فيه وفيها ای والآن لا اتوقاها (**قلت**) وهذا الحديث اورده

البيهقی فی دلائل النبوة والدلائل ينبغی ان تصلح للاستدلال والحمد لله المتعال **وعن**

ابی هريرة قال توفی رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم يوم الاثنين لاثنتی عشرة ليلة خلت من

شهر ربيع الاول فلما كان صبيحة الخميس اذ نحن بشيخ قد جاء فقال انا حبر من احبار بيت المقدس

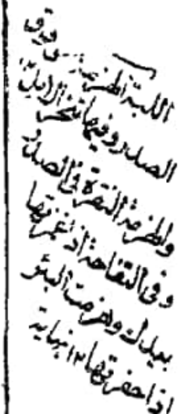
فقال يا علی صف لی صفة رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم كانی انظر اليه فقال بابی وامی لم يكن

بالطويل الذاهب ولا بالقصير كان ربعة من الرجال ابيض مشرب بحمرة جعد المفرق شعره الی شحمة

اذنيه صلت الجبين واضح الخدين مقرون الحاجبين ادعج العينين سبط الاشفار اقنی الانف دقيق

اور نہ بدگو مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور آپ اللہ کے رسول ہین یہ میرا مال ہے
حکم فرمایئے اسمین جیسی آپ کی رای ہو۔ اور یہ یہودی بڑا مالدار تہا اسکو روایت کیا حاکم نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ
مین اور ابن عساکر نے کہا ابن حجر نے اطراف مین کہ حاکم نے اس روایت مین کلام نہین کیا باوجودیکہ اسکی اسناد مین ابو علی
محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی واقع ہے جسکو ایک جماعت نے جہوٹا کہا ہے مین کہتا ہون کہ آثار صحت کے اس
حدیث پر تاباں ہین نہ کذب خبیث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعت توریت مین متواتر
ومشہور ہے اور جمع الجوامع مین سیوطی نے حضرت علی کے مسند مین اوس حدیث مین کہ جسکو
حضرت علی سے بیہقی نے ابن اشعث کے طریق سے روایت کیا ہے کہا کہ بیہقی کی اس حدیث
کو ابن اشعث کے ذریعہ سے اہل بیت اطہر سے نقل کرنے مین ایک فائدہ جلیلہ ہے یہ
کہ بیہقی نے التزام کیا ہے کہ جو حدیث اون کے علم مین موضوع ہوگی اوسکو اپنی تصانیف
مین درج نہین کرینگے اور خاصکر اس حدیث کو وہ اپنے سنن کبرے مین لائے ہین جو
اون کی کتابون مین اعلی درجہ کی کتاب اور احکام کے ابواب مین ہے کہ جنکے متعلقہ
احادیث مین سہولت ناجائز ہے۔ چونکہ محدثین نے ابن اشعث مین کلام کیا ہے اسلئے
مین اون کی سنن کی حدیثون سے احتیاط کرتا تہا یعنے اب نہین کرتا ہون۔
مین کہتا ہون اس حدیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وارد کیا ہے اور دلائل مین
صلاحیت استدلال کی ہونا ضرور ہے والحمد للہ المتعال۔ اور ابو ہریرہؓ سے منقول ہے
کہا وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کے روز بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول
کو پہر جب پنجشنبہ کی صبح ہوئی تو ہمنے دیکھا کہ ایک بڈہا آیا اور اوسنے کہا کہ مین بیت المقدس کے
احبار سے ہون اے علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت مجھسے ایسے طور پر بیان فرمایئے گویا کہ مین آپکو
دیکھتا ہون فرمایا حضرت علی رضؓ نے کہ میرے مان اور باپ آپ پر قربان آپ نہ بہت دراز قد تہے اور نہ
پست قامت بلکہ میانہ قد رنگ سفید سرخی آمیز مانگ کی جگہ پہ گہونگروالے آپکے بال کانون کی لو لکی تک کشادہ
پیشانی دونون رخسار کشادہ دونو ابرو پیوستہ سرگین چشم پلکیں بال سیدہے دراز بینی باریک

المسربة مبلج الثنايا كث اللحية كان عنقه ابريق فضة كان الذهب يجري في تراقيه عرقه في وجهه كاللؤلؤ شثن الكفين والقدمين له شعرات ما بين لبته الى صدره تجري كالقضيب لم يكن على بطنه ولا على ظهره شعرات غيرها يفوح منه ريح المسك اذا قام غمر الناس واذا مشى فكانما يتقلع من صخرة اذا التفت التفت جميعا واذا انحدر فكانما ينحدر في صبب اطهر الناس خلقا واشجع الناس قلبا واسخى الناس كفا لم يكن قبله مثله ولا يكون بعده مثله ابدا قال الحبر يا علي اني اصبت في التورية هذه الصفة ايقنت انه لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اخرجه ابن عساكر (**تنبيه**) قال ابن كثير في اوائل التفسير في ذكر جمع القرآن وقول حذيفة ابن اليمان لعثمان رضي الله تعالى عنهما ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى وذلك ان اليهود والنصارى مختلفون فيما بايديهم من الكتب فاليهود بايديهم نسخة من التورية والسامرة يخالفونهم في الفاظ كثيرة ومعاني ايضا وليس في تورية السامرة حرف الهمزة ولا حرف الهاء ولا حرف الياء والنصارى ايضا بايديهم تورية يسمونها العتيقة وهي مخالفة لنسختي اليهود والسامرة واما الاناجيل التي بايدي النصارى فاربعة انجيل مرقس وانجيل لوقا وانجيل متى وانجيل يحيى وهي مختلفة ايضا اختلافا كثيرا وهذه الاناجيل الاربعة كل منها لطيف الحجم منها ما هو قريب من اربع عشرة ورقة بخط متوسط ومنها ما هو اكثر من ذلك اما بالنصف او الضعف ومضمونها سيرة عيسى وايامه


اللبة المنحر ... وفي الصدر وفيها نحر الصدر والظهرة ... والصبب ... وفي النقاهة ... بعيدك ... اذا حفرتها ...

مساس بہ (بالونکا خط) چمکدار دندان ۔ گہری داڑہی ۔ گردن آپ کی گویا آفتابہ سیمین تہی ۔ حلق مین گویا سونا جاری ہے چہرہ مبارک پر پسینہ مثل موتیون کے ۔ قدم او رہتیلیونپر گوشت ۔ گلے وسینہ کے درمیان مثل کہجور کے شاخ کے کچہہ بال تہی ۔ کہ اونکے علاوہ شکم وپشت پراور بال نہ تہے ۔ مشک کی خوشبو آپ سے مہکتی تہی ۔ جب قیام فرماتے سب لوگون سے بلند معلوم ہوتے ۔ اور جب چلتے گویا کہ بلند پتہر پر سے اوترتے ہین جب متوجہ ہوتے پورے طور پر متوجہ ہوتے اور جب اوترتے گویا نشیب مین اوترتے ہین ۔ سب لوگون سے اخلاق مین بہتر اور بہادر دل ۔ سب سے زیادہ ہاتہہ کے سخی آپکے مثل نہ پہلے آپ سے ہوا ہے اور نہ بعد آپ کے کبہی ہوگا حبر نے عرض کیا کہ اے علیؓ مینے یہی صفت توریت مین پائی ہے ۔ مین یقین کرتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمدؐ رسول اللہ کے ہین ۔ اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ۔ **تنبیہ** ابن کثیر نے تفسیر کے شروع مین قرآن شریف کو جمع کرنے کے ذکر مین کہا کہ حذیفہ بن الیمان نے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ سے یہ کہا کہ اصلاح فرمایئے اس امت کی اس سے پہلے کہ اختلاف کرین قرآن مین مانند اختلاف یہود اور نصاری کے اسکا باعث یہہ ہے کہ یہود و نصارے کے پاس جو کتابین ہین وہ اون مین باہم مختلف ہین یہود کے پاس ایک نسخہ توراۃ کا ہے ۔ اور سامرہ بہت سے الفاظ اور معانی مین اونکے مخالف ہین اور سامرہ کی توراۃ مین حرف ہمزہ وہا و یا نہین ہے اور نصارے کے پاس ایک توراۃ ہے جسکو عتیقہ کہتے ہین وہ یہود و سامرہ دونون کے نسخون سے مخالف ہے ۔ اور نصارے کے پاس چار انجیلین ہین ۔ انجیل مرقس ۔ انجیل لوقا ۔ انجیل متی ۔ انجیل یحیٰی ۔ اون مین بھی باہم اختلاف کثیر ہے ۔ اور یہ چارون انجیلین مختصر حجم کی ہین ۔ اون مین سے بعض بخط متوسط قریب چودہ ورق کے ہے ۔ بعض اس سے بڑی ہین دونی یا ڈیوڑہی مقدار مین ۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے عادات و واقعات +

واحكامه وكلامه وفيه شيء قليل مما يدعون انه كلام الله وهي مع هذا مختلفة كما قلنا وكذلك التورية مع ما فيهما من التبديل والتحريف ثم هما منسوخان بعد ذلك بهذه الشريعة المحمدية المطهرة انتهى وليعلم ان العبارات التي ينقلها رواة الاحاديث من التورية والانجيل يوجد بعضها الى الآن في التورية والزبور والانجيل وصحائف انبياء بني اسرائيل ويوجد بعض الفاظها متفرقة في مواضع شتى وكثير منها لا يوجد الآن في هذه الكتب الموجودة فيحتمل ان اليهود والنصارى اسقطوها على وفق عادتهم المعروفة التي اقر بها المفسرون من النصارى ويحتمل ان تكون تلك العبارات منقولة من كتب احاديث موسى على نبينا وعليه السلام واحاديث انبياء بني اسرائيل فان اهل الكتاب يطلقون لفظ التورية على تلك الكتب ايضا وهم الآن يطلقون لفظ التوراة على مجموعة فيها توراة موسى وزبور داؤد وصحائف اشعياء وارمياء وغيرهم من الانبياء عليهم السلام وفيها عدة من كتب تواريخ الانبياء فهم يطلقون لفظ التوراة على هذه المجموعة وكذلك كانوا يطلقون في زمان سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه لفظ التورية على كتب احاديثهم ايضا كما لموسى بن عقبة فالنسأي عن ابي مروان ان كعبا حلف بالذي فلق البحر لموسى انا لنجد في التوراة ان داؤد نبي الله عليه السلام كان اذا انصرف من صلوته قال اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي عصمة الحديث والتوراة نزلت قبل داؤد عليه الصلوٰة وكذلك النصارى يطلقون لفظ الانجيل على الاناجيل الاربعة التي جمعها متى ويوحنا

اور احکام کا اون مین ذکر ہے اور کسیقدر وہ بہی ہے کہ جس کے کلام اللہ
ہونے کے وہ مدعی ہین اور اوسپر بھی باہم مختلف ہین جیسا کہ ہم بیان کر چکے
ہین اور ایسا ہی حال توراۃ کا ہے باوجود تبدیل اور تحریف کے پھر یہ دونون کتابین
شریعت محمدیہ مطہرہ سے منسوخ ہین انتہٰی ۔ جاننا چاہیئے کہ جن عبارات کو رواۃ احادیث
توراۃ وانجیل سے نقل کرتے ہین از انجملہ بعض عبارات ہنوز توراۃ وزبور وانجیل
وصحائف انبیاے بنی اسرائیل مین موجود ہین اور بعض عبارات بالفاظ متفرقہ مواضع
مختلفہ مین پائے جاتے ہین اور بہت سی وہ عبارتین اب اِن موجودہ کتب مین مفقود ہین
احتمال ہے کہ یہود و نصاریٰ نے حسبِ عادتِ معروفۂ خود اونکو ساقط کر دیا ہو چنانچہ
مفسرین نصاریٰ نے اِسکا اقرار کیا ہے اور احتمال ہے کہ عبارات مذکورہ کتب
احادیث موسیٰ وانبیاے بنی اسرائیل علی نبینا وعلیہ السلام سے منقول ہون اِس لئے
کہ اہل کتاب لفظ توراۃ ان کتابون پر بھی اطلاق کرتے ہین اور اب اوس مجموعہ پر
کہ جس مین توراۃ موسی اور زبور داؤد اور صحائف اشعیا وارمیا وغیرہم انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے ہین لفظ توراۃ کا اطلاق کرتے ہین اور اس مجموعہ مین اور چند انبیا کی
تاریخ کی کتابین بھی شامل ہین اور اِسی طرح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے
اصحاب کے زمانہ مین توراۃ کا لفظ کتب احادیث انبیا پر اطلاق کرتے تھے جیسا کہ
موسیٰ بن عقبہ نے پھر نسائی نے ابو مروان سے روایت کیا ہے کہ کعب کہتے تھے
قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ راستہ دیا دریا مین موسے علیہ السلام کو ہم پاتے
ہین توراۃ مین کہ داؤد نبی اللہ علیہ السلام جس وقت اپنی نماز سے فارغ ہوتے
پڑہتے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةً یعنے اے اللہ درست کر
میرے لئے میرے دین کو کہ جسکو تونے میرے لئے عصمۃ بنایا ہے الحدیث اور نزول توراۃ
کا قبل داؤد علیہ الصلوٰۃ کے ہے اور اسیطرح نصاریٰ اناجیل اربعہ پر جنکو متیٰ و یوحنا

ولوقا ومرقس فيها كلام الله الذى قرأ عليهم عيسى عليه السّلام وفيها سيرة عيسى ومعجزاته من كلام الجامعين وايضا يطلقون لفظ الانجيل على رسائل الحواريين وعلى كل كتاب فيه سيرة عيسى اوسيرة مريم عليهما السلام وقد وقع التحريف واغلاط الكاتبين فى هٰذه الكتب وتراجمها كثيرا واختلفت نسخها اختلافا شهيرا قبل زمان نبينا محمّد صلى الله عليه وآله وسلّم كما اقربه المفسرون من النصارى ولكنها مع ذٰلك مملوة من توحيد الله تعالى واخبار خاتم الانبيا صلّى الله عليه وآله وسلّم وان بدلت بعض كلماتها او زيدت او نقصت فاصل مضامينها ظاهر على اولى الالباب وهي موافقة للقرآن العظيم الذي انزله الله على نبينا الامى الذى لم يقرأ كتابا ولا كتبه قط فاي كلام فى هٰذه الكتب خالف القرآن ولم يمكن التطبيق فمخالفة القرآن دليل قطعي على غلط الكاتبين فيها عمدا او سهوا فالقرآن جامع لهٰذه الكتب ومبين ما هو صحيح منها وموضح لما اغلق منها ومبين لاغلاط الكاتبين فيها قال الله تبارك وتعالى وانزلنا اليك الكتاب بالحقّ مصدّقا لما بين يديه من الكتاب ومهيمنا عليه وقال الله تعالى ولكن تصديق الّذي بين يديه وتفصيل الكتاب لا ريب فيه من ربّ العالمين هٰذا وقد حدثت فى زماننا فرقة يسبون سيدنا عيسى بن مريم عليهما السّلام واتباعه السابقين بالسنتهم واقلامهم ويعتذرون بان النصارى يسبون نبينا فنحن نسبّ نبيهم لاجواب لهم عندنا غير ذٰلك فهؤلاء خارجون عن دين الاسلام بلا شك ويجب قتلهم قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم

دلوقا و مرقس نے جمع کیا انجیل کا لفظ اطلاق کرتے ہین اوسمین اللہ کا وہ کلام ہی جسکو حضرت عیسیٰ فرا ونکو پڑہکر
سنایا اور حضرت عیسیٰ کے عادات و معجزات کا ذکر کلام جامعین سی ہے و نیز رسائل حوارین اور ایسی کتاب پر
کہ جسمین سیرت عیسی یا مریم علیہما السلام کی ہے لفظ انجیل اطلاق کرتے ہین اور ان کتب مذکورہ اور اونکے
تراجم مین تحریف و اغلاط کاتبین بکثرت واقع ہوئے ہین اور اونکے نسخ مین اور نسخ کتب مذکور و قبل آنے
نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین مشہور اختلاف پڑچکا ہی چنانچہ مفسرین نصاری اسکے مقر ہین لیکن با وجود
اسکے اللہ کی توحید و اخبار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو و پر ہین اگرچہ کتب مذکورہ مین
بعض کلمات بدلے ہوے یا بڑہائے یا گہٹائے ہوے ہین تاہم اونکے اصل مضامین اہل فہم پر ظاہر ہین
اور موافق ہین اوس قرآن عظیم کے جسکو اللہ نے ہمارے اوس نبیِ اُمّی پر نازل فرمایا ہے کہ جسنے کبہی
کسی کتاب کو نپڑہا تہا نہ لکہا تہا لہذا جو کلام کتب مذکورہ مین مخالف قرآن و غیر ممکن التطبیق ہے وہ کاتبین کی
غلطی پر دلیل قطعی ہے خواہ عمداً یا سہواً اور قرآن جامع کتب مذکورہ اور جو کچہہ کہ اُنمین صحیح ہے اوسکا بیان
کرنے والا اور اونکے مشکل مضامین کو واضح کرنے والا اور کاتبین کی غلطیون کو ظاہر کر دینے والا
ہے فرمایا اللہ تبارک و تعالے نے ہمنے نازل کی اے محمد تمپر سچی کتاب جو تصدیق
کرتی ہے اپنے سے پہلی کتاب کی اور شاہد ہے اوسپر فرمایا اللہ تعالے نے
لیکن یہ قرآن تصدیق ہے اپنے سے اگلی کتاب کی اور تفصیل اگلی کتابون کی ہے
کچہہ شک نہین ہے اِس مین نزول اوس کا رب العالمین کی طرف سے ہے ہمارے
زمانے مین ایک فرقہ حادث ہوا ہے کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور
اون کے اتباع سابقین کو اپنی زبان و قلم سے سب و شتم کرتے ہین اور
یہ عذر کرتے ہین کہ نصارے ہمارے نبی کو بُرا کہتے ہین اِس لئے ہم اون کے نبی
کو بُرا کہتے ہین اِس کے سوا ہمارے پاس اونکا کوئی جواب نہین ہے - یہ
لوگ بلا شک دین اسلام سے خارج اور واجب القتل ہین فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم نے جو بُرا کہے

من سب الانبياء قتل وفرقة اخرى يدعون ان التوراة والزبور والانجيل وغيرها
فقدت من الدنيا وليس فی هذہ الكتب منها حرف واحد فهم يشنعون فی رسائلهم
تشنيعا عظيما على ايات هذه الكتب الموجودة لانها فی زعمهم من تصنيفات اليهود
والنصارى فتارة يعمدون الى الآيات المتشابهات ويبتغون منها الفتنة ويقولون
يلزم منه كذا وكذا ولا يطلبون لها تاويلا صحيحا مع علمهم بان امثال هذه المتشابهات
موجودة فی القران العظيم وتارة يعمدون الى الايات المحكمات ويحرفون معانيها الى غير
مقاصدها مع وضوح معانيها ثم يشنعون عليها تشنيعا عظيما وتارة يدعون التناقض
فی ايات ليس فيها مظنة للتناقض فهم يدعون التناقض جهلا او عنادا وتارة يشنعون على
امثال ضربها الله تعالى لتفهيم عباده ويقولون لم يكن عند الله مثال غير هذا وقد قال الله
تعالى ان الله لا يستحيى ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها والاشياء التی هی محرمة فی شريعتنا
اذا وجدوها غير محرمة فی شريعة سابقة يشنعون تشنيعا عظيما على هذه الكتب الالهية
مع علمهم بان كثيرا من الاشياء التی هی محرمة فی شريعتنا لم تكن محرمة فی الشرائع السابقة
فهؤلاء يخالفون القواعد الشرعية ويتكلمون فی شان الكتب المنزلة بكلمات تقشعر منها
جلود المؤمنين فان احتاط احد فی تكفيرهم لاقرارهم باصل هذه الكتب وزعمهم فقدانها
فلا شك انهم مبتدعون بدعة عظيمة قاربوا بها الكفر اعاذنا الله من شرورهم وعن

انبیا کو وہ قتل کیا جاوے دوسرا فرقہ مدعی ہے کہ توراۃ و زبور و انجیل وغیرہ دنیا سے مفقود ہین کتب موجودہ مین منجملہ اونکے ایک حرف بھی نہین ہے اور اپنے رسالون مین کتب موجودہ کے آیات پر تشنیع عظیم کرتے ہین اِس لئے کہ اونکے گمان مین وہ یہود و نصارے کے تصانیف ہین کبھی آیات متشابہات کی طرف متوجہ ہوکر فساد کی باتین نکالتے ہین اور کہتے ہین کہ اِس سے ایسا اور ایسا لازم آتا ہے اور باوجود یہ جاننے کے کہ اِن آیات متشابہات کے امثال قرآن عظیم مین موجود ہین اونکی تاویل صحیح کے متلاشی و طالب نہین ہوتے اور کبھی آیات محکمات کے معانی کو تحریف کرکے وضاحت مقاصد کو بدل دیتے ہین پھر اوسپر سخت طعنہ زنی کرتے ہین اور کبھی ایسے آیات مین تناقض کا دعوے کرتے ہین کہ جسمین تناقض کا مظنہ نہین ہے اور اِس دعوے کی بنا محض جہل و عناد ہوتی ہین اور کبھی اون امثال پر کہ جنکو اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے تفہیم عباد کے لئے بیان فرمایا ہے تشنیع کرتے اور کہتے ہین کیا اللہ کے پاس سوا اِس کے کوئی مثال نہ تھی حال آنکہ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيٓ ان يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا یعنے اللہ کو مچھر اور اوس کے مافوق کی مثال بیان کرنے سے کچھ شرم نہین ہے اور جو چیزین ہماری شریعت مین حرام ہین جب اونکو شریعت سابقہ مین حلال پاتے ہین باوجود یہ جاننے کے کہ بہت سی اشیا جو ہماری شریعت مین محرم ہین شرائع سابقہ مین غیر محرم تہین سخت برائی کرتے ہین یہ لوگ قواعد شرعیہ کا خلاف کرتے ہین اور کتب منزلہ کی شان مین ایسے کلمات کہتے ہین کہ اہل ایمان کانپ جاتے ہین یہ فرقہ چونکہ اصل کتب منزلہ کا مقر اور اون کے گم ہو جانے کا گمان کرتا ہے اِس لیئے اگر کسیکو اونکی تکفیر مین احتیاط ہو تو اونکے اشد بدعتی ہونے مین کچھ شک نہین ہے جس کے وجہ سے وہ کفر کے قریب پہونچ گئے ہین اللہ تعالےٰ اونکی بُرائیون سے ہمکو محفوظ رکہے

ابی الفضل بن بزیغ عبید بن بزیغ البزاز المقری قال قرأت علی سلیمان بن موسی الحربی فاخذ علی خمسا فعقد ها بیدہ ثم قال لی حسبک فقلت زدنی فقال قرأت علی سلیم بن عیسے فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبک فقلت زدنی فقال قرأت علی حمزۃ بن حبیب الزیات فاخذ علی خمسا فقال لی حسبک فقلت زدنی فقال قرأت علی سلیمان الاعمش فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبک فقلت زدنی فقال لی قرأت علی یحیی بن وثاب فاخذ علی خمسا فقال لی حسبک فقلت زدنی فقال قرأت علی ابی عبد الرحمن السلمی فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبک فقلت زدنی فقال لی قرأت علی علی بن ابی طالب فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبک فقلت یا امیر المؤمنین زدنی فقال لی حسبک هکذا انزل القرآن خمسا خمسا ومن حفظہ خمسا خمسا لم ینسہ الا سورۃ الانعام فانها نزلت جملۃ فی الف یشیعها من کل سماء سبعون ملکا حتی ادوها الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماقرئت علی علیل قط الا شفاہ اللہ اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ قال فی اسنادہ من لا نعرفہ والخطیب فی تاریخہ وابن النجار فی ذیلہ وابن الجوزی قال صاحب المیزان ووافقہ صاحب اللسان هذا موضوع علی سلیم بن عیسے وبزیغ لا یعرف (**قلت**) دعوی الوضع قابل الدفع اذ لا بینۃ علیها ولا بعاض الخبر شواهد هو بها متعاضد منها ما قال ابن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن خالد بن دینار عن ابی العالیۃ قال تعلموا القرآن خمس آیات خمس آیات فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاخذہ خمسا خمسا والسند معتمد وقد مضی فی الاٰبان

اور ابوالفضل بزیغ بن عبید ابن بزیغ البزاز المقری سے منقول ہے کہا مین نے کسیقدر آیات سلیمن بن موسی
الحربی کو پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلین پکڑ کر اپنے ہاتہہ سے شمار کرکے مجہہ سے فرمایا
کہ تجھکو کافی ہین یعنے پانچ آیات مین نے عرض کیا کہ زیادہ کی اجازت دیجئے فرمایا کہ مین نے سلیم بن عیسی کو چند آیات
پڑہکر سنائی اونہون نے میرے انامل خمسہ کو پکڑا پہر مجہہ سے فرمایا کہ تجھکو کافی ہین مین نے عرض کیا کہ زیادہ کی
اجازت دیجئے فرمایا کہ مین نے حمزہ بن حبیب الزیات کو چند آیات پڑہکر سنائی انہون نے میری اصابع
خمسہ کو اپنی ہاتہہ مین لیا اور فرمایا کہ تجھکو یہ مقدار کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ فرمائے فرمایا کہ مین
نے سلیمان اعمش کو چند آیات پڑہکر سنائی انہون نے میری انگشتہای خمسہ کو پکڑا پہر فرمایا کہ یہ
مقدار تجھکو کافی ہے مین نے عرض کیا کہ اس سے زیادتی فرمائی فرمایا کہ مین نے چند آیات یحیی بن وثاب کو
پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلیون کو پکڑ کر فرمایا کہ یہہ مقدار تجھکو کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ
فرمائیے فرمایا مین نے ابوعبدالرحمن سلمی کو چند آیات پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلین پکڑ کر مجہہ سے
فرمایا کہ تجھکو یہ مقدار کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ فرمائی فرمایا کہ مین نے چند آیات حضرت
علی بن ابی طالب کو پڑہکر سنائی اونہون نے میری انامل خمسہ کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقدار بس ہے مین نے
عرض کیا کہ اے امیرالمومنین زیادہ فرمائیے فرمایا کہ اسیقدر بس ہے اس لئے کہ قرآن اسیطرح نازل ہوا ہے پانچ پانچ
آیتین اور جو کوئی قرآن کو پانچ پانچ آیتین حفظ کرتا ہے بہولتا نہین لیکن سورۂ انعام کہ وہ پوری ایک ہی مرتبہ
نازل ہوئی ہے ہزار فرشتون کے ساتھہ آسمان سے ستر فرشتے اوسکے ہمراہ ہوتے تہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچایا یہ سورۃ
جب کسی مریض پر پڑہی جاتی ہے اللہ اوسکو شفا دیتا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا اور ضعیف کرکے کہا کہ
اسکی اسناد مین ایک شخص غیر معروف واقع ہے اور خطیب نے اپنی تاریخ مین اور ابن النجار نے اپنی ذیل مین اور ابن جوزی نے بہی موضوعات مین
کیا ہے صاحب المیزان نے کہا کہ یہ حدیث سلیم بن عیسی پر وضع کی ہوئی ہے اور بزیغ غیر معروف ہے اور صاحب اللسان نے بہی صاحب میزان سے
اتفاق کیا مین کہتا ہون کہ دعوی وضع قابل الدفع ہے اسلئے کہ اوسپر کوئی ثبوت نہین اور اس خبر کے بعض حصون کیلئے شواہد
ہین کہ جس سے اوسکو قوت ہوتی ہے از آنجملہ یہ کہا ابن ابی شیبہ نے حدیث کی ہم سے وکیع نے وہ خالد بن دینار سے وہ ابی العالیہ سے
کہا ابوالعالیہ نے سیکہو قرآن کو پانچ پانچ آیات اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ پانچ آیتین یاد فرماتے تہے اور یہ سند قابل اعتماد ہے

بالملئکة حدیث السلمی عن المولی المرتضی رفعاان العبد اذا تسوک ثم قام یصلی قام الملک خلفه
فیسمع لقرائته فیدنو منه او کلمة نحوها حتی یضع فاه علی فیه فما یخرج من فیه شیٔ من القرآن
الا صار فی جوف الملک فطهروا افواهکم للقرآن وعن محمد بن علی ابن الحنفیة رفعه القرآن
افضل من کل شیٔ دون الله وفضل القرآن علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه فمن وقر القرآن
فقد وقر الله ومن لم یوقر القرآن فقد استخف بحق الله وحرمة القرآن عند الله کحرمة الوالد
علی ولده القرآن شافع مشفع وماحل مصدق فمن شفع له القرآن شفع ومن محل به القرآن
صدق ومن جعل القرآن امامه قادة الی الجنة ومن جعله خلفه ساقه الی النار حملة القرآن
هم المحفوفون برحمة الله الملبسون نور الله المتعلمون کلام الله من عاداهم فقد عادی الله ومن
والاهم فقد والی الله یقول الله عز وجل یا حملة کتاب الله استجیبوا الله بتوقیر کتابه
یزدکم حبا ویحببکم الی خلقه ویرفع عن مستمع القرآن سوء الدنیا ویدفع عن تالی القرآن
بلوی الاخرة ولمستمع ایة من کتاب الله خیر له من ثبیر ذهبا ولتالی
ایة من کتاب الله خیر له مما تحت ادیم السماء وان فی القرآن لسورة تدعی
العظیمة عند الله یدعی صاحبها الشریف عند الله تشفع لصاحبها یوم القیامة
اکثر من ربیعة ومضر وهی سورة یٰس اخرجه الحکیم الترمذی فی
نوادر الاصول مرسلا والحاکم فی تاریخه عنه عن ابیه

ای فی سائر الکلام فلا ینقض ... ای فی بعض الاوقات ... فی بعض الاوقات لمصلحة ... مثل البیان ... والاکتفاء ... نعت القرآن ... وطلبا وعدا ... علی العمل ... ای فضل سائر الکلام ... کفضل الوالد علی الولد ... عفی عنه

اور سلمی کی حدیث مولی مرتضی علی سے مرفوعاً ایمان بالملائکہ مین مذکور ومسطور ہو چکی کہ بندہ جسوقت مسواک کرتا ہی پہر کہڑا ہوکر
نماز پڑہتا ہے فرشتہ اوسکے پیچہے کہڑا ہوکر اوسکی قرأت کو سنتا ہے۔ اور اوس سے قریب ہوتا ہی یا مثل اسکے
کوئی اور کلمہ فرمایا یہانتک کہ اپنے مُنہ کو مصلی کے مُنہ پر رکہدیتا ہے۔ جو قرآن مصلی کے مُنہ سے نکلتا ہی جوف
ملک مین پہونچتا ہے تم اپنے موہنونکو تلاوت قرآن کیلیے پاک رکہو اور محمد ابن الحنفیہ سے کہ فرزند حضرت علی کے
ہین مرفوعاً منقول ہے کہ قرآن جملہ ماسوا اللہ سے افضل ہے اور قرآن کا افضل ہونا تمام کلامونپر اسطرح پر ہے
جسطرح اللہ کا افضل ہوتا ہی۔ اوسکی مخلوق پر جو قرآن کی توقیر کرتا ہی اللہ کی توقیر کرتا ہی اور جو قرآن کی توقیر نہین کرتا اللہ
کے حق کا استخفاف کرتا ہے اور اللہ کے نزدیک قرآن کی حرمت ایسی ہے جیسے باپ کی حرمت بیٹے کے نزدیک
یعنے قرآن سب کلامون سے افضل ہے جسطرح باپ بیٹے سے افضل ہے۔ قرآن شفاعت کرنے والا مقبول
الشفاعت اور جہگڑنے والا مقبول القول ہے جسکے لئے شفاعت کریگا مقبول ہوگی اور جسکی طرف سے
مجادلہ کریگا اوسکا قول مسلم ہوگا اور جو قرآن کو باطاعت واتباع اپنا پیشوا وامام بناتا ہے۔ وہ اوسکو جنت
کے طرف لیجاتا ہے اور جو اوسکو پیچہے ڈالتا (یعنے اوسکی اتباع نہین کرتا ہے) وہ اوسکو دوزخ کی
جانب کہینچتا ہے۔ قرآن کے اوٹہانے والے یعنے متبعین ومطیعین اللہ کی رحمت مین گہیرے ہوئے
ہین۔ اللہ کے نور سے منور ہین اللہ کا کلام سیکہنے والے ہین جو اونکے ساتہہ عداوت کرتا ہے اللہ
کے ساتہہ عداوت کرتا ہے اور جو اون کو دوست رکہتا ہے اللہ کو دوست رکہتا ہے اللہ عز وجل فرماتا
ہے اے حاملین کتاب اللہ اللہ سے شرم کرکے اوسکی کتاب کی توقیر کرو تمکو زیادہ دوست رکہیگا۔
اور اپنی مخلوق کو تمہاری محبت دیگا۔ اور قرآن کے مستمع سے برائی وخرابی دنیا کی دور کرتا ہے اور قرآن
پڑہنے والے سے آخرت کی سختی دفع کرتا ہے اور کتاب اللہ کی ایک آیت سننے والے کے لئے ثبیر کے ہموزن سونے سے بہتر
ہے اور ایک آیت پڑہنے والے کے لئے جو کچہ آسمان کے نیچے ہے اوس سے افضل ہی اور قرآن
مین ایک سورہ ہی اللہ کے نزدیک اوسکو عظیم اور اوسکے صاحب کو شریف بولا جاتا ہے۔ قیامت
کے روز اپنے صاحب کیلئے قبیلہ ربیعہ ومضر سے زیادہ لوگون کی شفاعت کریگی وہ سورہ یٰسٓ
ہے اس کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول ہین مرسلا اور حاکم نے اپنی تاریخ مین محمد بن حنفیہ سے اونکے والد ماجد سے

موصــــولا تابعة عائشة اخرجه ابو نصر السجزی فی الابانة وقال هذا من احسن الحديث واغربه وليس فی اسناده الا مقبول ثقة وآلابن ابی شيبة وعبد بن حميد والدارمی والترمذی وحميد بن زنجويه فی ترغيبه والدورقی وابن جرير وابن ابی حاتم و محمد بن نصر فی الحجة وابن الانباری فی المصاحف والمحاملی فی الامالی ونصر المقدسی فی الحجة علی تارك المحجة وابی الليث وابن مردويه والبيهقی فی شعب الايمان والبغوی فی معالم التنزيل والمزی فی تهذيب الكمال وحديث بعضهم اتم عن الحارث بن عبد الله الاعور قال دخلت المسجد فاذا الناس قد وقعوا فی الاحاديث فاتيت عليا فاخبرته فقال اوقد فعلوها سمعت رسول الله صلی الله عليه واله وسلم يقول سيكون فتن كقطع الليل المظلم قلت يا رسول الله فما المخرج منها قال كتاب الله فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم وهو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغی الهدی فی غيره اضله الله وهو حبل الله المتين ونوره المبين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذی لا يزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا تتشعب به الاراء ولا يشبع منه العلماء ولا تمله الاتقياء ولا يخلق علی كثرة الرد ولا تنقضی عجائبه وهو الذی لم تنته الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدی الی الرشد من علم علمه سبق ومن قال به صدق ومن حكم به عدل ومن عمل به اجر ومن دعا اليه هدی الی صراط مستقيم خذها اليك يا اعور قال الترمذی هذا حديث غريب لا نعرفه الا من

موصولاً روایت کیا عائشہؓ نے اونکی متابعت کی ابو النصر سجزی نے اوسکو ابانہ مین روایت کرکے کہا کہ یہ حدیث
و نادر ترین احادیث سے ہے اسکی اسناد مین تمام ثقہ مقبول راوی ہین اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور
دارمی و ترمذی نے وحمید ابن زنجویہ نے اپنی ترغیب مین اور دورقی وابن جریر وابن ابی حاتم نے اور محمد بن نصر
نے حجۃ مین اور ابن الانباری نے مصاحف مین اور محاملی نے (الامالی) مین اور نصر المقدسی نے حجۃ علی تارک
المحجۃ مین اور ابو اللیث وابن مردویہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بغوی نے معالم التنزیل مین اور
مزی نے تہذیب الکمال مین اور اونمین سے بعض کی حدیث اتم ہے حارث بن عبد اللہ الاعور سے
روایت کیا کہ مین مسجد مین داخل ہوا لوگون کو دیکھا کہ باتون مین مصروف ہین حضرت علی کی خدمت مین حاضر
ہوکر اس حال کو عرض کیا فرمایا (تعجباً) کیا وہ ایسا کرتے ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے فرماتے تھے کہ عنقریب اندہیری راتون کے ٹکڑون کے مانند فتنے ہونگے۔ مین نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ اون سے نجات کسطرح ممکن ہوگی فرمایا اتباع کتاب اللہ سے اوسمین تم سے پہلے لوگون کے
حالات اور پچھلون کے اخبار اور تمہارے لئے احکام ہین اور وہ حق وباطل مین فرق کرنے والا ہے لغو
وہزل نہین ہے جو سرکش اوسکو چھوڑتا ہے حق تعالیٰ اوسکو نیست ونابود کر دیتا ہے اور جو کوئی قرآن کے
علاوہ دوسری چیز مین ہدایت تلاش کرتا ہے اللہ اوسکو گمراہ بناتا ہے وہ اللہ کی مضبوط رسی اور نور واضح اور
ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے اوس کو خواہشات کجی مین نہین ڈال سکتین اور زبانین اوسمین شبہہ نہین
ڈال سکتین اور نہ عقول کو اوسکے تفرقہ پر قدرت ہے اور علما کا اوس سے دل نہین بہرتا اور اتقیا کو
اوس سے تکان نہین پہنچتا اور نہ وہ کثرت تکرار سے پرانا ہوتا ہے اور نہ اوسکے عجائبات ختم ہو سکتے ہین اور جنون
سے اوسکو سنکر سکوت نہ ہوسکا انہون نے یہ کہا کہ بلا شک ہمنے سنا ہے ایسی عجیب قرآن کو کہ بھلائی
کیطرف رہنما ہے جو اوسکو جان لیتا ہے سبقت لیجاتا ہے اور جو اوسکے مطابق کہتا ہے وہ سچا ہے اور
اور اوسکی مطابق حکم کرنے والا ہے وہ عادل ہے اور اوسپر عمل کرنے والا ماجور ہے۔ اور اوسکے طرف بلانے
والے کو راہ راست کی ہدایت ہوتی ہے۔ اے اعور یہ باتین یاد رکھو ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حديث حمزة الزيات وأسناده مجهول و في حديث الحارث مقال قال ابن كثير في التفسير لم ينفرد
حمزة بروايته بل قد رواه محمد بن اسحق عن محمد بن كعب القرظي عن الحارث فبرئ حمزة من عهدته
على أنه وان كان ضعيف الحديث الا انه امام في القرأة والحديث مشهور من رواية الحارث وقد
تكلموا فيه بل كذبه بعضهم من جهة رأيه واعتقاده اما انه يتعمد الكذب فلا والله اعلم وقصارى
هذا الحديث ان يكون من كلام امير المؤمنين علي وقد وهم بعضهم في رفعه وهو كلام حسن
صحيح على انه قد روى له شاهد عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فذكره عن ابي عبيد (**قلت**) وله شاهد ايضا عن معاذ عند محمد بن نصر والطبراني و
عن الحارث قال قلت لآتين امير المؤمنين فلاسئلنه عما سمعت العشية فجئته بعد العشاء
فدخلت عليه فذكر الحديث ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول
اتاني جبرئيل فقال يا محمد ان امتك مختلفة بعدك قال فقلت له فاين المخرج يا جبرئيل فقال
كتاب الله به يقصم الله كل جبار من اعتصم به نجا ومن تركه هلك مرتين قول فصل وليس
بالهزل لا تختلقه الالسن ولا تفنى اعاجيبه فيه نبأ ما كان قبلكم وفصل ما بينكم وخبر ما هو
كائن بعدكم اخرجه ابن اسحق ثم احمد في المسند **وعن** علي قال خطب رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم فقال لا خير في العيش الا لمستمع واع او عالم ناطق ايها الناس انكم في زمان
هدنة وان السير بكم سريع وقد رأيتم الليل والنهار يبليان كل جديد ويقربان كل بعيد

حمزہ زیارت کے سوا ہم اسکو کسی سے نہین پہچانتے اور اسکی اسناد مجہول ہے اور حارث اعور کی حدیث
مین مقال ہے۔ ابن کثیر نے تفسیر مین کہا کہ حمزہ اس روایت مین منفرد نہین بلکہ اوسکو محمد بن اسحاق نے
محمد بن کعب قرظی سے اوس نے حارث سے روایت کیا ہی اسلئے حمزہ اوسکی ذمہداری سے بری ہوگئی۔ علاوہ اسکے
حمزہ اگرچہ ضعیف الحدیث ہی لیکن قرأت مین امام ہی اور یہ حدیث حارث کی روایت سے مشہور ہی اور حارث
مین کلام ہے بلکہ بعض نے اوسکے اعتقاد و مذہب کی وجہ سے اوسکو جہوٹا کہا ہی لیکن اوسکا قصداً جہوٹ
بولنا نہین بیان کیا گیا واللہ اعلم اور اقل درجہ یہ کہ یہ حدیث حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ کے
کلام سے ہو بعض راویون نے وہم سے مرفوع کر دیا اور وہ بہتر و پاکیزہ کلام ہے اسکے علاوہ عبداللہ بن
مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکے لئے شاہد منقول ہے پہر ابو عبید نے روایت
اوسکا ذکر کیا ہے۔ (**مین کہتا ہون**) محمد بن نصر و طبرانی کے پاس معاذ سے بہی شاہد ہی اور حارث سے
منقول ہی کہ مین نے کہا البتہ مین امیرالمومنین کی خدمت مین حاضر ہوکر آپ سے سوال کرونگا جو مین نے اوس
شام کو سنا تہا پہر مین آپ کے پاس بعد عشا کے حاضر ہوا پہر حارث نے حدیث کو ذکر کیا کہا حارث نے کہ
پہر فرمایا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تہے میرے پاس جبریل آئے اور
کہا اے محمد آپ کی اُمت آپ کے بعد مختلف ہوگی مین نے کہا اوس سے نجات کسطرح ہوسکتی ہی جبرئیل
نے کہا اتباع کتاب اللہ سے اللہ ہر سرکش کو اوس سے ہلاک کرتا ہی جو اوسکو مضبوط پکڑتا ہی نجات پاتا
ہے اور جو اوسکو چہوڑتا ہی ہلاک ہوتا ہی آخر کا جملہ دو مرتبہ کہا وہ قول فاصل ہین الحق والباطل ہی نہ ہزل و
ظرافت اوسکو زبانین نہین بتا سکتین اور اوسکے عجائبات فنا نہین ہوتے اوسمین تمہارے
گذشتہ زمانہ کے حالات اور تمہارے لئے احکام اور زمانۂ آیندہ کے اخبار ہین اسکو ابن اسحاق نے پہر احمد
نے مسند مین روایت کیا اور حضرت علی سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا
زیست کی خیر احکام دین کو سنکر محفوظ رکہنے والے کیلئے ہی یا عالم حق گو کیلئے ای لوگو تم زمانہ ہدنہ مین ہو
اور تمہاری رفتار تیز ہی اور تم دیکہتے ہو لیل و نہار کو گلاتے اور پُرانا کرتے ہین ہر جدید کو اور قریب
کرتے ہین ہر بعید کو۔

ويأتيان بكل موعود فاعدوا الجهاد لبعد المضمار فقال المقداد يا نبي الله ما الهدنة قال بلاء
وانقطاع فاذا التبست الامور عليكم كقطع الليل المظلم فعليكم بالقران فانه شافع مشفع
وماحل مصدق ومن جعله امامه قاده الى الجنة ومن جعله خلفه قاده الى النار وهو
الدليل الى خير سبيل وهو الفصل ليس بالهزل له ظهر وبطن فظاهره حكم وباطنه علم عميق بحره
لا تحصى عجائبه ولا يشبع منه علماءه وهو حبل الله المتين وهو الصراط المستقيم وهو الحق الذي
لم تنته الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فآمنا به من قال به صدق
ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعى اليه هدى الى صراط مستقيم فيه مصابيح الهدى
ومنار الحكمة ودال على الحجة اخرجه الحسن العسكري في الامثال والاخبار والآثار في القران
نزولا من عند الله تعالى وفضلا عن اهل بيت النبوة لا تعد ولا تحصى مسرودة في كتبنا من علومهم
فلا حاجة بنا الى الاكثار منها هنا

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

قال الله المتعال ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم قال سليمان بن حرب وكلام الله ونظره واحد
يعني غير مخلوق ذكره الاشعري في الابانة قال ابو نصر عبيد الله بن سعيد بن حاتم السجزي في
الابانة انبأنا ابراهيم بن علي بن عبد الله القرشي وكان صدوقا ثنا عثمان بن محمد بن ابراهيم
الماوردي ثنا احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الكريم بن موسى بن الهيثم الديرعاقولي ثنا علي بن صالح
الانماطي ثنا يوسف بن عدي عن محبوب بن محرز عن الاعمش عن ابراهيم بن يزيد عن الحارث بن سويد

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

اورلاتے ہین ہر موعود کو سامان تیار کرو مسافت بعیدہ طے کرنے کیلئے مقداد نے عرض کیا یا نبی اللہ
مُدنہ کیا ہے۔ فرمایا بلا اور انقطاع ہی ہیرجب تمکو مثل پارہ ہائے شب تاریک واقعات مشتبہ پیش آئین
قرآن کو مضبوط پکڑو وہ شافع مشفع ومجادل مصدق ہے جو اوسکو مقتدا و پیشوا بناتا ہے وہ اوسکو جانب جنت
رہبر ہوتا ہے اور جو اوسکو پس پشت کرتا ہے وہ اوسکو دوزخ کیطرف کھینچ لیجاتا ہے وہ راہ راست کا ہادی
و قول فصل ہی نہ ہزل اوسکے لئے ظہر وبطن ہین اوسکا ظاہر حکم اور اوسکا باطن علم جسکا بحر عمیق ہی عجائب و بدائع
اوسکے غیر معدود اور بے شمار ہین اوسکے علما اوس سے سیر نہین ہوتے وہ اللہ کے حبل متحکم و مضبوط
و صراط مستقیم ہے ایسا حق ہی کہ اوسکو سُنکر جن باز نہ رہ سکے اور یہ کہا کہ ہم نے سُنا ایک قرآن عجیب جو
فلاح یابی کا ہادی ہے ہم اوسپر ایمان لائے اوسکا قائل صادق اور اوسکا عامل ماجور اور اوسکے
موافق حکم کرنے والا عادل جسکو اوسکی طرف دعوت ہوتی ہے وہ صراط مستقیم کی ہدایت پاتا ہے وہ مصابیح
ہدایت وآیات حکمت سے مملو اور رہنمائی حجت ہائے راہ حق سے مشحون ہے اسکو حسن عسکری نے امثال مین
روایت کیا اور قرآن کے منجانب اللہ نازل ہونے اور اوسکے فضائل مین اہل بیت نبوی سے غیر محدود
اخبار وآثار وارد اور ہمارے کتب علوم اہل بیت مین منقول ہین اسجگہ اون کے اکثار کی ہمکو ضرورت نہین

(ابطال قول بلیلا متعلق خلق قرآن مجید) فرمایا اللہ تعالی نے نہین کلام کریگا اون سے اللہ
اور نہ اونکے طرف نظر فرماویگا کہا سلیمان بن حرب نے کہ اللہ کا کلام اور اوسکی نظر ایک ہے یعنے
غیر مخلوق ہین اسکو اشعری نے ابانہ مین ذکر کیا ابو نصر عبید اللہ بن سعید بن حاتم السجزی نے ابانہ مین
کہا کہ ہمکو ابراہیم بن علی بن عبد اللہ القرشی نے خبر دی اور ابراہیم صدوق ہے کہ ہمسے عثمان بن محمد بن ابراہیم
الاورائی نے حدیث کی اوس نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن موسی نے حدیث کی احمد نے کہا ہمسے
عبد الکریم بن موسی بن ہشیم الدیرعاقولی نے حدیث کی عبد الکریم نے کہا کہ ہمسے علی بن صالح انماطی نے حدیث کی علی بن صالح
کہا کہ ہمسے یوسف بن عدی نے محبوب بن محرز سے اوس نے اعمش سے اعمش نے ابراہیم بن یزید
سے ابراہیم نے حارث بن سوید سے حدیث کی کہ۔

قال قال علی فذکر الخبر وفیہ اشارۃ الی فئۃ ذات فتنۃ تاتی بعد قال یقولون القراٰن مخلوق ولیس ھو بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام الرب عزوجل منہ بدأ والیہ یعود و ھذا الاسناد رجالہ ثقات قالہ السیوطی فی اللاٰلی واخرجہ اللالکائی والاصبھانی وفیہ کلام اللہ وھو موقوف روایۃً موقف درایۃً اوھو من تعریف الطی للمولی علی کرامۃ وولایۃ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم للمھاجرین والانصار علیکم بالقراٰن فاتخذوہ اماماً وقائداً فانہ کلام رب العالمین الذی منہ بدأ والیہ یعود اخرجہ ابن مردویہ بسند معتضد بما اسند وعن ابن عباس قال لما حکم علی الحکمین قالت لہ الخوارج حکمت رجلین قال ما حکمت مخلوقاً انما حکمت القراٰن اخرجہ ابن ابی حاتم فی السنۃ والبیھقی فی الصفات والاصبھانی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وعن الفرج بن یزید الکلاعی قال قالوا لعلی حکمت کافراً ومنافقاً قال ما حکمت مخلوقاً ما حکمت الا القراٰن اخرجہ ابن ابی حاتم فی السنۃ وابو الشیخ والبیھقی قال البیھقی ھذہ الحکایۃ عن علی شائعۃ فیما بین اھل العلم ولا اراھا شاعت الا عن اصل واللہ اعلم وعن ابی ھریرۃ قال کنا عند عمر بن الخطاب اذ جاءہ رجل یسألہ عن القراٰن امخلوق ھو او غیر مخلوق فقام عمر فاخذ بمجامع ثوبہ حتی قادہ الی علی بن ابی طالب فقال یا ابا الحسن اما تسمع ما یقول ھذا قال وما یقول قال جاء یسألنی عن القراٰن امخلوق ھو او غیر مخلوق فقال علی ھذہ کلمۃ و ستکون لھا ثمرۃ لو ولیت من الامر ما ولیت لضربت عنقہ اخرجہ نصر المقدسی

عرۃ ای ضر و آفۃ ۱۲

فرمایا حضرت علی نے پہر حارث نے تمام حدیث کو ذکر کیا اور اوسمین اشارہ ہے کہ ایک جماعت پر فتنہ
بعد مین پیدا ہوگی جو قرآن کو مخلوق کہیگی حال آنکہ قرآن نہ خالق ہی نہ مخلوق وہ کلام رب عزوجل ہے
اوسی سے اوسکی ہدایت اور اوسیکے طرف اوسکی نہایت ہے جلال الدین سیوطی نے لآلی مین کہاکہ
اس حدیث کی سند کی رجال ثقات ہین اور اسکو لالکائی واصبہانی نے روایت کیا اور اونکی روایت
مین بجاے لفظ کلام الرب کے کلام اللہ ہی یہ حدیث روایتًا موقوف ہی اور درایۃً موقف ہی یا بطور کرامت و ولایت
منجانب اللہ حضرت مولی علی کے الہامات سے ہی اور حضرت علی سے منقول ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو کہ قرآن کا اتباع کرکے اوسکو اپنا امام و رہبر بناؤ اسلئے کہ وہ رب العالمین
کا کلام ہے اور اوسی سے شروع ہوا اور اوسیکے طرف عود کریگا اس کو ابن مردویہ نے ایسی سند سے
روایت کیا جو بروایت سندہ معتضد ہے اور ابن عباس سے منقول ہی جب حضرت علی نے غزوۂ صفین
مین دو حَکَم مقرر کئے خوارج نے کہا آپنے دو آدمیون کو حَکَم بنایا فرمایا مین نے مخلوق کو حَکَم نہین بنایا میرا حَکَم
قرآن ہے اسکو ابن ابی حاتم نے السنہ مین اور بیہقی نے الصفات مین اور اصبہانی نے الحجۃ
مین اور لالکائی نے السنہ مین روایت کیا اور فرج بن یزید کلاعی سے منقول ہی لوگون نے حضرت علی سے
عرض کیا کہ آپ نے کافر و منافق کو حَکَم بنایا فرمایا میرا حَکَم مخلوق نہین بلکہ میرا حَکَم قرآن ہی اسکو ابن ابی حاتم نے
السنہ مین اور ابو الشیخ و بیہقی نے روایت کیا بیہقی نے کہا یہ حکایت حضرت علیؓ سے اہل علم کے درمیان بکثرت
شائع ہے اور میرے گمان مین اسکا شیوع بلا اصل نہین ہی واللہ اعلم۔ ابو ہریرہ سے منقول ہی کہا ہم عمر ابن الخطاب
کے پاس تہے ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق حضرت عمر اوسکو مضبوط پکڑ کر حضرت
علی کے پاس لیگئے اور کہاکہ اے ابو الحسن آپ سنتے ہین یہ شخص کیا کہتا ہی حضرت علی نے فرمایا کیا کہتا ہے کہا مجھ سے
سوال کرتا ہے کہ قرآن مخلوق ہی یا غیر مخلوق حضرت علی نے فرمایا یہ ایسا کلمہ ہے جسکا آیندہ بد اثر ہونیوالا ہے
اگر مین بجائے آپ کے خلیفہ ہوتا تو اسکو قتل کرا دیتا اسکو جعفر مقدسی نے الحجہ مین روایت کیا۔

فی الجنة وفی روایة احمد والعدنی وابی یعلی والحاکم والبیہقی وغیرہم فی قصہ تحکیم الحکمین فلما ان امتلأت الدار من قراء الناس دعا بمصحف امام عظیم فوضعہ بین یدیہ فجعل یصکہ بیدہ و یقول ایہا المصحف حدث الناس فقالوا یا امیر المؤمنین ما تسأل عنہ فانما ہو مداد فی ورق و نحن نتکلم بما روینا منہ فما ترید قال اصحابکم ہؤلاء الذین خرجوا بینی وبینہم کتاب اللہ الحدیث وفی ہذا دلالۃ بینۃ ان قراءۃ العباد للقرآن وکتابتہم لہ مخلوق والذی لیس بمخلوق ہو الذی کلم اللہ بہ جبرئیل علیہ السلام وعن حیان بن سدیر عن ابیہ قال لجعفر بن محمد یا ابن رسول اللہ ما تقول فی القرآن خالق ام مخلوق قال اقول فیہ ما یقول ابی وجدی لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ عز وجل اخرجہ البیہقی وعن یونس بن بکیر عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال سئل علی بن الحسین عن القرآن فقال لیس بخالق ولا مخلوق وہو کلام الخالق اخرجہ محمد بن نصر المروزی وعبد اللہ بن احمد والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی بسند صحیح وعن الزہری قال سألت علی بن الحسین عن القرآن فقال کتاب اللہ وکلامہ اخرجہ البیہقی وعن بسام الصیرفی قال سألت ابا جعفر محمد بن علی بن الحسین عن القرآن فقال کلام اللہ غیر مخلوق اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وعن معاویۃ بن عمار الدہنی سألت جعفر بن محمد عن القرآن فقال لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ عز وجل اخرجہ علی بن المدینی وابو زرعۃ الرازی والبخاری فی خلق افعال العباد وعثمان بن سعید الدارمی وابو عوانۃ والدولابی فی الکنی والحاکم والبیہقی من طرق وصححہ

ای حکمہم الذی فی التحکیم ایمانا بان المصحف یحکم بین القوم

قیل او انہ قال

اور احمد و عدنی و ابو یعلی و حاکم و بیہقی وغیرہم نے قصہ تحکیم الحکمین مین روایت کیا کہ جب قرار سے مکان پر ہوگیا
حضرت علی نے مصحف امام عظیم کو منگا کر اپنے سامنے رکہا اور اپنا ہاتھ او سپر مار کر فرمانے لگے اے مصحف
لوگون سے بیان کر لوگون نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس سے استفسار فرماتے ہو یہ تو لکہے
ہوئے اوراق ہین اور انمین جو کچھ ہے ہم پڑھتے ہین آپکا کیا مقصد ہے - فرمایا تم مین سے جن لوگون نے
مجہپر خروج کیا میرے اور انکے درمیان کتاب اللہ ہے الحدیث اسمین دلالۃ واضح ہے کہ بندونکا قرآن کو لکھنا اور پڑھنا
مخلوق ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جو کلام جبریل علیہ السلام کے ساتھ فرمائی وہ غیر مخلوق ہے اور حیان
بن سُدیر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ کسی نے جعفر بن محمد سے پوچہا کہ اے ابن رسول اللہ قرآن خالق
ہے یا مخلوق - فرمایا اسمین میرا قول مثل میرے باپ دادا کے ارشاد کے ہے قرآن نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ وہ
اللہ عزّ و جل کا کلام ہے - اسکو بیہقی نے روایت کیا اور یونس بن بکیر نے جعفر بن محمد سے اونہون نے اپنے باپ
سے روایت کیا کہ علی بن الحسین سے کسی نے پوچہا کہ قرآن خالق ہے یا مخلوق آپ نے فرمایا نہ خالق ہے نہ مخلوق وہ
کلام خالق ہے اسکو محمد بن نصر المروزی و عبد اللہ بن احمد و حاکم اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے بسند صحیح روایت
کیا اور زہری سے منقول ہے کہ مین نے قرآن کے بارہ مین علی بن الحسین سے سوال کیا فرمایا کتاب اللہ اور
اوسکا کلام ہے - اسکو بیہقی نے روایت کیا اور بسام الصیرفی سے منقول ہے کہ مین نے ابو جعفر محمد
بن علی بن الحسین سے قرآن کے بارہ مین دریافت کیا فرمایا کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین روایت
کیا - معاویہ بن عمار دہنی سے منقول ہے کہ مین نے جعفر بن محمد سے قرآن کے بارے مین تحقیق کیا فرمایا
نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ کلام اللہ عزّ و جل کا ہے اسکو علی بن المدینی و ابو زرعہ رازی نے اور بخاری نے خلق افعال العباد
مین اور عثمان بن سعید دارمی و ابو عوانہ نے اور دولابی نے اپنی کتابون مین - اور حاکم نے روایت کیا اور بیہقی نے بطرق
متعددہ روایت کرکے اسکی تصحیح کی -

هو المزی فی التهذیب واخرجہ البیہقی عن ابن ابی العوام ثنا موسی بن داود الضبی عن معبد
ابی عبد الرحمن عن معاویۃ بن عمار قال سألت جعفر بن محمد فقلت انہم یسألونا عن القرآن
امخلوق ہو قال لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ قال البیہقی تابعہ سعدان بن نصر عن موسیٰ
ابن داود وعن قیس بن الربیع قال سألت جعفر بن محمد عن القرآن فقال کلام اللہ قلت مخلوق
قال لا قلت فما تقول فیمن زعم انہ مخلوق قال یقتل ولا یستتاب اخرجہ البیہقی من جہۃ الاصم
فالسلمی والحاکم قال عثمان الدارمی سمعت علیا یعنی ابن المدینی یقول فی حدیث جعفر بن محمد
لیس القرآن بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ قال علی لا اعلم انہ تکلم بہذا الکلام فی زمان اقدم
من ہذا قال علی وہو کفر قال ابو سعید یعنی من قال القرآن مخلوق فہو کافر اخرجہ الحاکم فالبیہقی
(بدل یقول)
قال الاشعری فی الابانۃ وصحت الروایۃ عن جعفر بن محمد ان القرآن لا خالق ولا مخلوق وروی
ذلک عن عمہ زید بن علی وعن جدہ علی بن الحسین **قلت** وکذا عن الحبر فی قولہ تعالی قرآنا
عربیا غیر ذی عوج قال غیر مخلوق اخرجہ الآجری فی الشریعۃ وابن مردویہ فی التفسیر والبیہقی و
رفعہ فیہ انس اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس وقالہ فیہ السدی قال البغوی فی معالم التنزیل
ویروی عن مالک ورفع ابو الدرداء القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اخرجہ ابن شاہین فی السنۃ
وقال الحبر لرجل قال اللہم رب القرآن مہ لا تقل مثل ہذا منہ بدأ والیہ یعود اخرجہ ابو الشیخ
والبیہقی وفی لفظ ان القرآن منہ اخرجہ البیہقی من جہۃ الحاکم ورواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ

اور مزی نے اسکو تہذیب مین نقل کیا اور بیہقی نے اسکو ابن ابی العوام سے روایت کیا کہ حدیث
کی ہمسے موسیٰ ابن داؤد ضبی نے معبد ابی عبد الرحمٰن سے اوسنے معاویہ بن عمار سے کہ مین نے
جعفر بن محمد سے سوال کیا کہ لوگ ہمسے استفسار کرتے ہین ایا قرآن مخلوق ہے فرمایا نہ خالق
ہے نہ مخلوق بلکہ وہ کلام اللہ کا ہی بیہقی نے کہا کہ اسکی متابعت مین سعدان بن نصر نے موسیٰ بن داؤد سے روایت کیا ہے
اور قیس ابن ربیع سے روایت ہی کہ مین نے جعفر بن محمد سے قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا کلام اللہ کا ہی
مین نے عرض کیا کیا وہ مخلوق ہے فرمایا نہین مین نے عرض کیا جو شخص اوسکے مخلوق ہونیکا مدعی ہو
اوسکی نسبت آپ کیا فرماتے ہین فرمایا وہ قتل کیا جاوے اور اوس سے توبہ طلب نہ کی جاوے اسکو بیہقی نے
اصم کے طریق سے اور نیز سلمی و حاکم نے روایت کیا عثمان دارمی نے کہا کہ مین نے علی بن المدینی کو
سُنا جعفر بن محمد کی حدیث لیس القرآن بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ مین کہتے تھے کہ میرے علم مین
یہہ کلام اس سے متقدم زمانہ مین کسی نے نہین کیا اور وہ کفر ہے ابو سعید نے کہا یعنے جو شخص قرآن کو مخلوق
کہے وہ کافر ہے اسکو حاکم (و نیز) بیہقی نے روایت کیا اور ابوالحسن اشعری نے الابانہ مین کہا جعفر بن
محمد سے یہہ روایت صحیح ہے کہ قرآن نہ خالق ہے نہ مخلوق اور اپنے چچا زید بن علی اور دادا علی بن الحسین
سے اونہون نے اسکو روایت کیا ہی مین کہتا ہون ایسا ہے حبر (ابن عباس) سے (نیز) اللہ تعالیٰ
کے قول (قرآناً عربیاً غیر ذی عوج) کی تفسیر مین منقول ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اسکو آجری نے
الشریعۃ مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین اور بیہقی نے انس سے مرفوعاً اور دیلمی نے مسند الفردوس
مین روایت کیا اور کہا ہی اسکو صحیح کہا بغوی نے معالم التنزیل مین کہ مالک سے بہی روایت کیا گیا ہی اور مرفوعاً ابوالدرداء
سے روایت ہے کہ قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے اسکو ابن شاہین نے السنہ مین روایت کیا ایک آدمی کہتا
تہا اے اللہ قرآن کے رب حبر (ابن عباس) نے اوسکو منع کیا کہ ایسا مت کہہ قرآن کا شروع
اللہ کیطرف سے ہی اور اوسیکی طرف عود کریگا اسکو ابوالشیخ و بیہقی نے روایت کیا اور ایک روایت کے
یہہ الفاظ ہین کہ قرآن اوسی سے ہے بیہقی نے اسکو دوسرے طرق سے روایت کیا اور ابو نصر سجزی
نے اسکو ابانہ مین روایت کیا۔

وفیہ مہ مہ القرآن منہ وَرجالہ ثقات وقال انس القرآن کلام اللہ ولیس کلام اللہ بمخلوق

اخرجہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی قال ابن عدی ہٰذا الحدیث وان کان موقوفا علی انس

فھو منکر لانہ لا یعرف للصحابۃ الخوض فی القرآن قال البیہقی انما اراد بہ انہ لم یقع فی الصدر

الاول ولا الثانی من یزعم ان القرآن مخلوق حتی یحتاج الی انکارہ فلا یثبت عنہم شیٔ بھٰذا

اللفظ الذی رویناعن انس وروی ایضا مثلہ وابن منہ عن عمر وعلی وعبداللہ بن مسعود

ولکن قد ثبت عنہم اضافۃ القرآن الی اللہ تعالٰی وتمجیدنا بانہ کلام اللہ تعالٰی کما روینا عن ابی بکر

وعائشۃ وخباب بن الارت وابن مسعود والنجاشی وغیرہم واللہ اعلم (**قُلتُ**) قد بدا منہ

شیٔ فی الصدر الاول کما مضٰے عن الفاروق والمرتضی بسند کل الرواۃ فیہ ثقات وقال عثمان

ابن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجھمیۃ سمعت اسحٰق بن ابراھیم الحنظلی ابن راھویہ یقول

قال سفیان بن عیینۃ قال عمرو بن دینار ادرکت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمن دونھم

منذ سبعین سنۃ یقولون اللہ الخالق وما سواہ المخلوق والقرآن کلام اللہ منہ خرج والیہ

یعود واخرجہ ابن عدی والحاکم والبیہقی وابو عمر فی التمہید قال ابن راھویہ وقد ادرک ابن دینار

اجلۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من البدریین والمہاجرین والانصار مثل

جابر بن عبداللہ وابی سعید الخدری وعبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن الزبیر

واجلۃ التابعین وعلی ھٰذا صدر ھٰذہ الامۃ لم یختلفوا فی ذلک وقال اللالکائی بسندہ عن

باین الفاظ روایت کیا کہ ٹہرجا ٹہرجا قرآن اوس کا کلام ہی اور اس سند کے لوگ معتبر ہین اور انس نے کہا قرآن کلام اللہ کا ہے
اور کلام اللہ کا مخلوق نہین اسکو ابن عدی نے کامل مین اور بیہقی نے روایت کیا ابن عدی نے کہا اگرچہ
یہہ حدیث انس پر موقوف ہے لیکن منکر ہے اسلئے کہ خوض صحابہ قرآن مین غیر معروف ہی۔ کہا بیہقی نے مراد ابن
عدی کی اس سے (یہہ ہے) کہ صدر اول و ثانی مین قرآن کے مخلوق ہونیکا کوئی قائل نہین تہا کہ اوسکی تردید
کی حاجت ہوتی اس لئے یہہ الفاظ جو انس سے مروی ہین صحابہ سے ثابت نہین ہوے اور نیز اسکی
مانند وہ اصح تر اس سے عمر و علی و عبد اللہ ابن مسعود رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے مروی ہے لیکن قرآن کو اللہ
کے طرف منسوب کرنا اور اوسکی تعظیم کرنا کہ وہ کلام اللہ کا ہے اونسے ثابت ہی جیسا کہ ہمنے ابوبکر و
عایشہ و خباب بن الارت و ابن مسعود و نجاشی وغیرہم سے روایت کیا ہے واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ مسئلہ
خلق قرآن صدر اول (زمانہ صحابہ) مین کچہہ ظاہر ہوگیا تہا جیسا کہ فاروق و مرتضی سے سابقا ایسے سند سے
گذر چکا ہے جسکے تمام رواۃ ثقات ہین اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجھمیہ مین کہا مین نے
اسحاق بن ابراہیم حنظلی یعنے ابن راہویہ سے سنا کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا عمرو بن دینار نے مین نے
عرصہ ستر سال سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اتباع کو یہہ کہتے ہوے
پایا کہ اللہ خالق و ماسوا اوسکے مخلوق ہے اور قرآن کلام اللہ کا ہے اللہ سے اُسکا خروج اور اوسی
کیطرف اوسکا عود ہے اسکو ابن عدی و حاکم (و نیز) بیہقی و ابو عمر نے تمہید مین روایت کیا کہا ابن راہویہ
نے کہ عمرو بن دینار نے جلیل القدر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل بدر و مہاجرین و
انصار مین مثل جابر بن عبد اللہ و ابی سعید الخدری و عبد اللہ ابن عمر و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ
ابن زبیر اور کبار تابعین کو پایا ہے اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ صدر اول کے لوگون نے اس
مسئلہ (خلق قرآن) مین اختلاف نہین کیا لالکائی نے بسند خود۔

القاسم بن العباس الشيبانی ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فہو کافر ہذا والذی قبلہ صحیحان قال السیوطی وقال البخاری فی کتاب الرد علی المعطلۃ والجہمیۃ وبیان خلق افعال العباد ثنی الحکم بن محمد الطبری کتبت عنہ بمکۃ قال ثنا سفیان بن عیینۃ قال ادرکت مشیختنا منذ سبعین سنۃ منہم عمرو بن دینار یقولون القرآن کلام اللہ ولیس بمخلوق واخرجہ ابن عدی والبیہقی قال البیہقی وقرأت فی کتاب ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف بن ابراہیم الدقاق بروایتہ عن القاسم بن ابی صالح الہمدانی عن محمد بن ابی ایوب الرازی قال سمعت محمد بن سعید بن سابق یقول سألت ابا یوسف فقلت اکان ابو حنیفۃ یقول القرآن مخلوق فقال معاذ اللہ ولا انا اقولہ فقلت اکان یری رأی جہم فقال معاذ اللہ ولا انا اراہ قال البیہقی رواتہ ثقات وروی البیہقی عن الحارث بن ادریس سمعت محمد بن الحسن الفقیہ یقول من قال القرآن مخلوق فلا تصلے خلفہ وروی البیہقی من جہۃ الحاکم عن ابی یوسف کلمت ابا حنیفۃ سنۃ جرداء فی ان القرآن مخلوق ام لا فاتفق رایہ ورأیی علی ان من قال القرآن مخلوق فہو کافر قال الحاکم رواۃ ہذا کلہم ثقات ۔ **قلت** انما کان المناظرۃ الی السنۃ للتکفیر دون التنفیر وقال ابن عبد البر فی کتاب الانتقاد فی مناقب الثلثۃ الفقہاء حدثنا الحکم بن المنذر بن سعد قال ثنا ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف قال وحدثنا ابو حامد ثنا صالح بن احمد بن یعقوب قال

قاسم بن عباس شیبانی نے سے روایت کیا کہ ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کی زبانی حدیث کی کہا کہ مین نے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے نو شخصونکو یہہ کہتے ہوے پایا کہ قرآن کو مخلوق کہنے
والا کافر ہے جلال الدین سیوطی نے کہا یہہ اور اسکے ماقبل کی حدیث صحیح ہے اور بخاری نے کتاب الرد
علی المعطلہ والجہمیہ وبیان خلق افعال العباد مین کہا ہمسے حکم بن محمد الطبری نے حدیث کی ہے اونسی سنکر مین اسکو لکھ لیا
اونہون نے کہا کہ ہمسے سفیان بن عیینہ نے حدیث کی کہا کہ مین نے ستر سال سے اپنے مشایخ کو کہ منجملہ اونکے عمرو بن دینار ہین یہہ کہتے ہوے
پایا کہ قرآن کلام اللہ کلہے مخلوق نہین اسکو ابن عدی وبیہقی نے بہی روایت کیا بیہقی نے کہا مین نے ابو عبد اللہ
محمد بن محمد بن یوسف بن ابراہیم الدقاق کی کتاب مین پڑہا کہ انہون نے روایت کی قاسم بن صالح ہمدانی سے اونہون نے محمد بن ابی ایوب
رازی سے کہا مین نے محمد بن سعید بن سابق کو کہتے ہوے سُنا کہ مین نے ابو یوسف سے پوچہا کیا ابو حنیفہ
خلق قرآن کے قائل ہتے فرمایا معاذ اللہ نہ ابو حنیفہ خلق قرآن کے قائل ہتے نہ مین ہون پہر مین نے
کہا کیا ابو حنیفہ جہم کے ہم عقیدہ ہتے ابو یوسف نے کہا معاذ اللہ نہ اونکا یہہ عقیدہ تہا نہ میرا ہے بیہقی نے
کہا اسکے رواۃ ثقات ہین اور بیہقی نے حارث ابن ادریس سے روایت کیا کہ مین نے محمد بن الحسن
فقیہ کو کہتے ہوے سنا جو خلق قرآن کا قائل ہو ہم اوسکے پیچہے نماز نہین پڑہتے اور بیہقی نے بطریق حاکم
ابو یوسف سے روایت کیا کہ مین نے کامل ایکسال تک ابو حنیفہ سے مسئلہ خلق وعدم خلق قرآن مین
مناظرہ کیا اسکے بعد میرے اور ابو حنیفہ کی راے متفق ہوی ہے کہ قائل خلق قرآن کا کافر ہے حاکم نے
کہا اسکے راوی ثقہ ہین مین کہتا ہون یہہ مناظرہ ایک سال تک اثبات تکفیر مین تہا نہ تصرف ولانے مین اور
ابن عبد البر نے کتاب الانتقاء فی مناقب الثلثۃ الفقہاء مین کہا ہمسے حکم بن منذر بن سعید
نے حدیث کی کہا ہمسے ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف نے حدیث کی (ونیز) ہمسے ابو حامد نے
حدیث کی کہا ہمسے صالح بن احمد بن یعقوب نے حدیث کی ۔

سمعت ابی یقول سئل ابو مقاتل حفص بن سلم وانا حاضر عن القرآن فقال القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ومن قال غیر ھذا فھو کافر فقال لہ ابنہ سلم یا ابت ھل تخبر عن ابی حنیفۃ فی ھذا بشیئ فقال نعم کان ابو حنیفۃ علی ھذا عھدی بہ ما علمت منہ غیر ھذا ولو علمت منہ غیر ھذا لم اصحبہ (قلت) فی ھذا کلہ ابطال لما عزی بعض المحدثین الی ابی حنیفۃ ومحمد بن الحسن من القول بخلق القرآن وکل ما روی عن ابی حنیفۃ من ھذا القبیل فینبغی ان یحمل علی انہ کان یقول ان قراءتنا للقرآن وکتابتنا لہ مخلوقۃ کما افاد فی الفقہ الاکبر ففھم بعض الناس من کلامہ ان اصل القرآن الذی ھو صفۃ اللہ تعالی مخلوق عندہ اوشدد علیہ المشددون ومنعوا من ھذا اللفظ سداللباب وکذا علی محمد کما شدد بعضھم علی البخاری فی قولہ لفظی بالقرآن مخلوق قال الاشعری فی الابانۃ ومن قال ان القرآن غیر مخلوق ومن قال بخلقہ فھو کافر من العلماء وحملۃ الآثار ونقلۃ الاخبار لا یحصون کثرۃ منھم حماد بن زید والثوری وعبد العزیز بن ابی سلمۃ ومالک بن انس والشافعی واصحابہ واللیث بن سعد وسفیان بن عیینۃ وھشام وعیسی بن یونس وحفص بن غیاث وسعد بن عامر وعبد الرحمن بن مھدی وابو بکر ابن عیاش ووکیع وابو عاصم النبیل ویعلی بن عبید ومحمد بن یوسف وبشر بن المفضل وعبد اللہ بن داؤد وسلام بن ابی مطیع وابن المبارک وعلی بن عاصم واحمد بن یونس وابو نعیم وقبیصۃ بن عقبۃ وسلیمان بن داؤد وابو عبید القاسم بن سلام ویزید بن ھارون وغیرھم انتھی وقد افرد بالتصنیف محمد بن اسمعیل البخاری کتاب الرد علی

کہ مین نے اپنے باپ کو کہتے ہوے سُنا کہ میرے موجودگی مین ابو مقاتل حفص بن سلم سے قرآن کے متعلق سوال کیا گیا حفص نے کہا قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے اور جسکا عقیدہ اسکے خلاف ہو وہ کافر ہے اونکے فرزند سلم نے سوال کیا کہ اس مسئلہ مین ابو حنیفہ کا کیا مسلک ہے کہا ابو حنیفہ کا یہہ یہی مسلک تہا مین نے اونکو اسی پر پایا اسکے خلاف اونسے مجھکو معلوم نہین ہوا اور اگر معلوم ہوتا تو مین اونکی صحبت کو اختیار نکرتا مین کہتا ہون کہ اس تمام تقریر سے بعض محدثین کا ابو حنیفہ و محمد کیطرف خلق قرآن کے مقولہ کو منسوب کرنا باطل ثابت ہوتا ہے۔ اور جو کچھہ کہ ابو حنیفہ و محمد سے ازین قبیل مروی ہے اوسکا یہہ عمدہ محمل ہے کہ وہ قرأت وکتابت قرآن کو مخلوق کہتے تہے جیسا فقہ اکبر سے مستفاد ہے۔ بعض اشخاص نے اونکے کلام سے یہہ سمجہہ لیا کہ اصل قرآن جو اللہ کے صفت ہے وہ اونکے نزدیک مخلوق ہے یا بعض متشددین نے اس لفظ سے سمجہا ہے کیلئے اونپر اور امام محمد پر تشدد کیا۔ جیسا کہ بعض لوگون نے بخاری پر اونکے مقولہ لفظی بالقرآن مخلوق[1] مین تشدد کیا ہے اشعری نے ابانہ مین کہا کہ قرآن کو غیر مخلوق کہنے والے اور معتقد خلق قرآن کی تکفیر کرنے والے علما و حفاظ حدیث و ناقلین اخبار زائد از شمار ہین از انجملہ حمادین و سفیان ثوری وعبد العزیز بن ابی سلمہ و مالک بن انس و شافعی واصحاب شافعی ولیث بن سعد و سفیان بن عیینہ وہشام وعیسی بن یونس وحفص بن غیاث وسعد بن عامر وعبد الرحمن بن مہدی وابو بکر بن عیاش ووکیع وابو عاصم النبیل ویعلی بن عبید ومحمد بن یوسف وبشر بن مفضل وعبد اللہ بن داؤد وسلام بن ابی مطیع وعبد اللہ ابن المبارک وعلی بن عاصم واحمد بن یونس وابو نعیم وقبیصۃ بن عقبہ و سلیمان ابن داؤد وابو عبید القاسم بن سلام ویزید بن ہارون وغیرہم ہین انتہی اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کتاب الرد علی المعطلۃ والجہمیہ۔

---

[1] میرا قرآن پڑہنا مخلوق ہے۔

المعطلة والجهمية وبيان خلق افعال العباد واورد فيه ابطال القول بخلق القران عن مشيخة
ابن عيينة منذ سبعين سنة منهم عمرو بن دينار وعن جعفر بن محمد وحماد بن زيد وابن المنكدر
ومنصور والاعمش ومسعر ومسلم بن احول وحماد بن ابي سليمان والثوري ومالك وابن عيينة
ووكيع وخالد بن عبد الله القسري ذابح جعد بن درهم عبد الله بن ادريس الاودي ووهب بن جرير
ومعتمر بن سليمان ويزيد بن هارون وابي بكر بن عياش وابن المبارك ويحيى بن سعيد
وعلي بن المديني وابي الوليد وعبيد الله بن عائشة وحفص بن غياث وسليمان بن داود الهاشمي
وسهل بن مزاحم وابن مهدي وبشر بن المفضل وابي عبيد ومعاذ بن معاذ والحجاج بن
ارطاة وهاشم بن القاسم والربيع بن نافع الحلبي ومحمد بن يوسف وعاصم بن علي بن عاصم و
يحيى بن يحيى واهل العلم قال وقال الحميدي ثنا سفيان ثنا حصين عن مسلم بن صبيح عن شتير بن
شكل عن عبد الله قال ما خلق الله من ارض ولا سماء ولا جنة ولا نار اعظم من الله لا اله
الا هو الحي القيوم وقال سفيان تفسيره ان كل شيء مخلوق والقران ليس بمخلوق وكلامه اعظم
من خلقه لانه انما يقول لشيء كن فيكون فلا يكون شيء اعظم مما يكون به الخلق والقران كلام الله انتهى وذكر
البيهقي ابطال هذا المقال وتكفير قائلها واحدا لامرين باسانيد كثيرة وطرق متعددة عن
مالك والليث والفضيل بن عياض وابن عيينة وابي بكر بن عياش وهشيم وعلي بن هاشم
وحفص بن غياث وعبد السلام الملائي وحسين الجعفي ويحيى بن زكريا ابن ابي زائدة وعبد الله

کتاب الرد علی المعطلۃ والجہمیۃ و بیان خلق افعال العباد مین علحدہ کتاب لکھی ہے اوسمین ابطالِ خلق قرآن ابن عیینہ کے مشائخ سے ستر سال سے نقل کیا اون شیوخ مین عمرو بن دینار بھی ہین ونیز جعفر بن محمد و حماد بن زید و ابن المنکدر و منصور و اعمش و مسعر و مسلم بن احول و حماد بن ابی سلیمان و سفیان ثوری و مالک و ابن عیینہ و وکیع و خالد بن عبد اللہ القسری ذابح جعد بن درہم عبد اللہ بن ادریس الاودی و وہب ابن جریر و معتمر بن سلیمان و یزید بن ہارون و ابوبکر بن عیاش و عبد اللہ بن المبارک و یحیی بن سعید و علی بن المدینی و ابو الولید و عبید اللہ بن عائشہ و حفص بن غیاث و سلیمان ابن داؤد الہاشمی و سہل ابن مزاحم و ابن مہدی و بشر بن مفضل و ابو عبید و معاذ بن معاذ و حجاج بن ارطاۃ و ہاشم ابن القاسم و ربیع بن نافع الحلبی و محمد بن یوسف و عاصم بن علی بن عاصم و یحیی بن یحیی و دیگر علما سے ابطال خلق قرآن کو روایت کیا بعد ازان کہا کہ کہا حمیدی نے کہ ہم سے سفیان نے حدیث کی اوس نے کہا ہم سے حصین نے حدیث کی مسلم بن صبیح سے مسلم نے شتیر بن شکل سے شتیر نے عبد اللہ سے کہا کہ اللہ نے آسمان و زمین و دوزخ و جنت کو (اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) سے اعظم نہین بنایا۔ سفیان نے کہا اسکی تفسیر یہ ہے کہ ہر شیٔ مخلوق ہے اور قرآن مخلوق نہین اور اللہ کا کلام اوسکی مخلوق سے اعظم ہے۔ اسلئے کہ اللہ سبحانہ تعالی جب کسی شیٔ کیلئے فرماتا ہے موجود ہو وہ شیٔ موجود ہوجاتی ہے اور کوئی شیٔ اپنے موجب ایجاد و خلق سے اعظم نہین ہوتی اور قرآن کلام اللہ کا ہے انتہی۔ اور بیہقی نے ابطال خلق قرآن اور اوسکے قائل کی تکفیر ان دونوباتو ن مین سے ایک کو باسانید کثیرہ و طرق متعددہ مالک و لیث و فضیل بن عیاض و ابن عیینہ و ابوبکر بن عیاش و ہشیم و علی بن ہاشم و حفص بن غیاث و عبد السلام الملائی و حسین الجعفی و یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ و عبد اللہ۔

ابن ادریس وابی اسامۃ وعبدۃ بن سلیمٰن ووکیع وابن المبارک والفزاری والولید بن مسلم
وابن لہیعۃ وحماد بن زید وشریک بن عبداللہ ویحیی بن سلیم ومسلم بن خالد وہشام بن سلیمان
المخزومی وجریر بن عبدالحمید وعلی بن مسہر ومحمد بن فضیل وعبدالرحیم بن سلیمٰن وعبدالعزیز
ابن ابی حازم والدراوردی واسمٰعیل بن جعفر وحاتم بن اسمٰعیل وعبداللہ بن یزید المقرئی و
النضر بن محمد المروزی وعبداللہ ابن ابی داود وابوالولید والشافعی ونقلہ عن جمیع من لقیہ
وسوید بن سعید وحکاہ عن جمیع من حمل عنہم العلم وابن مہدی وعمران بن موسی الجرجانی و
یزید بن ہارون والبویطی والمزنی ویحیی بن یحیی وابی عبید القاسم بن سلام قال البیہقی ونقل
الینا عن ابی الدرداء مرفوعًا القرآن کلام اللہ غیر مخلوق وروی ذلک ایضا عن معاذ بن جبل
وعبداللہ بن مسعود وجابر بن عبداللہ مرفوعًا ولا یصح شیئ من ذلک اسانیدہ مظلمۃ لاینبغی ان یحتج
بشیئ منہا ولا ان یستشہد بشیئ منہا وفیما ذکرناہ کفایۃ وباللہ التوفیق انتہی وقد امتحن فی
ھٰذا احمد بن محمد فاستقام وقام مقام امام والقصۃ مشہورۃ فی الکتب التاریخیۃ وقد روی
الخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن ابی بکر ابن ابی داؤد ثنا احمد بن سنان عن رجل ذکرہ انہ
رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام وکانہ قایم بین حلقتین فی احدہما
احمد بن حنبل وفی الاخری احمد بن ابی داؤد ای القاضی القائل بخلق القرآن والنبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم یقول فان یکفر بہا ھٰؤلاء واشار النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الی ابن ابی داؤد واصحابہ

ابن ادریس و ابو اسامہ و عبدۃ بن سلیمان و وکیع و عبد اللہ ابن المبارک و فزاری و ولید بن مسلم و
ابن لہیعۃ و حماد بن زید و شریک بن عبد اللہ و یحیی بن سلیم و مسلم بن خالد و ہشام بن سلیمان المخزومی
و جریر بن عبد الحمید و علی بن مسہر و محمد بن فضیل و عبد الرحیم بن سلیمان و عبد العزیز بن ابی حازم و دراوردی
و اسمعیل بن جعفر و حاتم بن اسمعیل و عبد اللہ بن یزید مقری و نضر بن محمد المروزی و عبد اللہ بن
ابی داؤد و ابو الولید و شافعی سے اور تمام ان لوگون سے جن کو شافعی سے لقا ہے
او سوید بن سعید اور اون کے جمیع اساتذہ و ابن مہدی و عمران بن موسے الجرجانی اور یزید
بن ہارون و ابو لیلیٰ و مزنی و یحیی بن یحیی اور ابو عبید القاسم بن سلام سے ذکر کیا و نیز بیہقی
نے کہا کہ ہمکو ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت پہونچی ہے کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے۔
اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن مسعود و جابر بن عبد اللہ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا
لیکن یہ روایات غیر صحیحہ اور اونکے اسانید معطلہ ہین قابل احتجاج و استشہاد نہین ہین
اور جو کچھہ ہم ذکر کر چکے ہین کافی ہے و باللہ التوفیق انتہیٰ ۔

اور اس مسئلہ مین احمد بن محمد امتحان کئے گئے لیکن وہ مستقیم رہے اور تائید مذہب حق
مین مقام امامین قیام کیا۔ یہ قصہ کتب تاریخ مین باشہر وجوہ مسطور ہے اور خطیب نے
شرف اصحاب الحدیث مین ابو بکر بن ابی داؤد سے روایت کیا کہ ہم سے احمد بن سنان نے
ایک شخص سے حدیث کی کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ آپ دو حلقون کے درمیان مین کھڑے ہین ایک حلقہ مین احمد بن حنبل اور دوسرے
مین احمد بن ابی داؤد قاضی قائل خلق قرآن ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہین اگر وہ لوگ اوس کے منکر ہین اور ابن ابی داؤد اور اوس کے اصحاب کی طرف
اشارہ کرتے ہین ۔

فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكافرين واشار بها الى احمد واصحابه ومن هنا قال المزنى صاحب الشافعي ابوبكر يوم الردة وعمر يوم السقيفة وعثمان يوم الدار وعلى يوم صفين واحمد ابن حنبل يوم المحنة ثم ليعلم ان هنا مباحث ثلثة بل اربعة القول بخلق القرآن والقول بخلق اللفظ بالقرآن والقول بخلق الملفوظ بالقرآن والقول باحداث القرآن فالاول قدم البحث فيه وقد اشتد انكار احمد ومن تبعه على من قال لفظي بالقرآن مخلوق ويقال ان اول من قاله الحسين بن على الكرابيسى احد اصحاب الشافعي الناقلين لكتابه القديم فلما بلغ ذلك احمد بدعه وهجره ثم قال بذلك داؤد بن على الاصبهانى راس الظاهرية وهو يومئذ بنيسابور فانكر عليه اسحق وبلغ ذلك احمد فلما قدم بغداد لم ياذن له فى الدخول عليه قال الذهبى فى الميزان فى ترجمة الكرابيسى وكان يقول القرآن كلام الله غير مخلوق ولفظي به مخلوق فان عنى التلفظ فهذا جيد فان افعالنا مخلوقة وان قصد الملفوظ بانه مخلوق فهذا الذى انكره احمد والسلف وعدوه تجهما وقال العينى فى تاريخه فى ترجمة الكرابيسى وكان الكرابيسى وعبد الله بن كلاب وابو ثور وداؤد بن على وطبقاتهم يقولون ان القرآن الذى تكلم الله به صفة من صفاته لا يجوز عليه الخلق وان تلاوة التالى للقرآن وكلامه كسب له وفعل له وذلك مخلوق وانه حكاية عن كلام الله وليس هو القرآن الذى تكلم الله به وحكى داؤد فى كتاب الكافى ان هذا كان مذهب الشافعي وانكر ذلك اصحاب الشافعي وقالوا هذا قول فاسد ما قال

اور نقد و کلنا بها قوما لیسوا بها بکافرین کو پڑھکر احمد اور اونکے اصحاب کی طرف ایما فرمایا
اس لئے کہا مرلی صاحب شافعی نے ابوبکر نے ارتداد اعراب کے وقت اور عمر نے سقیفہ کے
روز اور عثمان نے ایام محاصرہ دار مین اور علی نے روز وقعہ صفین مین اور احمد بن حنبل نے زمانہ
امتحان مین آیہ مذکورہ کی مطابق استقامت فرمائی۔ اب یہ جاننا چاہیئے کہ اس جگہ تین بلکہ چار
مباحث ہین قرآن کو مخلوق کہنا اور قرارت قرآن کو مخلوق کہنا اور قرآن کے الفاظ مقروہ کو مخلوق
کہنا اور قرآن کو محدث کہنا۔ امر اول کی بحث گذر چکی اور احمد اور اونکے اتباع نے قائلین
خلق قرارت قرآن پر اشد انکار کیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اصحاب شافعی جو اونکی کتاب
قدیم کے ناقلین ہین اونمین حسین بن علی الکرابیسی ہے اول اسکی قائل ہوئے احمد بن حنبل کو جب اس کی
اطلاع ہوئی تو اون کو مبتدع کہا اور متروک کیا پھر داؤد بن علی اصفہانی سرگروہ فرقہ ظاہریہ
نیشاپور مین اسکی قائل ہوے اسحق نے اونپر انکار کیا اور احمد کو یہ خبر پہونچی جب داؤد بن
علی بغداد مین آئے احمد بن حنبل نے اونکو اپنی مجلس مین داخل نہ ہوئنے دیا ذہبی نے میزان مین
کرابیسی کے ترجمہ مین کہا اون کا یہ مقولہ تھا کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق اور اسکو پڑھنا مخلوق ہے اگر
اونکا مقصد تلفظ ہے تو درست ہے اس لئے کہ افعال عباد مخلوق ہین اور اگر مراد ملفوظ
ہے تو اسی پر احمد بن حنبل و سلف نے انکار کیا اور اسکو جہمیت قرار دیا اور عینی نے
اپنی تاریخ مین کرابیسی کے ترجمہ مین کہا کہ کرابیسی و عبد اللہ بن کلاب و ابو ثور و داؤد
بن علی اور اون کے اہل طبقات کہتے ہین قرآن جو اللہ کا کلام ہے منجملہ اوس کے
صفات کے ایک صفت ہے اوس کو مخلوق کہنا ناجائز ہے اور تالی قرآن کی تلاوت
اور اوس کا کلام اوس کا کسب و فعل ہے اور وہ مخلوق ہے اس لئے کہ وہ کلام اللہ
کی حکایت ہے اور وہ قرآن نہین ہے کہ جس سے اللہ نے تکلم فرمایا ہے اور داؤد
نے کتاب الکافی مین حکایت کیا کہ شافعی کا بھی یہی مذہب تھا لیکن اصحاب شافعی نے
اس کا انکار کیا کہ یہ قول فاسد ہے۔

الشافعي قط وهجرت الحنبلية اصحاب احمد بن حنبل حسينا الكرابيسي وبدعوه و طعنوا
عليه وعلى كل من قال بقوله في ذلك وقال الحافظ ابن حجر في فتح الباري والذي يتحصل
من كلام المحققين منهم انهم ارادوا حسم المادة صونا للقران ان يوصف بكونه
مخلوقا واذا حقق الامر عليهم لم يفصح احد منهم بان حركة لسانه اذا قرأ قديمة وقال البيهقي
في كتاب الاسماء والصفات مذهب السلف والخلف من اهل الحديث و السنة
ان القران كلام الله وهو صفة من صفات ذاته واما التلاوة فهم على طريقين منهم من
فرق بين التلاوة والمتلو ومنهم من احب ترك القول فيه واما ما نقل عن احمد بن حنبل
انه سوى بينهما فانما اراد حسم المادة لئلا يتذرع احد الى القول بخلق القران ثم اسند
من طريقين الى احمد انه انكر على من نقل عنه انه قال لفظي بالقران غير مخلوق وانكر
على من قال لفظي بالقران مخلوق وقال القران كيف يصرف غير مخلوق فاخذ بظاهر
هذا الثاني من لم يفهم مراده وهو مبين في الاول وكذا نقل عن محمد بن اسلم الطوسي
انه قال الصوت من المصوت كلام الله وهي عبارة ردية لم يرد ظاهرها وانما
اراد نفي كون المتلو مخلوقا ووقع نحو ذلك لامام الائمة محمد بن اسحق بن خزيمة
ثم رجع وله في ذلك مع تلامذته قصة مشهورة وقد املأ ابو بكر الضبعي الفقيه
احد الائمة من تلامذة ابن خزيمة اعتقاده وفيه لم يزل الله متكلما

شافعی نے کبھی یہ نہین کہا اور اصحاب احمد بن حنبل نے حسین کرابیسی کو متروک اور مبتدع کہا اور
اوس پر اور اوسکے اتباع پر طعن وتشنیع کی کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین کہ محققین کے
کلام کا ماحصل یہہ ہے کہ اونہون نے بقصد استیصال وحسم مادہ وصورت کیا قرآن موصوف،
مخلوق نکیا جاوے اور عند التحقیق کوئی اونمین سے اسکا قایل نہین کہ قاری قرآن کی زبان کی حرکت قدیم
ہے۔ کہا بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین کہ سلف وخلف اہل حدیث وسنت کا مذہب یہ ہے
کہ قرآن اللہ کا کلام اور اوسکی صفات ذاتیہ مین سے ایک صفت ہے اور تلاوت مین دو قول ہین
بعض نے تلاوت ومتلو کے درمیان فرق کیا اور بعض نے اس سے سکوت مستحسن سمجھا لیکن
احمد بن حنبل سے دونون تساوی منقول ہے اور اونکی غرض استیصال مادہ فتنہ تاکہ کسیکو
وسعت قول خلق قرآن کی باقی نرہے۔ پہر احمد بن حنبل سے دو طریقون سے نقل کیا کہ اونہون نے
لفظی بالقرآن غیر مخلوق کے قائل پر انکار کیا۔ اور لفظی بالقرآن مخلوق کے قائل پر بہی انکار
کرکے کہا کہ قرآن ہر طرح غیر مخلوق ہے جو لوگ احمد کی مراد کو نہ سمجھے اونہون نے ظاہر قول
ثانی پر عمل کیا حال آنکہ قول اول مین اوسکی صراحت موجود ہے۔ اور محمد بن اسلم طوسی سے بہی ایسا
ہی منقول ہے کہ قاری کی قرأت کلام اللہ ہے۔ لیکن یہ عبارت ردیہ ہے اسکے ظاہر معنے مراد
نہین ہین بلکہ نفی خلق متلو مراد ہے اور ایسا ہی امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہا تہا پہر
رجوع کرلیا اور اس مسئلہ مین اپنے تلامذہ کے ساتہہ اونکے مناظرہ کا قصہ مشہور ہے اور ابوبکر
ضبعی فقیہ اشہر تلامیذ ابن خزیمہ نے اوپنے اعتقاد کو بیان کیا ہے اوسمین مذکور ہے کہ اللہ
ہمیشہ سے متکلم ہے۔

ولا مثل لكلامه لانه نفى المثل عن صفاته كما نفى المثل عن ذاته ونفى النفاد عن كلامه كما نفى الهلاك عن نفسه فقال لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربي وقال كل شئ هالك الا وجهه فاستصوب ذلك ابن خزيمة ورضى به وقال غيره ظن بعضهم ان البخاري خالف احمد وليس كذلك بل من تدبر كلامه لم يجد فيه خلافا معنويا لكن العالم من شانه اذا ابتلى بمن يريد عزه يكون اكثر كلامه في ردها دون ما يقابلها فلما ابتلى احمد بمن يقول القرآن مخلوق كان اكثر كلامه في الرد عليه حتى بالغ فانكر على من يقف ولا يقول مخلوق وعلى من قال لفظي بالقرآن مخلوق لئلا يتذرع بذلك من يقول القرآن بلفظي مخلوق مع ان الفرق بينهما لا يخفى عليه لكنه قد يخفى على البعض واما البخاري فابتلى بمن يقول اصوات العباد غير مخلوقة حتى بالغ بعضهم فقال والمداد والورق بعد الكتابة فكان اكثر كلامه في الرد عليهم وبالغ في الاستدلال لان افعال العباد مخلوقة بالآيات والاحاديث واطنب في ذلك حتى نسب الى انه من اللفظية مع ان قول من قال ان الذى يسمع من القارى هو الصوت القديم لا يعرف عن السلف ولا قاله احمد ولا ائمة اصحابه وانما سبب نسبة ذلك لاحمد قوله من قال لفظي بالقرآن مخلوق فهو جهمي فظنوا انه سوى بين اللفظ والصوت ولم ينقل عن احمد في الصوت ما نقل عنه في اللفظ بل صرح في مواضع بان الصوت المسموع من القارى هو صوت القارى ولم ينقل عن احمد

اور اوسکا کلام بے مثل ہے اس لئے کہ اللہ تعالے نے اپنی صفات کے مثل کو نفی کیا ہے جیسا کہ اپنی ذات
کو بے مثل و مانند ثابت کیا ہے۔ اور اپنے کلام کے تمام ہونے کی نفی فرمائی جیسے کہ اپنے
نفس کے ہلاک کی نفی فرمائی اور فرمایا (**لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی**) (یعنے میرے
رب کا کلام ختم ہو نیکے قبل دریا خشک ہو جائیگا۔ اور فرمایا (**کل شیئ ھالک الا وجھہ**)
یعنے ہر شئے ہالک ہے بجز اوس کی ذات کے۔ ابن خزیمہ نے اس بیان کو پسند کیا اور رضامند
ہوے اور کہا اوسکے غیر نے بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ بخاری نے احمد کا خلاف کیا لیکن
ایسا نہین ہے بلکہ جو شخص اونکے کلام مین فکر کریگا اوس مین معنوی اختلاف نہین پائیگا
مگر عالم کی شان سے ہے کہ جب کسی بدعت کے رد کرنے مین مشغول ہوتا ہے اوسکے
رد مین اکثر رو مبالغہ کرتا ہے اور اوس کے مقابل کی طرف توجہ نہین کرتا اس لئے
جب احمد بن حنبل قول خلق قرآن کے تردید مین مشغول ہوے تو اوسکی تردید مین بکثرت
کلام کیا۔ حتے کہ جس شخص نے قرآن کو غیر مخلوق کہنے مین توقف کیا اور مخلوق بھی نہین کہا
اوسپر بھی انکار کیا اور قائل لفظی بالقرآن مخلوق پر بھی انکار کیا تاکہ کسیکو قول القرآن بلفظی
مخلوق کی وسعت تر ہے حالانکہ ان دونون مقولون کے درمیان کا فرق اوسپر مخفی نہین
تھا لیکن بعض پر مخفی رہتا ہے اور بخاری کو اون لوگون سے مناظرہ پیش آیا جو اصوات
عباد کو غیر مخلوقہ کہتے تھے حتے کہ بعض نے مبالغۃً سیاہی اور اوراق مکتوبہ کو بھی غیر مخلوق کہا اسی لئے
بخاری کا اکثر کلام اونکی تردید مین واقع ہوا اور آیات و احادیث سے اس استدلال پر مبالغہ کیا کہ افعال عباد
مخلوق ہین اور یہانتک طوالت دی کہ فرقہ لفظیہ کی طرف منسوب کئے گئے حالانکہ قاری کے صوت مسموعہ کو صوت
قدیم کہنے کا قول سلف سے غیر معروف ہے اور احمد اور اونکے اکابر اصحاب اسکے قائل نہین ہین اور اسکے احمد کے
طرف منسوب ہونیکا سبب اونکا یہ مقولہ ہے کہ جو شخص لفظی بالقرآن مخلوق کہے وہ جہمی ہے لوگون نے گمان کیا کہ
احمد کے نزدیک لفظ اور صوت مین فرق نہین ہے حالانکہ احمد سے لفظ کی نسبت جو کچھ منقول ہے صوت کی نسبت نہین ہے
بلکہ مواضع متعددہ مین احمد کی تصریح ہے کہ قاری سے جو صوت مسموع ہوتی ہے وہ قاری کی صوت ہے اور اونسے کسی جگہ منقول نہین کہ

قط ان فعل العبد قديم ولا صوته وانما انكر اطلاق اللفظ وصرح البخاری بان
اصوات العباد مخلوقة وان احمد لا يخالف ذلك فقال فی كتاب خلق افعال العباد
ما يدعونه عن احمد ليس الكثير منه بالبين ولكنهم لم يفهموا مراده ومذهبه والمعروف
عن احمد واهل العلم ان كلام الله غير مخلوق وما سواه مخلوق ولكنهم كرهوا التنقيب
عن الاشياء الغامضة وتجنبوا الخوض فيها والتنازع الا فيما بينه الرسول صلى الله
عليه وآله وسلم انتهى وذكر ابن حجر فی مقدمة الفتح ما وقع بينه وبين محمد بن يحيی الذهلی
فی مسئلة اللفظ وما حصل له من المحنة بسبب ذلك وبراءته مما نسب اليه من ذلك
واما القول باحداث القرآن فباطل قد يتوهم ان ذلك قول البخاری حاشاه من ذلك
واما قوله فی صحيحه باب قول الله كل يوم هو فی شان وما يأتيهم من ذكر من ربهم محدث
وقول الله لعل الله يحدث بعد ذلك امرا الی آخر ما ذكر فمراده احداث انزال لا غير بلا ضير
وهو متبع فيه ما مضی عن المولی المرتضی ولكنه كلام الرب عز وجل منه بدأ واليه يعود

(التصريف للنقص والزيادة والتحريف)

عن القرآن الشريف علی ارغام انف القائل به الحريف قال بالتحريف والنقص والعياذ بالله
منه ابن ابراهيم القمی فصاحبه ابو جعفر الكلينی وابو منصور احمد الطبرسی وبعض من تقدم
منهم وبعض من تاخر تبعا الروايات مفتريات لهم عن بعض من تقدمهم ورد ذلك عليهم

والتصريف للنقص والزيادة والتحريف

فعل عبد اور اوس کی صورت قدیم ہے البتہ اطلاق خلق لفظ قرآن سے اونہون نے انکار کیا ہے
اور بخاری نے بتصریح کہا کہ اصوات عباد مخلوق ہین۔ اور احمد کو اس سے خلاف نہین ہے اور پھر
کتاب خلق افعال العباد مین کہا کہ جو اقوال احمد کی طرف منسوب ہین اکثر غیر واضح ہین اور نسبت
کرنے والون نے اونکی مراد و مذہب کو سمجھا نہین ہے اور اہل علم اور احمد سے مشہور یہ ہے
کہ کلام اللہ کا غیر مخلوق اور اوس کا ماسوا مخلوق ہے اور اشیاء غامضہ کی تفتیش و خوض اور اون
تنازع علما نے مکروہ سمجھا ہے مگر جس اعتقاد کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف بیان
فرمایا اونہون نے اوس کے اثبات مین جد و جہد فرمایا انتہے۔ اور ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری
مین اور بخاری اور محمد بن یحییٰ ذہلی کے درمیان مسئلہ لفظ قرآن مین جو مناظرہ ہوا اور بخاری کو
اس کی وجہ سے جو تکلیف پہونچی اوس کو ذکر کیا ہے اور بخاری کی طرف اس بارے مین
جو کچھ منسوب ہے اوس سے اونکی برائت ثابت کی ہے اور احداث قرآن کا قول باطل
ہے بخاری کی طرف اس کی نسبت غیر صحیح بلکہ قبیح ہے۔ اعاذنا اللہ من ذلک۔ اور بخاری
نے اپنی صحیح مین باب قول اللہ کل یوم ہو فی شان و ما یاتیہم من ذکر من ربہم محدث ولعل اللہ
یحدث بعد ذلک امرا۔ وغیرہ آیات مین جو ذکر کیا ہے الخ سے مراد احداث انزال ہے
نہ احداث قرآن اور اونکو اتباع ہے حضرت مولیٰ مرتضے کے ارشاد نقل شدہ ماسبق کا
کہ قرآن کلام رب عزوجل ہے اوس سے اوسکی ہدایت اور اوس کی طرف نہایت ہے

تردید دعوے نقص و زیادت و تحریف از قرآن شریف علیٰ رغم الف قائل خریف ۔ ابن ابراہیم قمی اور اوس کا شاگرد ابو جعفر کلینی و ابو
منصور احمد طبرسی و بعض اون کے متقدمین و بعض متاخرین روایات کا ذبہ بعض
متقدمین کے تابع ہو کر قائل تحریف و نقص قرآن ہوئے ہین العیاذ باللہ من ذلک

صاحب الكافي الكليني ابن بابويه القمي فصاحبه المفيد فصاحباه الشريف المرتضى وابو جعفر الطوسي فابو علي الطبرسي صاحب مجمع البيان وكفى الله المؤمنين القتال قال ابن بابويه في كتاب الاعتقاد اعتقادنا ان القرآن الذي انزل الله عز وجل على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم هو ما بين الدفتين وهو في ايدي الناس ليس باكثر من ذلك قال ومن نسب الينا انا نقول انه اكثر من ذلك فهو كاذب (**قلت**) اول من نسب ذلك الى الائمة رواة الامامية الذين رووا ذلك عن الائمة فهم فيه اول الكاذبين ثم وثم الى القمي والكليني ومن تاخر ممن اورده في كتب الاصول ولم يرده فقد قبله واعتمده واعتقده فتلك سلسلة الكاذبين ولله الحجة البالغة. قال الله المتعال انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون واخرج الحافظ ابو طاهر السلفي في كتاب انتخاب حديث الفرأ عن علي بن ابي طالب قال ان هذا القرآن الذي في ايدي الناس هو الذي انزل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا زيادة فيه ولا نقصان الا حرف يقرأ به يعني اختلاف حروف القراءات المروية في زبر القراءات عن اهل بيت النبوة والصحابة فالسبعة من القراء المتبعة المعروف بيانه بفرش الحروف قال حافظ القرأ والمحدثين ابو عمرو الداني في كتاب عد داي القرآن واما عدد اهل الكوفة فرواه حمزة الزيات عن ابن ابي ليلى عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي بن ابي طالب موقوفا عليه (**قلت**) ابن ابي ليلى هذا هو

اور کلینی کا شاگرد (۱) ابن بابویہ قمی اور اوس کے تلمیذ مفید و نیز مفید کے ہر دو تلمیذ شریف مرتضے (۱) اور ابو جعفر طوسی - اور نیز ابو علی طبرسی صاحب مجمع البیان نے (۱) اونکی تردید کی ہے او کافی ہوا اللہ مؤمنین کو قتال سے ابن بابویہ نے کتاب الاعتقاد مین کہا ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس قرآن کو اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا وہی ہے جو بین دفتین ہے اور مسلمانون کے پاس ہے اس سے زیادہ نہین ہے اور جو ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کے قائل ہین وہ کاذب ہے **مین کہتا ہون** اس مقولہ کو اولاً فرقہ امامیہ کے رواۃ نے ائمہ کی طرف نسبت کیا ہے اس لئے وہ اول کاذبین ہین اور رفتہ رفتہ قمی و کلینی تک نوبت آئی پھر متاخرین نے کتب اصول مین اس کذب کو بلا تردید وارد کرکے بصدق واعتماد و اعتقاد قبول کیا یہ سلسلہ کاذبین کا ہے و للہ الحجۃ البالغۃ - فرمایا اللہ متعال نے ہمنے ہی نازل کیا قرآن کو اور ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین اور حافظ - ابو طاہر سلفی نے کتاب انتخاب حدیث القرا مین حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کیا کہ جو قرآن لوگون کے پاس ہے وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل کیا گیا ہے نہ اوس مین کچھہ زیادت ہے نہ نقصان ہے مگر حروف قرائت مین یعنے جو اختلاف حروف قرائت کتب قرائت مین حضرات اہل بیت النبوۃ و صحابہ و تبعہ و قراء متبعہ سے مروی ہے جس کے بیان کو فرش حروف کہتے ہین - حافظ القراء و المحدثین ابو عمرو دانی نے کتاب عدد آیات قرآن مین کہا کہ عدد اہل کوفہ کو حمزہ زیات نے ابن ابی لیلی سے اونہون نے ابو عبد الرحمن سلمی سے اونہون نے علی بن ابی طالب رض سے موقوفاً روایت کیا ہے (**مین کہتا ہون**) یہ ابن ابی لیلے -

عبداللہ بن عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی فانہ ہو الذی روی العدد عن السلمی قال ورواہ
عن حمزۃ الکسائی وسلیم بن عیسے وغیرہما انا فارس بن احمد انا احمد بن اسمعیل انا ابو بکر
الرازی انا ابو العباس المقرئ عن محمد بن عیسی قال حکی عدد اہل الکوفۃ عن علی فیما ذکرہ
سلیم عن سفیان عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمن عن علی وسلیم عن حمزۃ عن ابن ابی لیلی
عن ابی عبد الرحمن عن علی ثم قال الدانی قال محمد یعنی ابن عیسے وجمیع عدد ای القرآن فی قول
الکوفیین خاصۃ ستۃ آلاف ومائتا آیۃ وثلثون وست آیات وہو العدد الذی رواہ
سلیم والکسائی عن حمزۃ واسندہ الکسائی الی علی وذکر سلیم ان حمزۃ قال ہو عدد ابی
عبد الرحمن السلمی ولا اشک فیہ عن علی الا انی لم اخبر عنہ انتہی (**قلت**) ورواہ
الحافظ ابو بکر محمد بن خلف بن حیان المعروف بوکیع القاضی صاحب کتاب الغرر من
الاخبار ثم الاستاذ ابو عبد اللہ احمد بن عمر الاندرابی فی کتابہ الایضاح عن حمزۃ
عن عاصم عن ابی عبد الرحمن عن علی بہ وعلم عدد الآی اول علوم القرآن فانہ یتعلق بہ
التحدید والتعریف وبہ یغلق باب زعم الزیادۃ والنقص والتحریف من الملاحدۃ والزنادقۃ
وہو کما قال القاضی ابو بکر ابن العربی من معضلات القرآن ولذا قد کثر اعتناء المولی علی
المرتضی بہ ثم اہتمام قراء اصحابہ فعد اہل السنۃ اصح الاعداد ذلک العدد قال الفقیہ ابو اللیث
السمرقندی فی البستان والمختار من الاقاویل ہو عدد الکوفیین وہو العدد المنسوب الی

عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ہین کیونکہ وہ وہی ہین جنہون نے عدد آیات کو سلمی سے روایت
کیا ہے۔ کہا ابو عمرو دانی نے کہ اور اس (عدد) کو روایت کیا ہی حمزہ سے کسائی اور سلیم بن عیسی وغیرہما نے
خبر دی ہمکو فارس بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن اسمعیل نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو بکر رازی نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو العباس
مقری نے وہ محمد بن عیسی سے اونہون نے کہا کہ عدد کوفہ والونکا نقل کیا گیا ہی حضرت علی رض سے ذکر کیا اسکو سلیم نے سفیان
سے وہ عبد الاعلی سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ حضرت علیؓ سے اور ذکر کیا اسکو سلیم نے حمزہ سے وہ ابن ابی لیلے
سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ حضرت علی رض سے۔ پہر کہا ابو عمرو دانی نے کہ کہا محمد نے یعنے عیسی کے بیٹے کہ جملہ آیات
قرآن خاص کوفیونکے قول مین چھہ ہزار دو سو چھتیس ہین اور یہ وہی عدد ہے جسکو سلیم اور کسائی نے حمزہ سے
روایت کیا ہے اور کسائی نے اسکی سند حضرت علی رض تک پہونچای ہے اور سلیم نے ذکر کیا کہ حمزہ نے کہا ہی کہ
وہ عدد ابو عبد الرحمن سلمی کا ہی اور مجکو اسمین شک نہین ہے کہ وہ حضرت علی رض سے ہی مگر یہ کہ مجکو اوسکی خبر
نہین دی گئی۔ مصنف کہتے ہین مین کہتا ہون کہ اور اسکو روایت کیا ہے حافظ ابو بکر محمد بن خلف بن
حیان نے جو مشہور بقاضی وکیع و مؤلف کتاب الغرر من الاخبار ہے پہر استاد ابو عبد اللہ احمد بن
عمراندرابی نے کتاب الایضاح مین حمزہ سے وہ عاصم سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ حضرت علی رض
ایسا ہی اور علم آیتونکی عدد کا قرآن کے علمون مین پہلا علم ہے اسلئے کہ اوس سے علاقہ ہے حد و معرفت
آیت کا اور اوسی سے بند ہوتا ہے دروازہ زعم زیادت و نقص و تحریف کا ملاحدہ و زنادقہ کی جانب
سے۔ اور یہ علم عدد جیسا کہ قاضی ابو بکر بن عربی نے کہا ہے قرآن کے مشکل علمون سے ہی اور اسی
واسطے حضرت مولی علی مرتضی کا اعتناء پہر آپکے قراء اصحاب کا اہتمام اسمین بہت رہا اسلئے اہل سنت
اصح اعداد اسہی عدد کو جانتے ہین۔ چنانچہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی بستان علوم مین کہتے ہین
کہ مختار اسبارہ کے سب اقوال مین عدد کوفیین ہے اور وہ وہی ہے جو حضرت علی کی جانب
منسوب ہی اور ابو جعفر احمد بن علی نیشاپوری بڑے عالم اہل سنت کے کہتے ہین کہ عدد اہل
کوفہ منسوب ہے حمزہ کی طرف اور وہ اصح اعداد ہے کیون کہ وہ لیا گیا ہے حضرت مرتضی سے

علي كرم الله وجهه وقال ابو جعفر احمد بن علي النيسابوري عدد اهل الكوفة منسوب
الى حمزة الزيات وهو اصح الاعداد لانه ماخوذ من علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انتهى وهذا
البحث مبسوط في كتاب علوم القرآن عن اهل بيت النبوة والعرفان بما يعز الزيادة عليه و
ينبغي لمن يبتغي علمه الرجوع اليه فهذا القرآن المنزل المسطر يقرأ الامام المهدي المنتظر اذا و لدو
ظهر كما قرأ به المولى علي واهل بيته لا غير بلا ضير (بيان كتاب علوم القرآن)
للمولى المرتضى وهو اول كتاب في هذا الشأن ليس له ثان۔ وقد يتوهم انه قرآن لم يجرد فيه ما ليس في
غيره وليس كما يتوهم قال الحسن العسكري ابو هلال بن عبد الله بن سهل في كتاب الاوائل انا ابو احمد اي
الحسن بن عبد الله بن سعد العسكري قال ثنا الصولي اي ابو بكر محمد بن يحيى قال ثنا الغلابي اي محمد بن زكريا
الاخباري قال ثنا احمد بن عيسى قال ثني عمي الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده قال لما قبض
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تشاغل علي بدفنه فبايع الناس ابا بكر فجلس علي يجمع القرآن فكتبه
في الخرق واكتاف الابل وفي الورق الحديث وهو مرسل كالمتصل سنده متعاضد بالشواهد فلابي بكر
ابن ابي داود في المصاحف عن ابن سيرين قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابطأ علي عن بيعة
ابي بكر فلقيه ابو بكر فقال اكرهت امارتي فقال لا ولكن آليت بيمين ان لا ارتدي بردائي الا الى الصلوة
حتى اجمع القرآن فزعموا انه كتبه على تنزيله قال ابن سيرين لو اصبت ذلك لكان فيه العلم سكت عليه الذهبي
في تاريخه وطبقات القراء ولابن سعد عنه قال نبئت ان عليا ابطأ عن بيعة ابي بكر فلقيه ابو بكر فقال

بيان كتاب علوم القرآن

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے اور ابو جعفر احمد بن علی نیشاپوری نے کہا اہل کوفہ کا عدد حمزہ زیات کی طرف منسوب ہے
اور وہ اصح الاعداد ہے اس لئے کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ماخوذ ہے انتہیٰ۔ اور یہ بحث
اہل بیت النبوۃ والعرفان سے کتاب علوم القرآن مین اسقدر ربط سے مسطور ہی کہ اوس سے زیادہ تفصیل
نایاب ہے جو اسکی دریافت کا طالب ہو اوس کتاب کو مطالعہ کرے اور ایسی قرآن منزل ومسطور کو امام مہدی
منتظر جسوقت پیدا وظاہر ہونگے موافق قرأت مولیٰ مرتضیٰ علی اور آپ کے اہل بیت کے بلاکم وکاست قرات فرمانینگے
(بیان مولیٰ مرتضیٰ علی کی کتاب علوم القرآن کا) اس شان مین یہ پہلی کتاب اور لاثانی ہو اور بعض نے وہم کیا کہ
حضرت علی کا یہ علیحدہ قرآن ہی اسمین وہ بیان ہے کہ اوسکے غیر مین نہین ہے یہ گمان بعض کا قابل اعتبار نہین کہا
حسن عسکری ابو ہلال بن عبد اللہ بن سہل نے کتاب الاوائل مین کہ ہمکو ابو احمد یعنی حسن بن عبد اللہ بن سعد العسکری
نے خبر دی اوسنے کہا ہم سے صولی یعنی ابو بکر محمد بن یحییٰ نے حدیث کی اوسنے کہا ہم سے غلابی یعنی محمد بن
زکریا الاخباری نے حدیث کی اوسنے کہا ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث کی احمد بن عیسیٰ نے کہا کہ مجھسے
میرے عم حسن بن زید نے جعفر بن محمد سے جعفر بن محمد نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے باپ زین العابدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت
علی آپکے دفن مین مشغول رہے۔ اور لوگون نے حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی حضرت علی
قرآن کو جمع کرنے کیلئے بیٹھے اونہون نے قرآن کو کپڑے کے ٹکڑون اور استخوانہائے شانہ شتر اور کاغذ پر تحریر فرمایا الحدیث
یہ حدیث مرسل مثل متصل السند کے ہے اور معتضد بشواہد ہی ابو بکر ابن ابی داؤد نے مصاحف مین ابن سیرین سے روایت
کیا کہ جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی نے بیعت حضرت ابی بکر سے تاخیر فرمائی
حضرت ابو بکر آپ سے ملے اور کہا کیا میری خلافت آپکو ناگوار گزری فرمایا نہین لیکن مین نے قسم کہائی ہی کہ قرآنکو جب تک
جمع نکرلون علاوہ نماز کے اور کسی کام کیلئے چادر نہین اوڑہونگا سو اوسوقت کے لوگ نے زعم کیا ہو کہ قرآن کو ترتیب نزول کے موافق
آپ نے لکھا ہو ابن سیرین نے کہا اگر وہ مجھکو دستیاب ہوجاوے تو البتہ اوسمین علم ہے ذہبی نے اپنی تاریخ اور طبقات
القراء مین اس روایت پر سکوت کیا۔ اور ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کیا کہ مجھکو خبر پہونچی ہو کہ حضرت علی
نے بیعت حضرت ابو بکر سے تاخیر فرمائی حضرت ابو بکر آپ سے ملے اور فرمایا کیا میری خلافت آپکو ناگوار ہوئی فرمایا۔

اکرهت امارتی فقال لا ولکن آلیت بیمین ان لا ارتدی برداء الا فی الصلوٰۃ حتی اجمع القرآن قال فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ قال محمد فلو اصبت ذلک الکتاب کان فیہ علم قال ابن عون فسألت عکرمۃ عن ذلک الکتاب فلم یعرفہ ای علی التنزیل وقال ابن الضریس فی فضائل القرآن ثنا بشر بن موسی نبا نا ھوذۃ بن خلیفۃ نبا نا عوف عن محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بعد بیعۃ ابی بکر قعد علی بن ابی طالب فی بیتہ فقیل لابی بکر کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا واللہ قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا لصلوٰۃ حتی اجمعہ قال لہ ابو بکر فانک نعم ما رأیت قال محمد فقلت لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن علی ان یؤلفوہ ذلک التالیف ما استطاعوا وعوف بن ابی جمیلۃ ومن فوقہ ائمۃ الصحیح وھوذۃ احتج بہ ابن ماجۃ ووثقہ ابن حبان وقال روی عنہ یعقوب بن ابراھیم الدورقی واھل العراق ومشاہ البخاری فلم یتکلم فیہ بشیٔ وبشر من اقران ابن المدینی وشیوخ یعقوب بن شیبۃ وامثالہ کان احمد یکرمہ وقال الدارقطنی ثقۃ نبیل وقال ابو بکر الخلال الجلیل مشھور وقال ابو الحسین بن ابی یعلی ابن الفراء سمع الکثیر من ھوذۃ بن خلیفۃ وقولہ یزاد فیہ ای کان یزاد فیہ تنزیلا من اللہ تعالی فی حیوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والآن انقطع نزولہ بعدہ فینبغی جمع کل ما نزل فی موضع ولا مناط لجمعہ بالزیادۃ سیما مع کونہ حافظا لہ الا بجمل الجمع علی جمع الکتب لا جمع القلب ویوضحہ سؤال ابن سیرین وجواب عکرمۃ وقال ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ ثنا یزید بن ھارون انا ابن عون عن محمد قال لما استخلف ابو بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر فارسل الیہ اکرھت خلافتی

تہین لیکن مین نے قسم کھائی ہے کہ قرآن کو جب تک جمع نہ کرلون علاوہ نماز کے اور کسی کیلئے چادر نہین پہنونگا - لوگ گمان کرتے ہین کہ قرآن کو ترتیب نزول کے مطابق آپ نے لکھا ہے ابن سیرین نے کہا اگر مجھکو دستیاب ہوجاوے تو البتہ اوسمین علم ہے کہا ابن عون نے مین نے عکرمہ سے اس قرآن کو یعنے جو مطابق تنزیل ہی دریافت کیا تو اوسکو اسکا علم نہ تہا اور کہا ابن الفریس نے فضایل قرآن مین ہم سے بشر بن موسٰی نے حدیث کی کہ ہم کو ہوذہ بن خلیفہ نے خبر دی ہوذہ نے کہا کہ ہمکو عوف نے خبر دی محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین نے عکرمہ سے کہ بعد بعیت حضرت ابی بکر کے حضرت علی بن ابیطالب نے اپنے گہر مین قعود فرمایا کسی نے حضرت ابی بکر سے عرض کیا کہ حضرت علی نے آپ کی بعیت کو مکروہ جانا حضرت ابوبکر نے اپ کے پاس کسیکو بہیجکر دریافت کیا آیا آپ نے میری بعیت کو مکروہ جانا فرمایا نہین واللہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ مجہسے آپ نے کس لئے کنارہ کشی فرمائی - فرمایا مین نے دیکہا کہ کتاب اللہ مین بڑہایا جاتا ہے اس لئے یہ قصد کیا کہ اوسکو جمع کر لینے تک بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ نے عمدہ قصد کیا ہے کہا محمد بن سیرین نے مینے عکرمہ سے پوچہا آیا اونہون نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو جمع کیا ہے کہا کہ اگر جن وانس متفق ہوکر اوس ترتیب پر تالیف کرتے تو نہ کرسکتے اور عوف ابن ابی جمیلہ اور اونسے اوپر کے رواۃ ائمہ صحیح بخاری کی ہین اور ہوذہ سے ابن ماجہ نے احتجاج کیا ہے اور ابن حبان نے اوسکی توثیق کی اور کہا کہ یعقوب بن ابراہیم دورقی واہل عراق نے اوس سے روایت کی ہے اور بخاری نے اوسکو ذکر کرکے اوسمین کچہہ کلام نہین کیا اور بشر علی بن المدینی کے اقران و یعقوب بن شیبہ اور اوسکے امثال کے شیوخ سے ہے احمد بن حنبل اوسکی تکریم کرتے تہے اور دارقطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے اور ابوبکر خلال نے کہا جلیل مشہور ہے اور کہا ابوالحسین بن ابی لیعلی بن فرا نے کہ ہوذہ بن خلیفہ سے امام نے احادیث کثیرہ کو سنا ہے اور حضرت علی کا یہ ارشاد کہ اوسمین زیادہ کیا جاتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیوۃ مین منجانب اللہ نزول وحی سے قرآن پڑہایا جاتا تہا اور اب آپکے بعد اوسکا نزول منقطع ہوگیا اسلئے جملہ منزل کو ایک جگہ جمع کرنا ضرور ہوا اور آپکے جمع کرنے کو زیادت سے کچہہ علاقہ نہین علی الخصوص اس حال مین کہ آپ حافظ قرآن تہے مگر یہ کہ مقصود کتابت مین جمع کرنا ہو نہ قلب مین - اور اس تقریر کو ابن سیرین کا سوال اور عکرمہ کا جواب واضح کرتا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین کہا کہ ہمسے یزید بن ہارون نے حدیث کی یزید بن ہارون نے کہا کہ ہمکو ابن عون نے محمد بن سیرین سے خبر دی محمد بن سیرین نے کہا جب ابوبکر خلیفہ ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی گھر مین جلوس فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی تو اونہون نے آپ سے دریافت

قال لا لم اكره خلافتك ولكن كان القرآن يزاد فيه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
جعلت علي ان لا ارتدي الا للصلوة حتى اجمعه للناس فقال ابو بكر نعم ما رأيت وسنده ائمة الصحيح
واخرجه ابن اشتة في المصاحف من وجه آخر عن ابن سيرين وفيه انه كتب في مصحفه الناسخ والمنسوخ وان ابن
سيرين قال تطلبت ذلك الكتاب وكتبت فيه الى المدينة فلم اقدر عليه واخرجه ابو عمر في الاستيعاب
عن يحيي بن سليمان ثنا اسمعيل بن عُلَيَّة ثنا ايوب السختياني عن ابن سيرين وفيه قال ابن سيرين فبلغني انه
كتب على تنزيله ولو اصبت ذلك الكتاب لوجد فيه علم كثير وقال عبد الرزاق انا معمر عن ايوب عن عكرمة
قال لما بويع لابي بكر تخلف علي عن بيعته وجلس في بيته فلقيه عمر فقال تخلفت عن بيعة ابي بكر فقال
اني اليت بيمين حين قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لا ارتدي بردائي الا الى الصلوة المكتوبة
حتى اجمع القرآن فاني خشيت ان يتفلت وسنده صحيح وكان عكرمة رواه كالسابق عن مولاه فلابن ابي حاتم
عن سماك قال عكرمة كل شيء احدثكم في القرآن فهو عن ابن عباس وقول ابن سيرين فزعموا محله روايته عن جماعة
من الائمة غير عكرمة واما قيل عكرمة لو اجتمعت فهو نفي ورأي له لا تحديث واثبات عن احد من الاثبات
ورأيه ونفيه في مثله كتفسير آية التطهير وآية المودة محل تهمة ولذا لم يعول ابن سيرين عليه ولا التفت
اليه على انه يرده قول المولى علي المرتضى وسلوني عن كتاب الله عز وجل فوالله ما من آية الا وانا اعلم ابليل
نزلت ام بنهار ام في سهل نزلت ام في جبل اخرجه معمر فعبد الرزاق وابن سعد وابن راهويه واحمد بن
سلمة النيسابوري والنسائي في مسند علي وابن ابي حاتم في كتاب الجرح والتعديل وسنده ائمة وابن الانباري

فرمایا آپ کی خلافت مجھکو ناگوار نہیں ہی لیکن قرآن زیادہ کیا جاتا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات فرمائی
مین نے اپنے ذمہ پر لازم کیا کہ بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون یہانتک کہ قرآن لوگون کیلئے جمع کرلون حضرت ابو بکر نے آپ کی رائے کی تحسین فرمائی اس
حدیث کی سند مین ائمہ صحیح واقع ہین ونیز اس روایت کو ابن اشتہ نے مصاحف مین بطریق دیگر ابن سیرین سے روایت کیا
کہ حضرت علی نے اپنے مصحف مین ناسخ ومنسوخ کو کتابت فرمایا کہا ابن سیرین نے مینے اس کتاب کو تلاش کیا اور اسکے لئے
مدینہ کو خط لکہا لیکن مجھکو دستیاب نہوئی اور نیز اس روایت کو ابو عمر نے الاستیعاب مین یحیی بن سلیمان سے روایت کیا
کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے حدیث کی اوسنے کہا ہمسے ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے حدیث کی اور اس روایت مین ہے
کہ کہا ابن سیرین نے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو تحریر فرمایا ہے اگر وہ کتاب دستیاب
ہوتی تو اوس مین علم کثیر پایا جاتا اور کہا عبد الرزاق نے ہمکو معمر نے ایوب سے اوسنے عکرمہ سے خبر دی کہا جب لوگون نے
حضرت ابو بکر سے بیعت کی حضرت علی اونکی بیعت سے کنارہ کش ہوکر اپنے گہر مین تشریف فرما رہے حضرت عمر آپ سے ملے
اور کہا کہ آپ نے ابی بکر کی بیعت سے کس لئے تخلف کیا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت مینے
قسم کہائی کہ فرض نماز کے علاوہ تا جمع قرآن چادر نہ اوڑہونگا اس لئے کہ مجکو اوس کے تلف ہونیکا خوف تہا اس حدیث
کی سند صحیح ہے اور گویا کہ عکرمہ نے اس روایت کو مثل روایت سابقہ اپنے مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے چنانچہ ابن ابی حاتم نے سماک سے روایت کیا کہ عکرمہ نے کہا جو کچھہ مین تم سے قرآن کے متعلق کہتا ہون وہ ابن
عباس سے ہے اور ابن سیرین کا (زعموا) کہنا اور ائمہ سے علاوہ عکرمہ کے روایت کرنے پر محمول ہے اور عکرمہ کا
مقولہ (لَوِ اجْتَمَعَتْ الی آخرہ) نفی اور اوس کی رائے ہے نہ کسی مستند سے تحدیث واثبات ہے اور
اوس کی رائے اور نفی ایسے مواقع مین مثل تفسیر آیۂ تطہیر وآیہ مودت کی محل تہمت ہے اور اسی لئے ابن سیرین
نے اسپر اعتماد نہین کیا اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوے علاوہ برین قول مولے مرتضے رضی اللہ عنہ کا کہ دریافت
کرو مجہہ سے کتاب اللہ عزوجل کو قسم ہے اللہ کی کوئی آیت نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ دن مین نازل ہوئی ہے
یا رات مین ۔ میدان مین نازل ہوئی ہے یا پہاڑ مین ۔ اس کی تردید کرتا ہے ۔ حضرت مولیٰ مرتضے کے
اس قول کو روایت کیا ہے معمر نے پہر عبد الرزاق وابن سعد وابن راہویہ واحمد بن سلمہ نیشاپوری نے اور نسائی نے
مسند علی مین اور ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل مین اور اس سند کے رواۃ ائمہ ہین ونیز ابن الانباری نے

فی المصاحف وابو عمر فی العلم وقوم جم فقد علم انه کرم الله وجهه جمع القرآن قدیما علی تنزیله الاول فالاول من سورة کما ذکره الباقلانی علی ما فی تفسیر القرطبی فابن کثیر مشعرا باستثناء من بعضها البعض آیهما و ترتیب نزول الآی فی سورة خالف تنزیلها ترتیب النظم کما کان تلقاه من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حیث کان له اعتناء بعمله من اول تعلم ثم جمعه بعد وفاته صلی الله علیه وآله وسلم کما تقرر فی العرضة الاخیرة خشیة ان ینفلت فقصد به محافظة علم التنزیل والتحدید وارشد الی معرفة الناسخ والمنسوخ وعلم اهل الرسوخ فکان کانه کتاب علوم القرآن یعلم منه علما جما ظاهریا وفهما عما باطنیا اعطاها الله من لدنه ایاه فکان کانه العلم کله قال ابن حجر المکی فی المنح المکیة

واختلی ای المرتضی بعد موته صلی الله علیه وآله وسلم فکتب کتابا

فیه العلوم الجمة حتی قال ابن سیرین لو اصبت

ذلک الکتاب لظفرت بالعلم

کله

کمل الجزء الاول من کتاب الفقه الاکبر عن اهل البیت الاطهر ویتلوه الجزء الثانی من الایمان بانبیاء الله ورسله تعالی

المصاحف مین اور ابو عمرا نے العلم مین اور ایک گروہ کثیر نے اس مقولہ کو روایت کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آن حضرت کرم اللہ وجہہ نے اولاً قرآن کو مطابق ترتیب نزول جمع فرمایا ہر ایک سورہ کو مطابق ترتیب نزول مقدم و موخر کیا جیسا کہ ذکر کیا باقلانی نے جیسا کہ تفسیر قرطبی اور تفسیر ابن کثیر مین ہے اور بعض سورتون کی بعض آیات کے استثنا کو اور جس سورہ مین ترتیب نزول آیات خلاف ترتیب نظم تھی اوس سے خبردار فرمایا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا تھا اس لئے کہ ابتدا ر تعلم سے آپ کو اس علم کی جانب اعتنا تھا پھر بعد وفات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق عرضہ اخیرہ بخوف انقلابات جمع فرمایا اور محافظت علم تنزیل و تحدید آیات کا اس سے قصد کیا اور معرفت ناسخ و منسوخ و علم اہل رسوخ کی طرف راہ بتائی گویا کہ علوم قرآن کی یہ ایک لمبی کتاب تھی کہ جس سے بہت سے علوم ظاہرہ و معارف باطنہ معلوم ہوتے تھے جو اللہ تعالی نے اپنی پاس سے انکو عطا فرمائے تھے اور گویا کہ یہ کتاب شریف خزینہ جملہ علوم تھی — ابن حجر مکی نے المنح المکیہ مین کہا ہے کہ حضرت مرتضے نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلوت نشین ہو کر ایک کتاب تحریر فرمائی جس مین علوم کثیرہ تھے حتی

کہ ابن سیرین تمنا کرتے تھے کہ اگر

مجھکو وہ کتاب میسر آتے

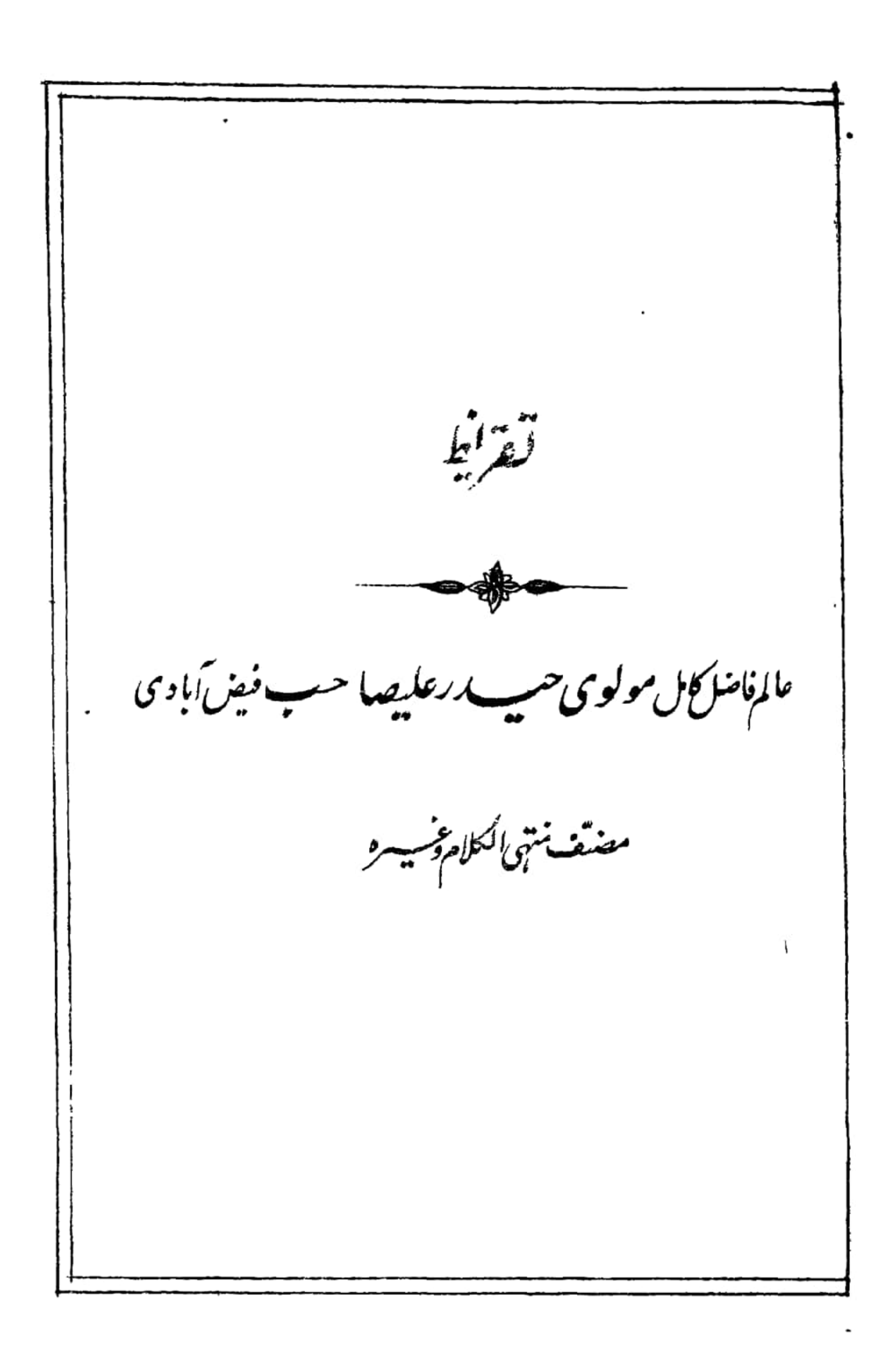
تو مجموعہ علوم

حاصل

ہو جاتا

تمام ہوچکا پہلا حصہ کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر کا۔ اور اوسکے بعد ہی دوسرا حصہ بیان ہابنیا انکا انشاء اللہ تعالی





تقریظ

عالم فاضل کامل مولوی حیدر علیصاحب فیض آبادی

مصنف منتہی الکلام وغیرہ

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد فاعلموا اخوانی وخلانی نور الله ربی قلوبکم وقلبی انی لما طالعت کتب الشیعة

الشنیعة عرفت قطعا انهم یکیدون کیدا ویصیدون صیدا یقصدون دین الناس

قصد الوسواس الخناس فیصدونهم عن سواء السبیل ویردونهم الی سوء الاباطیل

فیقولون ان اهل السنة یقتدون بالاصحاب ویعضون علی سیرتهم بالانیاب وقد اعترف

مجتهدهم حتی صاحب الاساس بحدیث النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان اصحابی کالنجوم بایهم

اقتدیتم اهتدیتم وان اختلافهم رحمة کما ذکرته مفصلا فی الکتاب الکبیر ازالة الغین عن بصارة

العین وذکرت هفواتهم فی تاویلاته ثم یفترون علیهم انهم لا یهتدون باهل البیت الاطیاب

بل یعرضون عن سننهم کالنصاب ولا یروون عنهم الدلائل الاصولیة ولا یدرون منهم المسائل

الفروعیة ولذا یوجد فی کتبهم درایات ابی حنیفة وروایاته وقیاسات مالک واساساته ومنقولات

الشافعی ومعقولاته ومسندات احمد ومجتهداته ولا یوجد فیها من افادات آل النبی صلی الله علیه

وعلیهم وسلم وافاضاتهم شیء لا من اصول الدلائل ولا من فصول المسائل فکنت اتمنی بتجسس

اللیالی ومرور الایام والشهور والاعوام وجود سفر ذی قدر یحق الحق الفاضل ویبطل الباطل

العاطل هادما لمطاعن الفرقة الاساس قاصما الضغائن الریبة والالتباس یقلع اصولهم و

یقطع فروعهم یجدع آنافهم ویقمع اخلافهم واسلافهم مبادی نداء المجهار الهادی ان مقالاتهم

مین پناہ لیتاہون اللہ کی شیطان مردود سے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
سب تعریف اللہ کے واسطے اور سلامتی اوسکی اون بندو پر جنکو اوسنے چن لیا اب وہ جو اوسکے بعد ہے
وہ یہ ہے کہ تم معلوم کرو اے میرے بھائیو اور میرے دوستو اللہ جو میرا رب ہے وہ تمہارے دلونکو اور میرے دل کو
روشن کرے کہ مینے جب بدمذہب شیعون کی کتابین دیکہین مینے خوب پہچانا کہ وہ فریب گانٹھتے ہین اور سگار کو
پہندے مین پہانستے ہین لوگونکے دین پر ارادہ کرتے ہین جو ارادہ اوسکا ہے جو وسوسہ ڈالتا ہے چہپ جاتا ہے سو یہ لوگ
اونکو سیدہی راہ سے روکتے ہین اور بُری بُری جہوٹی باتون کی طرف پہیر لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت اصحابون
کی چال پر چلتے ہین اور اونکی خصلتونکو دانتونسے پکڑی ہوی ہین اور اونکے مجتہدون نے اقرار کیا ہے صاحب اساس تک
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ میرے اصحاب تارون کی طرح ہین تم اونمین سے جسکی پیروی کروگے
راہ پاؤگے اور اونکا اختلاف رحمت ہے جیسا کہ مینے ذکر کیا ہے بڑی کتاب ازالۃ الغین عن بصارۃ العین
مین اور اوسکے معنے کے پہیرنے مین جو اونہون نے واہیات بکا ہے اوسکا مینے ذکر کیا ہے پہر وہ اہل سنت
پر یہ جو بہتان دیتے ہین کہ وہ اہل بیت کی راہ پر نہین ہین بلکہ اونکے طریق سے خارجیون کی طرح مُنھ پہیرنے
والے ہین اور اونسے روایت نہین کرتے اون دلیلون کو جو دین کی جڑ ہین اور اونسے نہین سمجہتے ہین اون
باتون کو جو دین کی شاخین ہین اور اسی لئے اونکی کتابون مین پائی جاتی ہین ابو حنیفہ کی سمجہی ہوئی باتین
اور اونکی روائتین اور مالک کے قیاس اور اونکی رکہی ہوئی بنیادین اور شافعی سے نقل کی ہوئی باتین اور اونکی سمجہی
ہوئی باتین اور احمد کی سند پہونچائی ہوئی باتین اور اونکی سمجہی ہوئی باتین اور اولاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی
اور ارشاد کی ہوئی باتونمین سے کوئی شئے اونمین نہین پائی جاتی نہ اصل دلیلون مین اور نہ جدا جدا مسئلون مین تو میری رات اور
دن اور مہینے اور سال اِس آرزو مین گزرتے تہے کہ کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو ایسی کتاب لکہے جس مین
مذہب حق صحیح کو ثابت کرے اور غلط بات بیکار کو مٹا دے اور اس فرقہ کے طعنون کی بنیاد
کو ڈہا دیوے اور شبہ اور شک مین جو دشمنی دِلون مین ہے اوسکو توڑے اور اون کی جڑین
اوکہیڑے اور اون کی شاخین کاٹے اونکی ناکین کاٹے اور اون کے پچہلون اور اگلون کو
اوکہیڑے اور پکار کر اِس بات کی آواز دیوے کہ اون کی باتین ایسی ہین جیسے پر پٹ

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وان اهل السنة هم الذين
يقتبسون انوار الائمة الاطهار كما يقتفون آثار الصحابة الكبار ولكني ما رأيت كتابا يكون لما تمنيت
نصابا ثم اذا ما وقع الفتن فى بلاد الهند كافة وعم المحن اهلها عامة كما حذرنا الله تعالى اياها بقوله
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وسافرت الى الحرمين المحترمين زادهما الله شرافة
وكرامة فاقمت هنالك ثلث سنين ثم سافرت الى العراق واقمت هناك ما يزيد على سنتين ما ظفرت
بكتاب كما ذكرت ايضا فلما وصلت بتقدير من الله تعالى الى حيدر آباد صانها الله سبحانه عن الخلل
والعلل والفساد رأيت هنالك نموذجا من الكتاب المستطاب المسمى احياء الميت بفقه اهل البيت
فالفيت ذلك كما تمنيت بل فوق ما ابتغيت لقد افاد واجاد مصنفه رئيس العرفاء راس الاصفياء
صدر العلماء المستغني عن الثناء فجمع وقمع وحكم واحكم فجرح وعدل وصحح وعلل وطب وكمب
ضبط وربط ووفق وحقق ورتب وهذب واكثر واختصر على تنقيد خبره وتجويد نظره وتجسس
عن عجره وبجره كيف لا وقد صنف كثيرا وان لم ار الا يسيرا فصار فى تدوينه وتحسينه
مؤيدا بالدعاء ممن رقي الى اعلى السماء عليه وآله التحية والثناء من رب العزة والكبرياء
فى حكاية حكاها لي عن منامه فطار فى هذا الخطب من الفرش الى العرش فلو تم ابوابه وفصوله
وفروعه واصوله على ما رأيت نموذجه لقلتم ما رأينا مثله وادعيتم انه لا عين رأت ولا اذن
سمعت ثم ان المصنف فسح الله فى مدته قد اهدى الى فهرست مؤلفاته بعد مضي اثنى عشر سنة

میدان مین ریت کہ پیاسا گمان کرتا ہے کہ پانی ہے جب اوسکے پاس آتا ہے تو اوسکو کچھہ نہین پاتا اور اہل
سنت جو ہین وہی پاک اماموں کی روشنی لے رہے ہین جسطرح بڑے بڑے اصحابونکے قدمونکے نشان پر چلتے ہین
لیکن مینے کوئی کتاب ایسی نہین دیکھی جو میری آرزو کو پورا کرے پھر جب تمام ملک ہند مین فتنے اور فساد واقع ہوئے اور یہان
کے تمام سب لوگونپر مختین پڑین جیسا کہ اللہ تعالے نے ہمکو ڈرایا ہے اور فرمایا ہے کہ ڈرو اوس فتنے سے کہ نہین پھونچیگا تم
مین خاص اونہین لوگونپر جنہون نے بے انصافی کی اور مینے سفر کیا مکہ شریف اور مدینہ شریف کی طرف اللہ تعالے اون
دونون شہرون کی بزرگی اور عزت اور زیادہ بڑہادے پھر مین وہان تین برس رہا پھر مینے ملک عراق کی طرف سفر کیا اور مین
وہان دو برس سے زیادہ رہا وہان بھی کوئی کتاب ایسی نہ پائی پھر جب مین اللہ کی ٹھیرائی ہوئی تقدیر سے حیدرآباد کی
طرف آیا اللہ پاک اوسکو خلل اور علت اور فساد سے بچاوے تو یہان مینے ایک نمونہ دیکھا اوس کتاب پاک کا جسکا نام ہے
احیاء المیت بفضائل اہل البیت تو جیسی میری آرزو تھی ویسا مینے پایا بلکہ جیسا مینے چاہا تھا اوس سے
زیادہ پایا بیشک فائدہ پہونچایا اور بہت عمدہ بیان فرمایا اوسکے مصنف نے جو سردار ہین اللہ کے پہچاننے والون کے اور افسر ہین
چنے ہوے لوگونکے سردار ہین علم والونکے بے پرواہ ہین تعریف سے سو اونہون نے جمع کیا ٹھیک باتون کو اور اوکھیڑا غلط
باتون کو اور مستحکم کیا اور اوسکو پکا کیا اور کسی راوی کو کچا کہا کسیکو معتبر کہا کسی بات کو صحیح کہا کسی بات کی غلطی بیان کی
اور علاج کیا اور آوندھا دیا اور بند و بست کیا اور باتون مین موافقت دی اور تحقیق کیا اور ترتیب دیا اور چھانٹ کر
رکھا اور بڑہا ہوا بیان کیا اور چھوٹا بیان کہا اور خبرونکو خوب پرکھہ لیا اور خوب طرحپر دیکھہ لیا اور گرہ کا تہٹہ سب کو
دیکھہ لیا یہ کیونکر نہو اونہون نے تو بہت کچھہ تصنیف کیا ہے اگرچہ مینے تہوڑا دیکھا ہے تو اوسکے جمع کرنے مین اور اچھی طرح
لکھنے مین اونکی مدد کی گئی کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے اللہ سے دعا کی جو آسمان کے بڑے اونچے
مقام تک چڑہے اونپر اور اونکی آل پر رحمت اور ثنا ہے جناب کبریا جل جلالہ کی طرف سے کہ انہون نے اپنی ایک خواب کی
حکایت مجھہ سے بیان کی ہے سو وہ اس کام مین فرش سے عرش تک اوڑے ہین پھر اگر اس کتاب کے باب
اور فصل اور جڑین اور شاخین اوس طرحپر تمام ہو وین جیسا مینے نمونہ دیکھا ہے تو تم کہو گے کہ ہمنے ایسی کتاب
نہین دیکھی اور تم دعوے کرو گے کہ ایسی کتاب کسی آنکھہ نے نہین دیکھی اور کسی کان نے نہین سنی پھر مصنف نے
اللہ اونکی مدت کشادہ کرے میرے پاس بارہ برس کی بعد اپنی تصنیف کی ہوئی کتابون کی فہرست بھیجی یعنے

اعنى ابتدأنا تأليفه من اثنى عشر كتاباً تكون لما بلغه من علوم اهل بيت النبوة نصاباً اولها كتاب فقه الايمان المسمى كتاب الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر ثانيها كتاب اصول العلم من الرواية والدراية عن اهل بيت الولاية والهداية ثالثها كتاب فقه الاسلام المترجم باحياء الميت بفقه اهل البيت رابعها كتاب قراءات القرآن عن اهل بيت الذكر والاتقان الملقب باتحاف قراء البشر بقراءات اهل البيت الخمسة عشر خامسها كتاب علوم القرآن عن اهل بيت النبوة والعرفان سادسها كتاب اخبار العالم عن اهل بيت النبى صلى الله عليه وآله وسلم سابعها كتاب الحكمة والموعظة عن اهل بيت الفطنة والمعرفة الملقب بمنهاج البلاغة ثامنها كتاب الادعية والاذكار عن اهل البيت الاطهار الملقب بالصحيفة الفاضلة تاسعها كتاب فقه الاحسان عن اهل بيت الحكمة والعرفان عاشرها كتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البيت الاخيار حادى عشرها كتاب آيات النبوة عن رايات الفتوة ثانى عشرها كتاب الصحف المطهرة العلوية للحضرة الموقرة العلوية فارجوا من الله تعالى تمامها وحسن اختتامها عاجلا حتى يطلع شمس التحقيق من مطلعها ويسطع نور التصديق الى مخضعها ويعرف ان فقهاء اهل السنة وقراءهم وعرفاءهم ومتكلميهم ومحدثيهم ومفسريهم وسائر اصناف علمائهم هم المتبعون لاخبار اهل البيت الطيبين وهم المقتفون لآثارهم المهتدون بنجوم الهدى اصحاب سيد النبيين صلى الله وسلم عليه وعليهم اجمعين وان ذلك مع اتباع كتاب الله هو التمسك كاملا بالثقلين والتمسك بالعملين وان كلا من الفريقين

جن کتابون کا تصنیف کرنا شروع کیا ہے وہ بارہ ۱۲ کتابین ہین کہ جو کچھہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی اہل بیت کے علوم سے اونکو پہنچا ہے اوس کی یہ پونجی ہے۔ اول کتاب فقہ الایمان جسکا نام ہے کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔ دوسری کتاب اصول العلم من الروایۃ والدرایہ عن اہل بیت الولایہ والہدایہ تیسری کتاب فقہ الاسلام جسکا نام ہے احیاء المیت لفقہ اہل البیت چوتھی کتاب قرائت القرآن عن اہل بیت الذکر والاتقان جس کتاب کا یہ خطاب ہے کہ اتحاف قراء البشر لقرارت اہل البیت الخمسۃ عشر پانچوین کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان چھٹی کتاب اخبار العالم عن اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتوین کتاب الحکمۃ والموعظہ عن اہل بیت الفطنۃ والمعرفہ جسکا خطاب ہے منہاج البلاغہ آٹھوین کتاب الادعیۃ والاذکار عن اہل البیت الاطہار جسکا خطاب ہے الصحیفۃ الفاضلہ۔ نوین کتاب فقہ الاحسان عن اہل بیت الحکمۃ والعرفان۔ دسوین کتاب جوامع الاخبار والآثار عن اہل البیت الاخیار گیارہوین کتاب آیات المنبوہ عن رایات الفتوہ۔ بارہوین کتاب الصحف المطہرۃ العلویہ للحضرت الموقرۃ العلویہ۔

سو مین اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون کہ اِن کتابون کو جلد اچھی طرح پورا کر دے یہانتک کہ تحقیق کا آفتاب اوس کے مطلع سے نکلے اور نور تصدیق کا اوس کے مخزن سے بلند ہو اور پہچانا جاوے کہ اہل سنت کی فقیہ اور سمجھہ والے اور قرآن کے پڑہنے والے اور اللہ کے پہچاننے والے اور بحث کرنے والے اور حدیث والے اور تفسیر والے اور اون ہین کے سب قسم کے علم والے وہی اہل بیت پاک کے خبرون کے تابع ہین اور وہی اون کے قدمون کے پیچھے چلنے والے ہین۔ اور سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب جو اللہ کی راہ کے تارے ہین اون سے راہ پانے والے ہین اور قرآن مجید کی پیروی کے ساتھہ ہی پورا عمل ہے دونون ہماری چیز ہین اور عمل کرنا ہے دونون کامون پر اور یہ دونون گروہ بیچ کے وسیلہ ہین

متوسطون بيننا وبين النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوصلون الينا من داخل البيت وخارجه

ما فاض منه بالملوين فشكر الله مسعاه وذكر رضاه به عند من والاه وابلغ اليه بكرمه

ما يتمناه واسبغ عليه من نعمه ما يترجاه بجاه من اصطفاه وارتضاه واجتباه عليه وآله

واصحابه واحبابه اعلى صلوات الله واجلى تسليمات الله رقم ذلك بقلمه الافقر الاحقر

حيدر علي غفر له الولي عند سفره الى الهند ثانيا سنة ١٢٩٣

تقريظ عالم جليل مولوی سید عبد الله حسینی رضوی نقوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة على حبيبه محمد وآله من بعده وبعد فقد رأيت هذه

الانموذجة الممزوجة من تلك الكتب المقصودة المحمودة واخواتها من الزبر المودودة

واجوبة الرسائل واجوبة المسائل فلقد الفيت مؤلفها عالم اهل البيت ناشر الشريعة

ناصر الطريقة العلامة الفهامة لعلوم دين الامة عامة وخاصة لعلوم اهل بيت النبوة

والفتوة والامامة والكرامة احق مصداق في هذا الزمان من بين علماء الآفاق للآية ولولا

دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولكن الله ذو فضل على العالمين ولحديث

ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها فيرجى ان يدفع الله

به المفسدة الشنيعة بين اهل السنة والشيعة فهو المجدد المسدد على راس المائة الثالثة عشر من

ہمارے بیچ مین اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ مین گھر کے اندر سے اور باہر سے
ہم تک پہونچاتے ہین جو رات دن مین آپ سے اونہون نے فیض پایا ہے اللہ تعالے اس مصنف کی
سعی کا عوض دیوے اور اونکے ساتھ اپنی رضامندی کا ذکر کرے اون لوگون کے پاس جو اوسکے
نزدیک ہین اور اپنے کرم سے اونکی آرزو تک اونکو پہنچاوے اور اللہ کی جن نعمتون کے وہ امیدوار
ہین وہ نعمتین اللہ اونپر پوری کرے اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے وسیلہ سے
جن کو اوسنے چن لیا اور پسند کیا ہے اور چن لیا ہے اونپر اور اونکی آل واصحاب اور احباب پر
اللہ کی رحمتین اور بہت بڑے درجہ کی سلامتیان اللہ کی طرف کی لکھا یہ اپنے قلم سے فقیر
حقیر حیدر علی نے اللہ اوس کے گناہون کو معاف کرے اوسنے یہ لکھا جب ہند کی طرف
دوبارہ سفر کیا ۱۲۹۳ ہجری ــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جیسا حق ہے اوس کی تعریف کا اور اللہ کی بہت بڑی رحمت ہو اوسکے پیارے
بندے **محمد** پر اور اونکے بعد اونکی آل پاک پر اور بعد اوسکے یہ ہے کہ مینے دیکھا اس نمونہ کو جو ملا ہوا ہے
اون کتابون سے جو مقصود مین بہت خوب ہین اور اور کتابون سے جو مرغوب ہین اور عجب عجب
رسالے اور جواب مسئلون کے تو مینے پایا اوسکے مصنف کو عالم اہل بیت کا پہیلانے والا شریعت کا مددگار
طریقت کا بڑا علم والا بڑا سمجھنے والا تمام امت کے دینی علوم کا اور خاص حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور علی مرتضیٰ صاحب قوت اور امامت اور کرامت کے اہل بیت کے علوم کا اور اس نے
مین تمام دنیا کے علما ردین مین سے اوسپر خوب طرح اس آیۃ کا مضمون صادق آتا ہے کہ اگر یہ نہوتا کہ اللہ
دفع کردیتا ہے لوگون کو ایک کے باعث سے ایک کو تو بیشک زمین خراب ہوجاتی ولیکن اللہ فضل والا ہے
سب جہان والونپر اور اس حدیث کا مضمون بہی اوسپر صادق آتا ہے کہ اللہ اوٹھاویگا اس امت کے
کے لئے ہر سو برس کے آخر اوس شخص کو جو اوس کے امر دین کو اوسکے لئے تازہ کردیگا پس امید رکہی جاتی
ہے کہ اللہ تعالے اوسکی جہت سے دفع کردے اس برے فساد کو جو سنیون اور شیعونکے بیچ مین ہے تو وہ

من الهجرة لهذه الامة امر دينها تبيينا وتدوينا من طريق اهل البيت الطاهرين بروايات اهل السنة والجماعة وقد ذكروا ان على راس المائة الاولى كان مجدد امر الدين لهذه الامة من اهل البيت الامام محمد بن على الباقر لعلوم الدين رض وعلى راس المائة الثالثة ولد حفيده الامام على بن موسى الرضا رض ثم ظهر فى هذه الامة المجدد لعلوم اهل البيت رض تدوينا وتبيينا على راس اهل المائة سنة وقد قال فى مقال انى فاطمى من جهة ام ابى وامى والله المؤيد المسدد المشيد اللهم فجمل من اتمامها وحسن اختتامها امين يا الله قاله بفمه ورقمه بقلمه احقر خلق الله الافقر الى رحمة الله عبد الله الحسينى عفا عنه الله

شكر الله مساعيك واعطاك مرامك

وتولاك وارضاك كما ارضى امامك

وسلام يغشاك ومن كان امامك

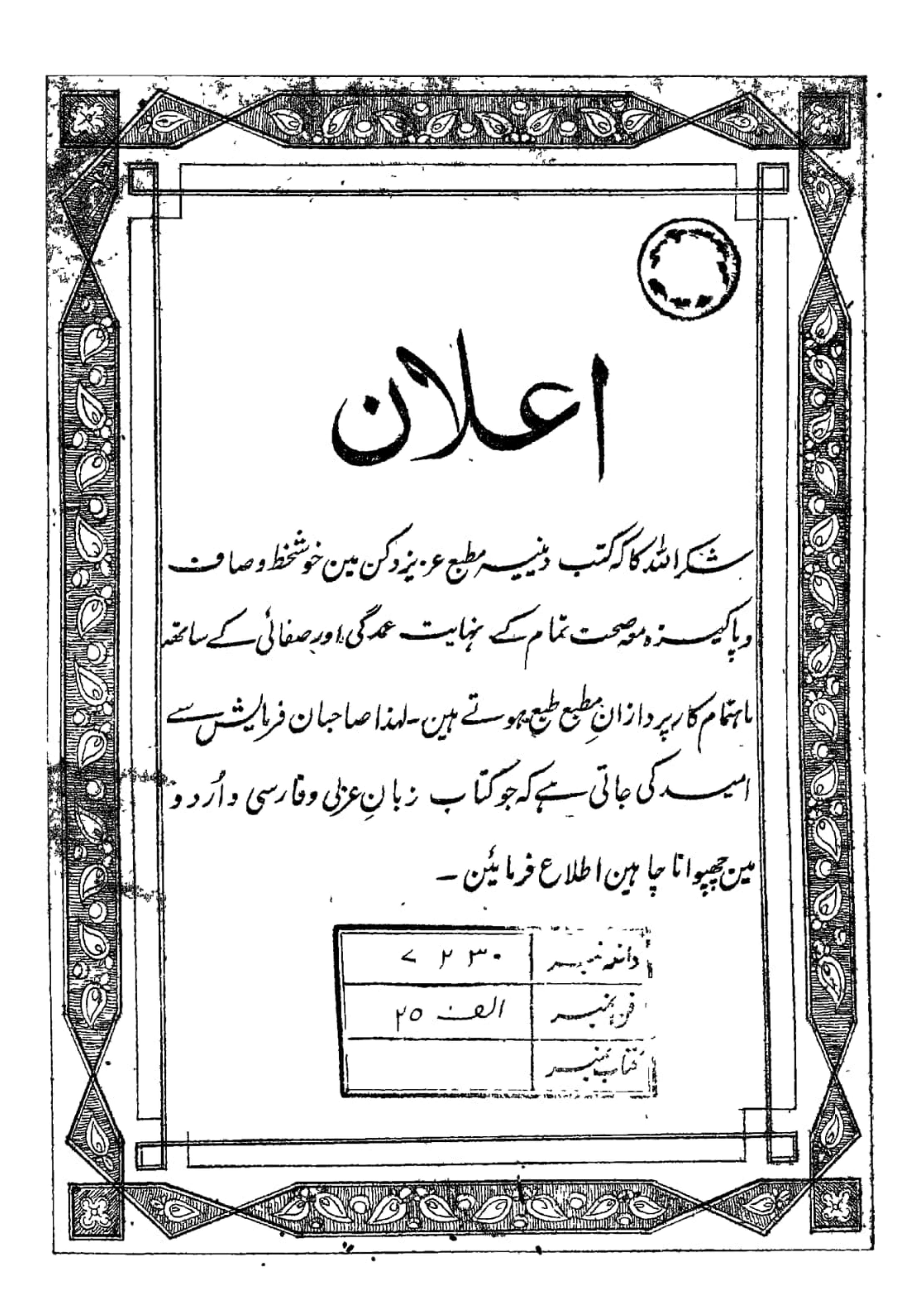
(كاتبها محمد بن عقيل بن يحيى علوى) بحيدراباد الدكن

سنه ١٣١٢

تیرہوین صدی ہجری کے آخر مین نئے سرے سے تازہ کرنے والا ہے ٹھیک طرح پر بتانے والا ہے دین کی باتون کا بیان کرکے اور جمع کرکے اہل بیت پاک کے وسیلہ سے جو روایتین اہل سنت وجماعت کو پہونچی ہین اور علماؤن نے ذکر کیا ہے کہ پہلی صدی کے آخر مین اس امت کے واسطے امر دین کے تازہ کرنے والے اہل بیت مین سی امام محمد بن علی باقر تھے جو دین کے علوم کی باریکیان نکالنے والے تھے اور تیسری صدی کے آخر مین اونکے پوتے کے بیٹے امام علی بن موسیٰ رضا تھے پھر اس امت مین ظاہر ہوا تازہ کرنے والا علوم اہل بیت کا جمع کرکے اور بیان کرکے اِس صدی کے آخر مین اور اونھون نے اپنے ایک بیان مین کہا مین فاطمی ہون اپنی دادی اور نانی کی طرف سے اور اللہ مدد کرنے والا ہے ٹھیک راہ بتانے والا ہے مضبوط کرنیوالا ہے یا اللہ اب جلد اِن کتابون کو اپنے فضل سے اچھی طرح تمام کردے آمین یا اللہ۔ اِس بات کو اپنے منہ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اللہ کی سب خلق سے زیادہ حقیر اور اللہ کی رحمت کے بہت محتاج عبداللہ حسینی نے اللہ اوسکے گناہ معاف کرے۔

اللہ عوض دیوے تیری سعی کا اور تیرا مقصد اللہ تجکو دیوے اور تیرے کامونکا بنانیوالا ہووے اور تجکو خوش کرے جیسا تیرے امام کو خوش کیا اور میرا سلام تجکو گھیر لیوے اور اونکو جو تیرے آگے ہین۔

یہ شعرین تقریظ کے عالم عرب سید محمد بن عقیل بن یحییٰ علوی کے ہین



اعلان

شکر اللہ کا کہ کتب دینیہ مطبع عزیزہ دکن مین خوشخط وصاف
وپاکیزہ معہ صحت تمام کے نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ
باہتمام کارپردازانِ مطبع طبع ہوتے ہین۔ لہذا صاحبان فرمایش سے
امید کی جاتی ہے کہ جو کتاب زبانِ عربی وفارسی واُردو
مین چھپوانا چاہین اطلاع فرمائین۔